بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
آئینہ روشن ساز تاریخی حالات شرح سلاطین بلند اختر و جام جہان نمای احوال فخر آئین اکبر مرحوم
ضیاء اختر
مطبع نامی منشی نولکشور میں بجلائے انطباع متجلی ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن قدر خیراً و خبالاً ‏ ‏ والشکر لمن صور حسناً و جمالاً

حمد بیحد و سپاس بیعد اوس شہنشاہ ارض و سما کو سزاوار ہے کہ جسنے نفظ
کن سے انصرام تخلیق جمیع کائنات و افراد موجودات کا فرمایا اور ایک نقطہ سے مخلوق
ہیژدہ ہزار عالم کو بہ تباین و تخالف صور کے رنگارنگ بنایا حکمت بالغہ و قدرت
کاملہ اوسکی بمقتضای فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کے طریقۂ انتظام عالم حدوث مین
باین طرز و ایجاد مربوط و مائل ہوئی کہ اولاً گروہ رسل اکرم و انبیای اعظم کو واسطے
تکمیل و توضیح اصول شریعت و حقائق طریقت کے باستحکام احکام لقد کرمنا بنی آدم
کے منتخب و ممتاز کیا اور ثانیاً طبقۂ سلاطین و جمہور خواقین کو بنا بر رفاہ عام و آسایش
کافۂ انام کے بنظر نظم و نسق دنیوی حسب منشای تؤتی الملک من تشاء کے سکہ حکمرانی کا
دیا اور نعت نامحدود و درود نامعدود اوس حبیب رب العالمین شفیع المذنبین نبی الحرمین
سید الثقلین صاحب تاج و براق طے کنندۂ قصر نیلی رواق کو زیبا ہے کہ جسکی شان

والا مین حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک موجود اور آیۃ وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین کا ورود ہے یعنی کیسے رسول مقبول ناسخ ادیان سابق مورد
اقرأ باسم ربک الذی خلق ہین صفات حمیدہ اوس برگزیدہ آفرینش کے
اندازہ وہم گمان سے باہر ہین اور معجزات پسندیدہ اوس گوہر یکتای محیط دانش
و بینش کے ظاہر ہین بیت رسول معظم حبیب کریم ✽ قسیم جسیم نسیم وسیم ✽
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ازانجا کہ یہ ہیچمدان
امیدوار رحمت رب والمنن عاصی محمد حسن ساکن قصبہ بجنور ضلع لکھنو پیشگاہ قدرشناسان
سخندانی و عالی رایان رموز معانی کے ملتمس ہے کہ فی الحال ذہن ناقص مین یہ ولولہ ہوا کہ ایک
کتاب لاجواب حاوی حالات عہد تخت نشینی سلطان ابن سلطان و خاقان بن خاقان ابو المنصور
ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان فغفور دوران سلطان عالم و عالمیان
محمد واجد علی شاہ بادشاہ اعماد اللہ ملکہ وسلطنتہ یعنی تا انتزاع سلطنت و نیز مملو کیفیت ایام
غدر تا جنگ معرکہ کوہ بٹول کے بطور تواریخ و سوانح عمری حضرت قدر قدرت بطرز نثر
سلیس و عبارت نفیس کے موزون و مرتب کیجئے اور شبدیز قلم کو میدان قرطاس مین جولان دیجئے
اگرچہ بہت کتب تواریخ خاندان والا شان کے قبل سے اور نیز جب سے کہ حضرت فلک
صولت دار شہر کلکتہ ہین نہایت شرح و بسط سے مبسوط و بالاستیعاب ہین اور یا ہین
شایستہ لاجواب ہین مگر میری نیت خاص اس طرز پر مرعی ہوئی بقول شخصیکہ مصرعہ
ہر گلی را رنگ و بوئے دیگر است ✽ کہ مخصوص کیفیات زمانہ حضرت جم جاہ یہ تواریخ مکمل کرون
چنانچہ فوراً القا ہوا کہ نام اسکا ضیائی اختر رکھنا چاہیے کیونکہ اوسی کے ضیائی
عنایت سے عالم تابان ہے اور زمانہ نور سخاوت سے درخشان ہے اشعار مصنف
مجھے تھا نام مین اسکے بہت غور ✽ تجسس مین ہا کرتا تھا اکثر ✽ ہوا یکبار گی یہ مجکو القا ✽
کہ کیون اس فکر مین مبتلا ہے شش در ✽ ضیائی اختر اسکا نام رکھ لے ✽ کہ تا عالم مین

جلوہ ہو منور ہے بعد غور یہ بھی امر قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اولاً کیفیات ابتدائی ہر ایک
وزرا و سلاطین اس خاندان کی مختصراً اسم باسم عہد نواب برہان الملک سعادت خان بہادر
تا دور خلافت حضرت امجد علی بادشاہ جنت مکان کے لکھکر بعدہ تشریح مشرح زمانہ سلطنت
حضرت شاہ اختر تا معرکہ جنگ غدر قلمبند کی جاوے لہذا اسی ترتیب سے بعد کوشش فراوان
و اہتمام بہم رسانی کتب تواریخ معتبرہ و تقاویم پارینہ و جوابات بلونک کی شرح آگے کی گئی تاکہ سلسلہ
حکومت و خلافت اس خاندان علیہ کا ہر ایک ناظرین شائقین کو بخوبی تمام روشن و ظاہر ہوجائے
اگرچہ اس ہیچمیرز کو اپنی فرومائگی و بے بضاعتی سے کیا یارا کہ ایسے عزم کو انجام دیوے اور داستان گوئی
کی لیوے مگر نیت کو رحمت ایزدی پر بموجب آیۂ کریمہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کے استحکام دیا اور
اسکی فکر و ترتیب میں کمال جد و جہد کیا خداوند عالم آغاز اسکا انجام کو پہونچاوے اور نتیجہ اسکا حسن نیک دکھلاوے آمین

تذکرہ نواب سعادت خان بہادر برہان الملک

نواب سعادت خان برہان الملک اول ١١٢٤ھ میں زمانہ سلطنت شاہ عالم بادشاہ دہلی میں
ملک ایران خراسان سے وارد شاہجہان آباد ہو کر پہلے ہمراہ نواب سربلند خان صوبہ دار
گجرات کے رہے بعدہ بعہد محمد شاہ بادشاہ ١١٤٣ ہجری میں بعنایت و عواطف خسروانہ
ممتاز ہوئے اور بعہدۂ صوبہ داری ملک اودھ و خطاب برہان الملک نواب سعادت خان بہادر
کے سرفراز ہوئے چنانچہ محاربہ نادر شاہ میں ہنگام مقابلہ اول زخمی ہو کر ١١٥١ ہجری میں
بمقام شاہجہان آباد جان بحق تسلیم کیا اور بعض روایت یہ بھی ہے کہ جب نادر شاہ کی
تشریف آوری دہلی سے محمد شاہ میں طلب کیا اور برہان الملک نظام الملک نے سکا سرانجام اپنے ذمہ
لیا چونکہ تدبیر و سبیل اسکی امکان سے باہر ہوئی لہذا بخوف عزت و عدم ایفائے عدہ کی زہر کھا کر جان دیدیا
چنانچہ التفاق افشائے شعلہ باری انکے توپخانہ کا مشہور عام ہے و معروف عوام

تذکرہ ابو المنصور خان صفدر جنگ برہان الملک

مرزا محمد مقیم نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ خواہرزادہ و داماد نواب سعادت خان بہادر

برہان الملک نے بعد وفات برہان الملک ہنگام ورود نادر شاہ سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین دہلی
پہونچکر دو کرور روپیہ نقد خزانہ نادر شاہ مین بطریق پیشکش داخل کیا اور لا عہدۂ وزارت پر
ممتاز ہو کر بعدہ عہدہ صوبہ داری ملک اودہ کا پیشگاہ حضور محمد شاہ بادشاہ سے لیا
نائب انکی راجہ نول رای رہے چنانچہ سنہ ۱۱۶۶ ہجری مین بادشاہ سے رخصت ہو کر صوبہ اودہ
کو روانہ ہوے منزل مقصود کو نہ پہونچے تھے کہ اثنای راہ مقام پاپر گہاٹ پرگنہ لکھنؤ سے
تین منزل واقع ہے شدت جراحت پہوڑہ سے ہلاک ہوے نعش اونکی چندے مکان
گلاب باڑی فیض آباد مین بطریق امانت تفویض رہی آخر کار روانہ شاہجہان آباد ہوے
روضہ اونکا شاہجہان آباد مین قریب مقام شاہ مردان نہایت عمارات عالیہ و گلکاری
سنگہای رنگین سے تعمیر ہوا اوسکی تیاری مین تین لاکھ روپیہ صرف کثیر ہوا اور یہ بھی روایت
صحیح ہے کہ پھر استخوانہای بوسیدہ کو مرزا مچہو پدر حکیم مرزا علیخان دہلوی نے کربلای معلی مین
لیجا کر دفن کیا اور پشت روضۂ مقدس پر مقام قبر قرار دیا تاریخ انتقال کی یہ ہے تاریخ چو آن صفدر
عرصۂ مردمی ✽ ز دار دنیا گشت حلت گزین ✽ چنین سال تاریخ او شد رقم ✽ کہ بادا مقیم بہشت برین ✽
سنہ ۱۱۶۷ ہجری

تذکرۂ نواب شجاع الدولہ بہادر

شجاع الدولہ ابن صفدر جنگ کہ نام اونکا جلال الدین حیدر تہا سنہ ۱۱۴۴ ہجری مین تولد ہوے
تاریخ ولادت یہ ہے تاریخ برآمد آفتاب از مطلع نور ✽ بدولت خانۂ نواب منصور ✽
چنانچہ بعد وفات نواب صفدر جنگ کے بعمر و سن شعور شجاع الدولہ بہادر سنہ ۱۱۶۷ ہجری
مین بمقام فیض آباد مسند آرای حکومت ہوے نائب اونکی راجہ بینی بہادر رہے سنہ ۱۱۷۷ ہجری
مین درمیان روسای انگریزی و نواب قاسم علیخان حاکم بنگالہ کے محاربہ عظیم پیش آیا
قاسم علیخان نے تاب مقاومت کی نہ لاکر ہزیمت و شکست فاش پائی چنانچہ بنگالہ
سے کوچ کر کے نہایت پریشان بعہد شاہ عالم بادشاہ دہلی کے مقام الہ آباد مین
پہونچے نواب شجاع الدولہ بہی اوس زمانہ مین وہان موجود تھے قاسم علیخان نے

استمداد و اعانت چاہی لہذا حسب درخواست نواب بنگالہ کے بادشاہ موصوف نے
ہمراہی شجاع الدولہ بہادر با سپاہ جرار بسیار کے طرف مشرق نہضت فرما کر بارادۂ
مقابلہ جنگ ایک ماہ عظیم آباد میں مقیم رہے بعدہ بکسر میں پہونچے چنانچہ بعد انقضای
ایام برسات کے میجر منرو صاحب حسب الحکم صاحبان کونسل فوج قلیل سے معرکہ آرا
و آمادۂ وغا ہوئے عرصہ تک معرکہ جنگ جدل کا پیش رہا آخر کار فوج شاہی و ہمراہی
شجاع الدولہ کے روگردان ہوئی اور سخت حیران شجاع الدولہ بہادر بمشورہ عنایت خان
پسر حافظ رحمت خان کے طرف بریلی کے چلے ہوئے کہ اگر قوم افغان روہیلہ شریک ہو کر امداد کریں تب
مقابلہ سے پھر لڑیں چنانچہ لشکر روہیلہ بھی لڑائی ہوئی خوب صف آرائی ہوئی
الا پھر شکست کھائی انگریزوں نے فتح پائی مردان فوج انگریزی آلہ آباد و لکھنؤ کو
راہی ہوئی اور بادشاہ موصوف بھی ملول ہو کر واپس گئے شجاع الدولہ بہادر نے
جب ایسا تفرقہ و مناقشہ عظیم دیکھا تو انجام سوچکر انگریزوں سے صلح کر لی خود
فیض آباد کو چلے آئے بعد اس معرکہ کے شدت مرض سے بمقام فیض آباد راہی ملک بقا
ہوئے گلاب باڑی میں دفن کئے گئے تاریخ وفات کی از روی تخرجہ [illegible] رفت نواب شجاع الدولہ

تذکرہ نواب آصف الدولہ بہادر

۱۱۸۸ ہجری میں نواب آصف الدولہ بہادر بعد وفات اپنے باپ کے اورنگ آرای حکومت فیض آباد
و بعدہ رونق افزای دار الامارت لکھنؤ کے ہوئے تیئیس ۲۳ سال تک خوب حکمرانی کی
رعایا کی نگہبانی کی انکے فیض عدل سے عالم مستفیض و غنی اور شہرۂ قدر دانی
و غربا پروری سے خلائق مستغنی ہر فن و علوم کے کامل قدر شناسی سے فیضیاب
ہوئے ہر دور و نزدیک کے آپکی اولو العزمی سے کامیاب ہوئے ایک دفعہ
بات یہ ہے کہ [illegible] زمانہ میں بسبب قحط سالی و گرانی غلہ کے خلقت خدا سخت
تباہ و پریشان تھی اور رعایا محض محتاج و حیران تھی پس بنظر رفاہ و فوائد عام

تعمیر امام باڑہ کلان و عمارات دولتخانہ و مچھی بھون وغیرہ کی شروع کردی اور ایسی
یہ عمارات عالی بنوائی کہ قدرت خدا کی نظر آئی شعر اگر فردوس بر روے زمین است *
ہمین است و ہمین است و ہمین است * اس مقام پر ایک نقل فیض و فیاضی اوس مرجع کرم
کی عموماً لکھی جاتی ہے کہ نواب ممدوح اپنے عہد مین بسبیل دورہ ملکی قریب قصبہ بجنور وطن عاصی
کے رونق افروز ہوے چنانچہ اوس عرصہ مین منشی انعام اللہ متخلص بہ انجب مورث
راقم نے ایک کتاب تواریخ حالات نواب ممدوح مین تصنیف کی تھی اور عبارات
مقفی و متجانس ہین بکمال بلاغت و فصاحت تالیف کی تھی نام اوسکا اوصاف الآصف
رکھا چنانچہ ایک قطعہ اوسکے سرنامہ کا جو یاد آگیا اس موقع پر لکھتا ہوں بقول شخصیکہ
مشتے نمونہ از خروارے و اندکے دلیل از بسیارے قطعہ اے آنکہ تو ساختی صفی *
منصفت * در حسن تو صفت لعبت تو صفت آصف * دریافتہ در زفیض عام تو صدف *
ہر کاغذ کفاف از تو آرد برکف * یہ کتاب سفر مین بمعرفت راجہ مہرلکے بحضور جناب
نواب صاحب پیش ہوئی بعد ملاحظہ پسند خاطر ہو کر بمقتضاے قدردانی چار ہزار روپیہ
نقد دیا اور بجلدوی تصنیف کے اراضی جاگیر موضع چندراول پرگنہ بجنور مین معاف
و مرفوع القلم کیا کہ تا زمانہ سلطنت اس خاندان کے وہ سند رمق باقی رہا غرضکہ
ایسے ایسے تذکرات و حکایات اونکے فیض و کرم کے بہت و بے شمار ہین زمانہ مین
یادگار ہین نائب اونکے مختار الدولہ ایلچ خان و سرفراز الدولہ حسن رضا خان و تفضل حسین خان
کشمیری رہے جو بڑے صاحب تدبیر تھے اور یہی لوگ منتظم و مشیر تھے بالآخر اس زمانے
سے ملک جاودانی کو رحلت کیا امام باڑہ کلان مین بمقام آخرت کیا تاریخ وفات کی جو سنگ قبر
کندہ و نصب ہے وہ یہ ہے تاریخ لکھنو بی آصف ہست آسمان بی آفتاب * شہر یونان بی مسیح و
طور سینا بی کلیم * نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت * ہم تا روح و ریحان و جنات النعیم *

تذکرہ وزیر علی خان

مشہور ہے کہ کوئی لڑکا خاص نواب آصف الدولہ کا نتھا الا ایک پسر خواندہ یعنے
وزیر علیخان کہ جسکی شادی مین تیس لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا بعد وفات نواب
آصف الدولہ کے وزیر علیخان نے چار مہینے چند روز بزور خود حکمرانی کی الا نہایت
بد عنوانی کی چنانچہ حسب استصواب بہو بیگم صاحبہ اور آصف الدولہ و بصلاح دیگر
امراے زمانہ مسٹر شور صاحب گورنر جنرل نے وزیر علیخان کو بنارس بھیجدیا اور
وہان مطلق العنان ہوگئے ایک ظریف نے تاریخ اسکی مزاحاً تصنیف کی ہے وہ اس
مقام پر لکھدی ہے تاریخ بی بی بیگم حسن رضا خان اور الماس زمانہ ۔ گئیت
تحسین و تفضل اشرف سسر دیوانہ ۔ بھیجا گیا وزیر علی سے جو وہ ہے مردانہ ۔
سے حرفان سیاہ روہین ہے تاریخ شہانہ ۔ جب وزیر علیخان کا قیام بنارس مین ہوا
وہان بھی اکثر امور نازیبا انسے سرزد ہوے چیری صاحب رزیڈنٹ نے ہر چند
منع کیا الا کچھہ اصلاح پر نہ آئے آخر کار بعد نزاع لفظی و تکرار باہمی کے وزیر علیخان نے
ایکدن چیری صاحب کو جان سے ہلاک کرڈالا الغرض وہ نی نکلا قاضی محمد صادق
اختر نے تاریخ قتل چیری صاحب کی فی البدیہہ تصنیف کی ہے وہ اس جگہہ پر لکھی ہے
مصرعہ تاریخ ۔ قتل چیری زہ چیری یافتم ۔ یعنی لفظ چیری سے مادہ تاریخ حاصل ہے
بعد اس معرکہ کے وزیر علیخان بنارس سے فرار ہوئے الا بعد دار و گیر عظیم کے گرفتار ہوئے

تذکرہ نواب سعادت علیخان بہادر

یمین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر برادر حقیقی نواب آصف الدولہ بعد سیاحی اکثر بلاد و شہر
کے بنارس مین قیام پذیر منتظر یاوری تقدیر تھے چنانچہ بعد روانگی وزیر علیخان کے
بصلاح حکام انگریزی سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین نواب موصوف بنارس سے طلب ہوکر
مسند نشین حکومت لکھنو ہوے نائب اونکے شمس الدولہ راجہ رتن چند مقرر کیے
گئے سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین مارکوئیس ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل کلکتہ سے کانپور

آئے نواب سعادت علیخان واسطے استقبال گورنر جنرل کے لکھنؤ سے کانپور
تشریف لائے چونکہ اوس زمانہ مین شاہ انگلستان کو بسبب مصارف مہمات جنگ
فرانس کے از بس زیر باری تھی اور قرضداری گورنر نے واسطے امداد و اعانت
کے نواب صاحب سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ نقد طلب کیا نواب صاحب نے بلا تامل
ملک میان دوآبہ و روہیلکھنڈ یعنی ضلع کوڑہ و فرخ آباد و گورکھپور و صوبہ الہ آباد
وغیرہ کہ جسکی آمدنی سالانہ قریب دو کروڑ کے ہو گی نقد و عوض یا اتیان کمپنی کے
کر دیا کہ واسطے ہمیشہ کو اس سے متمتع رہین اور یہ ملک اپنی قبضہ مین رکھین چنانچہ
سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین بعد تقسیم و تفریق ملک کے از سر نو عہد و پیمان شروع ہوا جسمین
بطریقہ استحکام کے تقسیم ہوئے حکام انگریزی ہر طرح سے دستگیر ہوے کہ
یہ نواب صاحب بڑے عقیل و مدبر و منتظم تھے اپنے عہد حکومت مین نہایت عمدہ
طریقہ عدالت و بیدار مغزی سے حکمرانی کی کہ تدابیر نظم و نسق اونکے مشہور زمانہ
ہین اور ضوابط و دستور العمل اونکے آئین شاہانہ ہین لکھنؤ مین بہت عمارت عالیہ
بنوائی شوکت حکومت کی خوب دکھلائی انتظام اخبار ملکی و گشتی کا ایسا کیا
کہ صحت پرچہ سے تمام کام ملک کو براہ عدالت رونق دیا کسی اخبار نویس کی مجال
نہ تھی کہ کوئی پرچہ غلط تحریر کرے اور واقعات غیر صحیح تشہیر کرے غرض تدبیری
و دور اندیشی اونکی کہان تک بیان ہو سکے الا زمانہ نے مہلت نہ دی دل کی تمنا
دل ہی مین رہی بعد حکومت سترہ سال کے بلا ہی قضا آئی راہ عدم دکھلائی
مصرعہ تاریخ انتقال یہ ہے تاریخ ہاتف بگفت آہ شد [illegible]

تذکرہ غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ

سنہ ۱۲۲۹ ہجری مین نواب غازی الدین حیدر حکومت لکھنؤ پر متسلط ہوئے پانچ سال تک [illegible]
انتظام بمشورہ مارکوئیس ہستنگس صاحب بہادر گورنر جنرل کلکتہ تاج و تخت شاہی مرتب [illegible]

وتیار ہو کر سریر شاہی پر جلوس کیا اور بلقب ابو المظفر معز الدین شاہ زمن غازی الدین حیدر کے
سکہ حکمرانی کا دیا ماہی و مراتب شاہانہ و جمیع لوازم شوکت خسروانہ موزون تیار ہوا اور
سکہ حکومت شاہی زیب نقود ہو کر رائج ہر دیار ہوا سکہ سکہ زد بر سیم و زر از فضل
رب فی المنن * غازی الدین حیدر والا نسب شاہ زمن * اوسی وقت سے اس سرکار
کا لقب بادشاہی مشہور ہوا ہے اور ہر طرح سے آداب شاہی کا دستور ہوا ہے
اس عہد سلطنت میں ولا معتمد الدولہ آغا میر معتمد فضل علیخان وزیر ہوئے انتظام سلطنت میں مشیر با تدبیر
ہوئے چنانچہ پندرہ سال نہایت اولوالعزمی سے سلطنت کی آخر کار سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں جہان فانی سے رحلت کی

تذکرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنو

سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر خلف الرشید غازی الدین حیدر تخت نشین
ہوگئے اور نائب اونکے منتظم الدولہ حکیم مہدی علیخان مالک وزارت ہوئے سکہ شاہی
جو بیت الضرب میں رائج الوقت ہوا وہ یہ ہے سکہ سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل اللہ
نائب مہدی نصیر الدین حیدر بادشاہ * ان بادشاہ نے اپنی عہد حکومت میں نہایت
اولوالعزمی و طنطنہ شاہی سے انتظام کیا اور اپنی جاہ و حشم کو بعنوان خسروانی جلوہ دیا
گو کہ بظاہر عیش و عشرت شبانہ روزی و کیفیت لہو و لعب کی شہرہ عام ہوئی مگر فی الواقع
باطن میں بحر انتظام ملک ملاحظہ کوا غذ حسابی ملکی سے کبھی اوقات رایگان و ضائع نہیں کی
اور کوئی غفلت و بی عنوانی علی العموم شائع نہیں ہی جب کسی اہلکار ملازم کو کام سے
غافل پایا فوراً موقوف و معزول کیا اور جب کبھی زنان محلات کو کسی قسم سے خلاف
وضع دیکھا سزا سخت دی غرض کہ خوف و سطوت شاہی قلوب عالم میں ایسا
غالب تھا کہ ہر ایک کس و ناکس اطاعت و تعمیل حکم پر راغب تھا عمارت عالی بھی ہر
ہر گوشہ فرح بخش و دلکشا عمارتین لب دریا ایسی ایسی موزون و قطعہ دار بنوائی کہ
قدرت صانع با کمال کی دکھلائی مکان درگاہ بارہ امام کا نہایت عمدہ عمارت سے

ضمیمہ [illegible]

متعلق صفحہ ۶

جدول وثائق سلطنت اودھ مندرجہ تقویم سلطانی مطبوعہ ۱۲۶۵ ہجری

مضمون	رقم
وثیقہ بہو بیگم صاحبہ فیض آبادی زوجہ نواب شجاع الدولہ بہادر واسطے لواحقان و متوسلین خود بمشورہ نواب قاسم علیخان بزمانہ کرنل جان بیلی صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنو مین مقرر ہوا اور روپیہ سرکار انگریزی مین جمع کیا گیا یہ وثیقہ اب تک جاری ہے	[illegible] لاکھ روپیہ جمع ہوا فی صدی [illegible] سالیانہ [illegible] لاکھ [illegible] ماہواری [illegible]
ایضاً وثیقہ بطریق قرض ہو بزمانہ حضرت خلد مکان مین بمشورہ نواب معتمد الدولہ بہادر واسطے صاحبات محل و نواب مسطور کے غرہ محرم ۱۲۳۱ ہجری سے مقرر ہوا	ایک کرور فی صدی ۵ منافع سالیانہ ۵ لاکھ
ایضاً وثیقہ زمانہ حضرت خلد منزل مین معرفت رکنس صاحب بہادر رزیڈنٹ بہادر لکھنو واسطے صاحبات محل مشتمل بر ہشت نوع کے ۲۴ شعبان ۱۲۴۴ ہجری کو مقرر ہوا	[illegible] لاکھ فی صدی ۵ منافع [illegible] ماہواری
ایضاً وثیقہ امام باڑہ حسین آباد فقط کواغذ نوٹ باہتمام رفیق الدولہ عظیم اللہ خان بوکالت شرف الدولہ محمد ابراہیم علیخان بدفعات	[illegible] لاکھ

تعمیر ہوا اوسمین مصارف زرِ خطیر ہوا احال فیاضی وکرم کا قابل تحریر نہین اور لائق تقریر
نہین ایک ادنی بات مشہور ہے کہ ایک وزقد سیدہ محل نے عرض کیا کہ مین نے لاکہ روپیہ
ایک جگہ فراہم نہین دیکھا چنانچہ فوراً ایک لاکہ روپیہ کا چبوترہ ہوا کر دیکھلا دیا اور
اوس روپیہ کو فی الفور لٹوا دیا چنانچہ بعد حکومت دس سال کے سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین
الماس قضا نے روح پر فتوح کو تحلیل کیا عالم کو سخت تاسف وملال دیا فقط

تذکرہ منا جان

بعد انتقال نصیر الدین حیدر بادشاہ کی مرزا فریدون بخت عرف منا جان جسکو اونہی فرزندی سے
محروم کیا تھا بلا رضامندی حکام انگریزی فی غنا تخت نشین ہوا الا بعد چند ساعت مقید ہوکر
مع بادشاہ بیگم کے قلعہ چنار گڈہ کو بھیجدیا وہان دونو کا انتقال ہوا اوس خودسری کا یہ مآل ہوا

تذکرہ محمد علی شاہ بادشاہ فردوس منزل

بعد معرکہ گرفتاری منا جان کی نصیر الدولہ محمد علی شاہ بادشاہ ابن نواب سعادت علیخان سنہ ۱۲۵۳ ہجری
مین باعانت امداد فوج انگریزی عالم پیرانہ سالی مین زیب افزای سریر سلطنت ہوئے سکہ اونکا مروج ہے
سکہ بجود وکرم سکہ زد در جہان ٭ محمد علی بادشاہ زمان ٭ اپنے زمانہ حکومت مین رعایا کو نہایت آسایش دی اور انتظام
ملک کا بخوبی انتظام کیا روشن الدولہ ومولوی غلام یحیی علیخان ومنور الدولہ احمد علیخان
وشرف الدولہ ابراہیم علیخان کشمیری یکے بادیگر نائب ووزیر رہے ہر ایک خیر خواہ
وصاحب تدبیر ہے امام باڑہ حسین آباد مع بازار وعمارات عالیہ تعمیر و آباد کیا
زر کثیر سے وثیقہ مصارف امام باڑہ کا ایجاد کیا چونکہ آفتاب لب بام ہو رہے تھے
لہذا بعد حکومت پانچ سال کی سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین عزلت نشین عالم بقا ہوئے گوشہ گزین حجلہ قضا ہوئے

تذکرہ امجد علی شاہ جنت مکان

سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین ثریا جاہ امجد علی شاہ اورنگ نشین خلافت شہریاری رونق افروز تاج جہانداری
ہوئے سکہ شاہی یہ ہے سکہ در جہان زد سکہ شاہی بتائید اله ظل حق امجد علی شاہ [illegible]

عالم پناہ ٭ یہ پادشاہ نہایت عادل و منصف پابند احکام شریعت تھے اور زیب
افزای عدالت و نصفت تھے مولوی سید محمد صاحب مجتہد العصر کا انکے زمانہ میں
نہایت وثوق و اعتبار رہا ہر کام میں مدار رہا ہمیشہ پابند صوم و صلواۃ رہے اور
اداکنندہ مال خمس و زکوۃ رہے لیکن زہد و تقوی سے ہمیشہ اکل حلال کا بانہ زیادہ
افزا ہے صرف [illegible] سال پانچ ماہ کامل اچھی طرح حکومت کی منور الدولہ بہادر و امین الدولہ بہادر نے خوب
وزارت نیابت کی آخر الامر ۱۲۶۳ ہجری میں بقضای الہی جنت مکان ہوئے اور زیب باغ جنان ہوئے

آغاز حالات تخت نشینی محمد واجد علی شاہ بادشاہ

۱۲۶۳ ہجری میں حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ زیبندۂ سریر شوکت
شاہی و فرازندۂ [illegible] ظل الہی ہوئے زمانہ میں نہایت خوشی و خورمی کی دھوم
ہوئی عیش و نشاط کی رسوم ہوئی حسب قاعدہ مستمرہ وقت تخت نشینی کے
لباس زرین در بر و تاج مرصع لندنی بر سر ہوا امرا و اعزای شاہی نے مطابق قواعد کے
نذر پیش کیا موافق دستور شاہانہ مجرا کیا جشن نوروزی سے سرور لال بارہ دری تھی
رقص و سرود میں سرخ پوش زہرہ و مشتری تھی مغنیان و مطربان کی ہر جانب سے
صدای ساز تھی مبارک سلامت کی ہر سمت سے آواز تھی سب ارکان دولت
خلعت و انعام سے سرفراز ہوئے وزیر اور امرای دربار بعواطف و عنایت شاہی
ممتاز ہوئے ایک شاعر نے تاریخ تخت نشینی کی تصنیف کی وہ اس مقام پر لکھدیا
تاریخ مبارک مبارک پوشاہانہ تاج [illegible] عالم اس خوشی سے شادان ہوا ملازم ایک
[illegible] ہوا خطاب قدیم یعنی رضی الدولہ و نجیب الدولہ و حید الدولہ و ذو الفقار الدولہ
[illegible] الدولہ وغیرہ ترقی منزلت سے کامیاب ہوئے ہر ایک کو علی قدر مراتب
[illegible] سے ایک روز درگاہ حضرت عباس کو با تزک و احتشام روانہ سواری ہوئی
جلو میں [illegible] و فرا و سواری ہوئی آگے آگے ڈنکے و نشان تھے ماہی مراتب عظیم الشان تھے

باجے انگریزی و ہندی کس انداز و صدا سے بجتے ہوئے نقیب و چوبدار پکارتے ہوئے ظفر سوار زرین کمر لباس زرین در بر جھولیں بانا تی زرنگار سر سے پاؤں تک پڑی گھر بار جو در و یہ صف با فوج مسلح سوار پیادہ اور نجیب کا کیا شمار تماشائیون کا ہر جانب سے ہجوم صدای پڑ ہو ہٹو کی کس زور و شور سے و ہوم حلقہ ہای پیل وہان موج و عماری او نکی مرصع و گوہر فشان ہزار ہا سمت بار پا صرصر رفتار ہر قدم میں گھونگھرو طلائی کے چھنکا کیں ساز و سامان سے جڑے ہوئے اون پر زین جواہر نگار پڑے ہوئے بیچ بیچ ہاتھیوں ہاتھی مرصع جواہر الماس و یاقوت سے بہر از مرفع لعل سے جڑا سلطان عالم بادشاہ جمجاہ زرین وتاج زمردین اوس پر جلوہ فرما ہر جانب سے مرصع و مغرق چتر پرور زندیمان شاہی و بندگان خاص زیب یمین و یسار غرضکہ اس جاہ و حشمت سے تا بدرگاہ سواری پہنچ آئی قدرت خدا کی نظر آئی دست مبارک سے خوب تصدق عطا کیا غربا و مساکین کا گھر زر و مال سے بہر دیا درگاہ میں حاضر ہوکر حسب قاعدہ حاضری کھائی بہت دولت وہان چڑہائی ترقی دین اسلام ہوئی اور استیصال کفر و ضلال دل میں پیوستہ رہا کہ جب سواری روزمرہ باہر نکلتی تھی چند سواران اردلی خاص گھوڑوں پر صندوقچے لئے ہوئے آگے پیچھے پڑہتے ہوئے جاتے تھے کہ دادخواہ اہل و مستغیثان اپنے عرایض حالات کی اوسمیں چھوڑ دیتے تھے جب بادشاہ سواری سے داخل محل ہوتے تھے تو وہ عرایض دکواغذ بلا خطہ میں گذر کر احکام مناسب و رسی کے جاری ہوتے تھے

حالات معزولی امین الدولہ بہادر وزیر و متوفی نواب علی نقی خان بہادر بعہدہ وزارت

چونکہ عہد جنت مکان سے امین الدولہ وزیر تھے امور سلطنت سمین مشیر با تدبیر تھے انکی وزارت میں خوب انتظام تھا ہر طرح پر ملک کا انصرام تھا ایک روز عجیب واقعہ عبرت الناظرین گذرا کہ امین الدولہ گہر سے نکل کر دربار جاتے تھے جب سواری قریب امام باڑہ ملکہ زمانیان کے سڑک پر پہونچی چار شخص

گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار ذی اقتدار مدار وفادار پیشین شعار
مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ بادشاہ کی اپنا خیر خواہ جانکر مالک
سفید و سیاہ کا کیا جاگیر و املاک منصب و جاہ دیا نواب صاحب ایسا جاہ و مرتبہ پاکے
اپنا گھر سمجھنے لگے چھکے پنجے کرنے لگے حسب دلخواہ نواب کے مالی و ملکی انتظام ہونے لگا
فوج کا سر انجام ہونے لگا تمام عزیز و اقارب نواب کے کمیدان و رسالدار ہوگئے
ہر معاملات سلطنت مین وہی دفار ہوگئے بادشاہ اپنی عیش و آرام مین مشغول ہی کچھ دنون
ملاحظہ کاغذات ملکی و گرد آوری امور جہانداری کے معمول تھے بعدہ سب معاملات
جزو کل نواب صاحب کے حوالے ہوئے شب و روز خلعت و مال و دوشالے ہوئے

آمد امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہارڈنگ صاحب بہادر وزیر شاہ لندن بمقام کانپور اور جانا جہازہای پانی کا بارگاہ سلطانی سے اور روانگی خیام شاہی واسطے استقبال گورنر بہادر کے

صاحب جانشین دربار نے بادشاہ کو خبر دی کہ گورنر جنرل بہادر فرخ آباد تک تشریف
لائے ہین برسم قدیم بے خوف و بیم ملاقات گورنر ضرور ہے اگرچہ ابھی سفر دور ہے
کیونکہ سلاطین ماضیہ واسطے ملاقات گورنر کے ہمیشہ جاتے تھے اور وہ خود آتے تھے
ملاقات سے باعث ازدیاد مراسم محبت و اتحاد ہے اور ہر طرح سے موجب رفع
نزاع و فساد ہے پس بادشاہ نے ایمای صاحب ریذیڈنٹ بہادر کا پذیرا کیا
نواب صاحب کو حکم دیا کہ فی الفور پہلے سامان جہازی پانی کا روانہ ہو بعدہ ہم خود
سفر کرینگے فکر روانگی جداگانہ ہو چنانچہ اسی روز سب سامان روانگی کا درست ہونے لگا
اسباب عیش کا مہیا و حسب ہونے لگا انواع تحائف نذر شاہانہ ظروف نقرئی و طلائی واسطے صرف
طعام و زر بلورین و یاقوتی جام اور منقسم جواہر نگار جواہر اسپ نقرئی و طلائی ہوا و

و طلا مجران منقش بوری و بازکوہی اور چند جوڑیان اسپ مادہ عربی و خیام و بارگی پشمینہ
ہر اقسام کے تحائف و خزینہ ہمراہ مرزا وصی علیخان کے کہ ایک نمایان بارگاہ سلطانی تھے
شمار روانہ ہوا اور شقہ جات و احکام شاہی بنام ناظمان و عاملان کے فوراً معرفت
شتر سواران جاری ہوے کہ اپنے اپنے حدود مین سامان رسد وغیرہ کا تیار رکھین
و رسد کا انبار رکھو کسی چیز کی تکلیف و دقت ہونے نپاوے ہرگز شکایت ہونے
نہ پاوے بعدہ خیام شاہی اونٹ و ہاتھیون پر انبار ہوی اور کئی سو شتر محمولۂ
خزانہ کے شمار ہوے ہر اقسام کا اسباب روانہ کانپور ہونے لگا سامان سفر بدستور
ہونے لگا راہون مین راوٹی و بارگی سرراہ پالین بازار کے ستین دنیا کی نعمتین
بازار راہ مین موجود و فراہم ہر طرح کے اسباب عیش و نشاط باہم اشعار
زمین ہوگئی صورت آسمان ۞ سڑک بن گئی غیرت کہکشان ۞ غرضکہ مقام
شہر سے تا بہ لب گنگ گنگوا سے کی کھنک تھی اور زر نقد و سیم کی جھنک تھی
کوئی ایسا مقام نہ تھا کہ جہان موزون فرش و خیام نہ تھا ہزارہا فوج پیادہ و سوار
تماشائیون کا ہجوم بے شمار دور تک بارگاہ سلطانی ایستادہ ہر جانب سے محافظ
واسطے درستی کے آمادہ جہان تک حد نگاہ پہونچے خیام سلطانی قبۂ نور سے
کھڑے ہوئے پردے زربفت و اطلس پڑے ہوئے اور سراپردۂ پشمینہ کو خیام
زرنگار طنابین منقش کی گلنار مخمل کی بارہ دری سقف اوسکی موتیون سے
جڑی کنول جھاڑ بلوری رنگا رنگ ہانڈیان یاقوت و زمرد کی چمکتا ہوا ہنگ مرغ مرجان
کوچ و تکل ہر خیام مین سجے سجائے اپنے اپنے مقام مین راجہ بختاور سنگہ و غالب جنگ
نے لب آب باغ تازہ بہار سرسبز کیا ہر ایک اشجار نارنج و سیب بھی تازہ لگایا
پختہ چمن آراستہ گلشن فردوس ہو نیا و پیراستہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ لالہ زار
چمن سیراب بہار کہین سے اوٹھا آیا ہے یا فی الفور پختہ زمین پر لگایا ہے کیونکہ

اوس ریاض تازہ مین سب پھول چمن کے سمن یاسمن نسرین و نسترن کہین ہزارا
خوشبو گلاب تھا ہر ایک پھول غیرت آفتاب تھا وہ چمنستان ہر رنگ و بو مین رشک
گلستان جنان تھا ہر طرح سے شاداب و خندان تھا اعزائی سلطانی کے خیام چپ
راست تھے ہزارہا کنڈلے و خیام ریشمی بے کم و کاست تھے شاگرد پیشہ کی پھولداریون
سے گرد حصار تھا بارگاہ شاہی کے قریب خاص بازار تھا خوان نعمت ہر دوکان مین
بے شمار ہر ایک شئے موجود جو ورکار کہین گرم تنور ہے کہین شیرینی شفاف شکل کا فوری
طباخ لاجواب کباب و شیرمال نفیس پکائے ہوئے دوکانین ہر ایک نعمت سے لگا رکہی
ہوئے بھنگیرون کی ہر ایک جگہ موقع پر دوکان تھی اوسکی بھی نئی سج دہج نرالی آن بان
تھی ہزارہا دوکان مہاجن و صراف زر نقد و سرخ کا ڈھیر تا بہ ناف جداگانہ ہر گنج
و بازار کا نشان تھا ہر ایک خیاس سے بھر امکان تھا طوالفین جو ہمراہ لشکر تھین وہ
ہر ایک غیرت خورشید و ماہ منظر تھین کثرت فوج کا کیا شمار ہزارہا پیدل و ہزارہا سوار
پس و پیش سب توپخانے تھے بہت پرانے اور نئے کارخانے تھے صدہا ضرب توپ
آتش افشان جنگ کی تھین ہر طرح اسباب ڈھنگ کی تھی

پہونچنا ایلچی کا فرخ آباد مین اور شرفیابی گورنر جنرل بہادر سے

مرزا وصی علیخان ایلچی بعد طی منازل و قطع مراحل فرخ آباد مین پہونچکر دوسرے روز باسامان ترک
و حشمت لبطرز لباس سفارت دربار گورنری مین آئے وہ دربار عالی وقار مرجع
مہمات ہندوستان مجمع گروہ عالمیان تھا بعد اطلاع و خبر آمد ایلچی دربار مین گذر ہوا
ایک انگریز معزز رہبر ہوا پس از ادای آداب و سلام عرض کیا کہ شاہ اودہ آسمان بارگاہ
خدیو جہان پناہ آپ کے مشتاق ملاقات ہین اور مستفسر حالات ہین جواب دیا کہ اونکی
عنایات سے ہمکو بھی ملاقات کا شوق ہے معاینہ کا ذوق ہے ہم واسطے ملاقات کے
آئے ہین اسی طرح سے چند کلام رہے مراسم ادای نامہ و پیام رہے غرضکہ ہر ایک امر کا

جواب باصواب ملا اور ہدایا و تحائف جو ساتھ لے گئے تھے وہ سب گذرانے بدل
قبول و منظور ہوا ایلچی رخصت حسب دستور ہوا ایلچی روانہ لکھنو ہوا شہرہ واپسی
کا بلند ہوا اودہر گورنر نے حکم کوچ کا دیا پیش خیمہ آگے روانہ کیا چند روز مین خیام گورنری
اوسی جگہ پہونچے کہ جہان پر خیام شاہی نصب تھے مہیا سامان سب تھے چنانچہ
گورنر جنرل بہادر فرخ آباد سے کوچ کر کے با جاہ و حشم بسیار و ہمرہی فوج گورہ
پیادہ و سوار کانپور مین داخل ہوئے اور واسطے ملاحظہ قواعد فوج جنگی کے راغب و مائل ہوئے

سوار ہونا بادشاہ کا تخت گاہ سے جانب کانپور واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر

اودہر گورنر جنرل کانپور مین پہونچے ایدہر خیام شاہی روانہ ہوئے در دولت سے
دو کوس تک دو رویہ سڑک مین ہجوم بے شمار انگریزی و ہندوستانی
سواروں کے رسالے تیار جلو مین مردمان بادبہاری تھے چپ و راست
افسران فوج واسطے جان نثاری تھے ایک بگھی فٹن ولایتی اوسمین
چار چھوڑی گھوڑون کی جوتی اول تو وہ فٹن نقرئی و طلائی کار ساز اوسکا مرصع
[illegible] قیمتی نو بصفائی و شفافی مین رشک شعلۂ طور دوسرے وہ گھوڑیان
خوش رفتار باد پا صورت تصویر سراپا سامنے بارگاہ سلطانی کے آراستہ ہو کر آئین
بادشاہ محل سے برآمد ہو کر اوس پر سوار ہوئے مصاحب چند خاص ہمراہ و جلو ہوئے
اوس وقت کے سامان جلوس کا کیا حال بیان کیا جاوے کہ جلوخانہ مین عالم جلوہ
نور تھا وہ مکان گویا سامان جلوس سے معمور تھا بگل ہر رسالہ کا بجنے لگا کڑکا بادل سا
کڑکنے لگا جب سلامی کی توپ سر ہوئی روانگی کی خبر مشتہر ہوئی یہان سے سواری
تسلیم روانہ ہوئی قواعد شاہانہ ہوئی غرض کہ شہر سے اول موسی باغ مین داخل ہوئے
استراحت سے دو شب وہان مائل ہوئے بروز نیک و ساعت سعید وہان سے کوچ
ہوا پایہ آسمانی نظر آیا اوس روز غضب کی سردی و شدت ابر باران کچھ ترشح اور ہوا

پریشان سڑک پر گرد کا نام نہین غبار و گرمی سے کام نہین آسمان پر شور رعد بلند چمک برق خاطف کی دو چند اسی حالت مین تا بہ نول گنج پہونچے وہان بھی خیام شاہی نصب تھے یا نور خیر طلب تھے نول گنج مین حسب آداب شاہی سلامی ہوئی سواری آگے بڑہی اور نانم نظر آیا وہان سے قدم آگے بڑہا یا رفتہ رفتہ قریب کانپور کے آئے بادل فوج کی چھائے بیابان سب انا لیان لشکر چشم براہ تھے سواری دیکھا سب تھم گئے پہرے سلامی کے جم گئے قریب تر سواری آئی جلو مین باد بہاری آئی ہر ایک نے قاعدہ سے تسلیم جھکایا مجرا و آداب بجا لایا غرض کہ گھڑی بہر سے او تر کر خیمہ مین بادشاہ داخل ہوئے اس طرح یہ قطع منازل ہوئی ابر رحمت برسنے لگا زور سے پانی پڑنے لگا اوس وقت عجب کیفیت نمایان تھی وہ ایک تو پانی کا برسنا شدت ہوا سے سردی کا ہونا دریا گنگ کا کنارہ دلدل و ریت کہین نہ گرد و غبار غرضکہ تین روز تک یہی سامان کا اثر رہا

جانا مرزا سکندر حشمت برادر کوچک بادشاہ ہمراہ نواب علی نقی خان بخدمت گورنر جنرل واسطے تعین روز ملاقات کی

بادشاہ نے نواب سے فرمایا کہ بسبب بارش علی الاتصال کو سخت اذیت ہے پانی کی شدت سے لشکر کو پریشانی ہے ہر طرح کی حیرانی ہے گورنر کے پاس مرزا سکندر حشمت جاوین روز ملاقات متعین فرماوین چنانچہ مرزا صاحب بہادر ہمراہی وزیر اعظم جلوس شاہانہ سے خیام گورنری مین پہونچے گورنر جنرل بہادر نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آئے اول تذکرہ بادشاہ کا آیا یوم ملاقات کا قرار پایا چنانچہ وہان سے مرزا صاحب بہادر نے واپس آکر بادشاہ کو اطلاع دی جملہ کیفیت بیان کی کہ گورنر کو بھی بس ملاقات کا شوق ہے دل مین نہایت ذوق ہے کل صبح کو ملاقات ہو رسم تواضع و مدارات ہو بادشاہ نے یہ پیام سنکر حکم دیا کہ صبح کو فوج و لشکر مین تیاری ہوئی آراستہ سامان سواری ہووے چنانچہ چوبداروں نے حکم تمام سنا دیا ہر ایک کو آگاہ کیا سپیدہ صبح نمودار ہوا ہر ایک جگہ سے

بیدار ہوا جملہ سامان جلوس مرتب و مہیا کیا گیا ہر قسم کا سامان ہمراہی یکجا کیا گیا سوار انگریزی
دس بارہ ہزار تھے لباس سا زاونکے زرتار تھے اور سپاہ ہندوستانی مسلح و زرہ پوش
چار آئینہ و جلم بر دوش سرون پر خود فولادی صاف و مصقل عیان تھی اسپان تازی پر سوار کمر بستہ

سوار ہونا بادشاہ کا اپنے خیمہ سے جانب خیام گورنری

امرای دربار شاہی کا اوس روز عجیب ڈہنگ تھا ہر ایک کی پوشاک و لباس کا نیا رنگ
تھا زرتار زربافت چست بدن تھے لباس زرین زیب تن تھے وزیر الممالک حضرت کی پاس
باللباس مغرق و جواہر مثال ماہ و مہر منیر تھے دولت کی گویا قندیل تھے تیغ خراسانی
زیب کمر قبضہ مین سلک ہای گوہر اور بادشاہ لباس جواہر سے سراپا مغرق قبہ نور پر ضیا
سر پر پوشاک جامہ حسن زیب ور بر حسام اصفہانی کمر مین موزون و آراستہ کمر بند جواہر نگار
زیب کمر و پیراستہ باین شان و شوکت ہوا اور پر سوار ہو کر سواری چلی بادشاہی آگے
بڑہی چتر برداری چتر زرین لیا حضرت پر سایہ کیا مرزا ولیعہد و جرنیل صاحب ہمراہ تھے ہوا دار
سینکے نیس سواری شاہ تھے حلقہ ندیمان مین بادشاہ جیسے ستارون مین ماہ صد ہا
خاصون کے گھوڑے پری وش گوہر شسم مرصع و مکلل سر سے تا بہ دم زرآلود مخملی زین
مکلف و زرین اون مین یاقوت و لعل جڑے ہوئے گوچھی موتیون کی پڑی ہوئی غرضکہ
پیل کشتی سے لگے گذر ہوا سواری دیکھکر ہر ایک ششدر رہا قریب پہونچکر بادشاہ ہاتھی
پر سوار ہوے خواصی مین چند خواص و چتر بردار ہوئے وہ ہاتھی بلند کوہ تمثال اوس پر
ہودج طلائی مرصع با یاقوت و لعل دانت اوسکے عجیب شان و انداز سے کھڑے ہوئے
اوسپر ہالی طلائی مرصع سکے جڑے ہوئے غرض کہ اس تزک و شان سے بادشاہ قریب
خیام گورنری کے پہونچے سواری کے لوگ تھم گئے پرسے قواعد کے جم گئے اون خیام
کے سراچون مین ایک بارہ دری نہایت وسیع زردوزی آگے اوسکے ایک شامیانہ کلان
مکلف کھڑا ہوا ہر ایک پردہ اوسمین زری کا پڑا ہوا چپ و راست پلٹنین گورہ کی جمی ہوئی

سلامی کو تھمی ہوئے اور ایک خیمہ علیحدہ جسمین میز کہانے اور چاء پانی کا آراستہ جام
بلورین و ظروف نقرئی طلائی سے پیراستہ اپار ہر گورنر کو انتظار بادشاہ تھا ہر ایک شخص
چشم براہ تھا غرض کہ ہاتھی سے بادشاہ اترے ہوا دار پر جلوہ فرما ہو کر لب فرش
پہونچے وہان سے گورنر جنرل بھی تعظیماً آئے بادشاہ کو لے گئے دونو جانب حسب دستور
سلام ہوا استفسار خیریت کا کلام ہوا بعد اوسکے گورنر نے بادشاہ کو کرسی زرنگار پر
باجعد اعزاز و احتشام بٹھلایا مراسم مستمرہ اوسکے باتحفہ سے ہاتھ ملایا گورنر جنرل بھی
ایک کرسی زرین پر رونق افزا ہوئے مصاحب ندیم ہر جانب سے دست بستہ ہوئے
گورنر جنرل بادشاہ سے ہمکلام تھے سکوت مین خاص و عام تھے بڑے ذوق شوق
سے ملاقات ہوئی نہایت اخلاق و تہذیب کی ہر ایک بات ہوئی گورنر نے ایک قلمدان
عاج ولایتی ہزارہا صنعت و تکلف سے قلمدان مرصع بگلکار علاوہ اسکے ایک جلد کتاب
گلستان بخط ولایت کہ ہر ایک صفحہ اوسکا نسخہ گلستان جنان تھا اور ہر ایک حرف
و نقطہ اوسکا گلدستہ کہکشان تھا بطور تحائف سامنے بادشاہ کے پیشکش کیا خادمان
شاہی نے اوٹھا لیا مقام چاء پانی مین آئے نعمت خانے کے سامان دیکھائے
قریب میز کے بادشاہ نے کرسی جواہر نگار پر جلوہ کیا خادمان خاص نے حقہ حسن محفل
زمردین جواہر نگار سراپا پر تار آگے لگا دیا وہ حقہ زمردین کہ جسکے عکس سبزی سے تمام
خیمہ سبز اور منور ہوا خوشبوی دہوین سے دماغ معطر ہوا اور انگریز اپنے استعمال غذا
مین مشغول تھے جو اونکے معمول تھے بعدہ یہ صحبت برخاست ہوئی وہ جماعت
مجموعی چپ و راست ہوئی ایک دوسرے خیمہ مین جو مقام خلوت سا تھا نہایت
دلچسپ و دلکشا تھا تھوڑی دیر تخلیہ کی صحبت رو برو رہی ہر قسم سے راز و نیاز
کی گفتگو رہی غرض کہ بعد اس مراسم کے بادشاہ رخصت ہوئے ملاقات سے نہایت
محظوظ و بامسرت ہوئے گورنر جنرل نے دس گھوڑے عربی بازین زر مغرق ساز و یراق ہر ایک

ترکی و ولایتی یراق اور چند ہاتھی معہ عماری زرین اور مرصع ہوا اور ایک خیمہ پشمینہ کارنگار
از قسم تحائف بادشاہ کی خدمت مین پیش کئے ملاحظہ ہو کر ہر ایک ملازمان و خادمان خاص
تمام انگریزی کو انعام و خلعت بیش بہا عطیے الغرض وہان سے بادشاہ سوار ہو کر با حشمت
و اجلال اپنے خیام شاہی مین داخل ہوئے استراحت سے مائل ہوئے

تذکرہ واپسی بادشاہ دربار گورنر جنرل سے خیمہ گاہ سلطانی مین

بعد ملاقات گورنر کے بادشاہ اپنی بارگاہ مین آئی فوج ہمراہی ذکر کھولی ہر ایک مشغول بکار ہوا معمولی
دربار ہوا دوسرے روز زند یہان سلطانی واسطے استقبال اور لانے گورنر جنرل کے
روانہ ہوئے سامان جلوس شاہانہ ہوئے دریای گنگ کے اوسطرف صدای توپ
بلند ہوئی معلوم ہوا کہ گورنر اپنے خیمہ سے سوار ہوئے یہان آمد کے سامان فی تمام ہوئے
گروہ سواری گورنر کے فوج گورہ بلباس مکلف و چست ساز و یراق سواران سے
نہایت درست چمک و دمک وردی صاف کا وہ نور جیسے ابر تیرہ مین برق خاطف و شعلہ طور
غرض کہ باین آئین و حشمت گورنر جنرل خیمہ شاہی مین رونق افروز ہوئے ہمراہیان گورنر
ہمراہی مین جلوہ ریز ہوئے حسب قاعدہ انجمن سلطانی رونق پذیر محفل شاہی بے نظیر ہار گوہری
کے مرصع و زرنگار سلک یاقوت و گوہر گرانبار زیب گلوی گورنر ہوئے عطریات شہنشاہ
محمد شاہی سے لباس معطر ہوئے اور ہر ایک انگریز کو ہار زرتار تقسیم ہوئے انعام کثیر زر و
سیم ہوئے جلسۂ ملاقات کا تمام ہوا وقت رخصت گورنر جنرل سے یہ پیغام ہوا کہ تختگاہ
کو بھی سرفراز کیجئے مہمانی سے ممتاز کیجئے گورنر جنرل نے قبول کیا رضامندی سے
جواب دیا بعدہ بادشاہ وہان سے سوار ہوئے ہمراہی مین مصاحب و جلیس دو چار ہوے
مع لشکر و حشم نواب گنج آئے اہالیان فوج حسب دستور آداب سلامی بجالائے اوس
مقام پر ایک مظلوم زمیندار حاضر ہوا زمین بوسی کر کے بادشاہ کو نذر دیا اور اپنا حال
تظلم عرض کیا بادشاہ نے بنظر رعایا پروری استفسار حال کیا زمیندار نے بخوبی جواب و

سوال کیا کہ عامل وقت نے سخت تنگ کیا ہے بربادی کا ڈھنگ کیا ہے بمجرد استماع
استغاثۂ زمیندار کے حکم محکم خسروانہ بنام انجم الدولہ بہادر وغیرہ دیوانخانہ جاری ہوا کہ
فی الفور رفع داد کی جاوے ہمارے پاس تک مکرر فریاد نہ آوے چنانچہ بتعمیل اس حکم کی
زمیندار مذکور اپنی مراد سے کامیاب ہوا اور انصاف شاہی سے بہرہ یاب ہوا وہاں سے
طرفۃ العین میں سواری ڈاک لگی بادشاہ ونگی میں مستعجل ہوئی بعد طی راہ کی عشق منزل میں داخل ہوئے

آنا گورنر جنرل کا لکھنؤ میں اور سامان ہونا ضیافت وغیرہ کا بارگاہ سلطانی میں

جب بادشاہ لکھنؤ میں داخل ہوئے تمام شہر لکھنؤ میں حکم تیاری و آراستگی
کا جاری ہوا چنانچہ بموجب حکم سلطانی تمام دکانات شہر کی نہایت
آراستہ و صاف ہوئیں مثل آئینہ شفاف ہوئیں ہر مکان میں کنول جھاڑ گیلاس ہانڈی چڑہی
ہوئی تمامی اور بادلہ سے مڈہی ہوئی بازار چوک کس خوبی و صفائی سے آراستہ زنگار نگ تھا
ہر مکان کا نیا ڈھنگ ہوا گورنر جنرل نے کانپور سے سوار ہو کر شمہدرے میں مقام کیا
وہاں بھی اہلکاران شاہی نے خوب اہتمام کیا یہاں حکم سلطانی یوں نافذ ہوا کہ صبح کو
سامان جلوس تیار رہے ہر ایک شخص خبردار رہے چنانچہ صبح کو سلطان عالم ہودج زرین میں
سوار ہوئے سامان سواری تیار ہوئے جو جلوس روز اول تھا وہ اوس روز نہ تھا بلکہ
جملہ سامان نیا نظر آتا تھا جلوہ قدرت خدا دکھلائی دیتا تھا غرض کہ بادشاہ تا بہ شمہدرے
خود جا کر با عزاز و احترام گورنر کو لکھنؤ میں لائے اول مکانات شاہی شاہ منزل وغیرہ
دکھلائے گورنر نے کیفیت تیاری مکانات کی ملاحظہ کی قدرت خدا کی نظر آئی اوس روز
تیاری آراستگی مکانات کا کہاں تک بیان ہو یعنی وہ لب آب سنگی بارہ دری حسین فرش
قاقم و سنجاب پردہ ہای زری کے نایاب شیشہ ہای بلور سے تمام کوٹھی منور ہر ایک جہاں
رشک شمس و قمر منیر ولایتی ہر مقام پر موقع سے لگے ہوئے جام بلورین و زمردین اور سیم و زر سے بھرے
ہوئے ہزار ہا ظروف نقرئی و طلائی پر از میوہ ہای لطیف و متنجن و مزعفر لذیذ اور صد ہا

اقسام کے کباب رکھے ہوئے بحال و لسوزی پکے ہوئے قریب میز طعام کے ہر دو جانب
نشانات مرصع کہ یہ قاعدہ دعوت اہل فرنگ کا ہے نہایت رونق سے موزون و زرنگار
دھری اوسکی مکمل و آبدار غرضکہ بعد ملاحظہ سامان نادرہ کے شغل طعام ہوا اوس وقت بادشاہ
نے جشن محفل طلب کیا خواص نے سامنے حقہ زمردین کو لگادیا ہر جانب سے ناچ رنگ کا
سامان وساز تھا ہر سمت سے بربط و بین و مساز تھا مغنیان مشغول نوای و صدا ہر ایک
اون مین ناہید و داود و نوا بادشاہ گورنر کا ہاتھ لیکر تب آپ بر سائبان اطلسی مین رونق
افزا ہوے کرسی زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے ہاتھیون کی لڑائی شروع ہو گئی حکم ہوا کہ گارہی
بڑھا و لڑائی دیکھلاؤ وہ فیل مست کہ کوہ سے زور آزمائی کریں اور آسمان سے لڑائی کرین
خوب لڑے عرصہ تک یہی شغل رہے وقت شب کے مکانات شاہی روشنی سے پرنور
ہوگئے رشک جلوہ طور ہوئے آتشبازی عجائب غرائب چھوٹی ہر طرح کے صحبت
شاہانہ تھی عیش و عشرت زمانہ رہی گورنر بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے فرودگاہ
مین آئے صدہا کشتیاں پر از تحائف روزگار و جواہرات الماس نگار کی پیش ہوئی تھیں سیاہ پنجرا لاے

بیان حالات صحبت بادشاہ و تذکرہ ندیمان شاہی و اشغال سخنگوئی و آرایش ہر شخص

بعد رخصت گورنر جنرل کے جہان کا سرانجام ہونے لگا مناسب ہر کام
ہونے لگا بموجب صلاح وزیر کے ہر طرح سے بند و بست ہوا
ہر کارخانہ مین نظم و نسق ہوا اور بادشاہ کو انیس الدولہ و رضی الدولہ و نجیب الدولہ
و مستقیم الدولہ و میر ذکی مہر الدولہ مرثیہ خوان قدیم ندیمان سے صحبت شب و روز تھی
عجیب محفل دل افروز تھی ہر ایک گویا دخوش بیان ندیم تھے راز دار قدیم تھے اور جلسہ
شعرا مین مثل سبع سیارہ فصیحان زمانہ یعنی مقبول الدولہ قبول و مرزا محمد مہدی درخشان
و مہتاب الدولہ و میر علیجان و آفتاب الدولہ خواجہ اسد قلق و فتح الدولہ محمد رضا برق
و تدبیر الدولہ منشی مظفر علی اسیر تھے ہر ایک ان مین سے طوطی زبان سحر بیان بے نظیر تھے

اور گروہ حکماے حاذقین مین حکیم مرزا علی حسن مسیح الدولہ و حکیم فضل علی شفاء الدولہ و
میر نواب و طبیب الدولہ مسیحاے عصر فلاطون دہر معالج قدیم خیرخواہ صمیم سرکار شاہی کے
تھے اور طائفۂ مغنیان و نواسنجان مین کیسے کیسے اوستاد کہ جنکے نام سے کیتر بانسیان
کان پکڑین شاگردی کادم بھرین تنھو خان و چھجو خان کوئی پکھاوجی لاجواب ناصر احمد و
غلام محمد خان و غلام علیخان بین کار آفت روزگار اور صدہا نوازندگان سرود و رباب
ہر ایک بے مثل و نایاب جمع تھے اور خدا حسین خان منجم و رمال استادِ کاملان ماضی و حال و
خوشنویسون مین جواہر رقم خان و یاقوت رقم خان و گوہر رقم خان کہ جنکا ہر دائرہ حروف
ہلال آسمانی کہیے تو بجا ہے اور ہر نقطہ اونکا قطب لکہیے تو روا ہے مصورون مین مانی رقم
و بہزاد خان نامی نقاش گرامی جنکی تصاویر و عکس کشی سے عقل متحیر ہوئی آدمی مثل تصاویر محو
و متحیر ہوئی غرض کہ جملہ کاملان ہر فن و اوستادان زمن ہر ایک علوم مین طاق فنون
و علوم مین مشتاق شاگرد بادشاہ تھے جلیس و خیرخواہ تھے بادشاہ نے خود دیوان چند
و مثنوی نہایت فصیح و موزون تصنیف فرمایا قول کلام الملوک ملوک الکلام کا رتبہ پایا
ازان جملہ ایک مثنوی ماہ پیکر و سیمین تن دوسرے غزالہ ایسی تصنیف ہوئی کہ بے مثل و لاجواب
تالیف ہوئی بنیاد جلسۂ رہس کی اوسی مثنویات سے قرار پائی کیفیت محفل اچہا اندر
کی دیکھلائی صدہا طوائفان حسین و جمیل اوس رہس مین ملازم و مامور ہوئین لباس
پریون مین مشہور ہوئین ہر ایک کو پوشاک جواہر نگار و زیور مرصع و زرنگار عطا
ہوا عجیب لطف کا جلسہ برپا ہوا قطع دار و موزون سب اوسکے مرد و زن تھے
جواہرات کے اوس کہیل مین ہرن تھے کوئی اون مین طاؤس جادو بنا کوئی آدمی
شکل آہو بنا چند شاہزادے دیو مثل قیصر و کیو کوئی پری سرو قامت و سرو سہی تھی
عمر مین نوخاستہ و سہی تھی کسی شاہزادہ کا نام بدر الدجی کوئی ماہ پیکر و مصر لقا تھا غرضکہ
سب مرد و زن اوس قصہ سے واقفکار تھے بزبان و یاد ہزارہا اشعار تھے و بیان ہلال

و بیجو و دو شاعر تھے اوس جلسہ مین ملازم تھے نہ ہیون مین قائم تھے الغرض جلسہ

ایسے طیار کرے گئے قصیدہ جات سمعی حشم و کہلائے گئے

حالات انتظام و اختیارات نواب علی نقی خان و تفصیل عہدہ داران ارکان شاہی

سلطان عالم اپنے عیش و نشاط مین معروف و مشہور ہوئے غربا و مساکین جاد و بخشش سے معمور ہوئے اور نواب صاحب نے باختیار خود نظم و نسق سلطنت کا بخوبی تمام کرنا شروع کیا عہدہ داران سابق و حال کو اپنے موافق فروغ دیا ناظم و چکلہ دار عامل و فوجدار سب مقرر ہوئے اعزہ و اقربا نواب کے رسالدار و امیر لشکر ہوئے جو عہدہ دار ارکان شاہی تھے اگر تفصیل مفصل اونکی لکھی جاوے تو ایک کتاب جداگانہ ہو جاوے مگر اسمای ضروری جو رکن رکین و عمال سلطنت اوس زمانہ مین تھے اور ہر طرح سے فی انتظام ہر کار خانے مین تھے ذیل مین درج و تحریر ہوتے ہین بقید مناصب و عہدہ تفصیل تحقیق ہین

مشیر الدولہ بہادر مہاراجہ بالکرشن دیوان شاہی

مدبر الدولہ راجہ جوالا پرشاد نائب میر منشی

مصاحب الدولہ مہتمم جاگیرات و معافی

دبیر الدولہ منشی عبد اللطیف مہتمم خزانہ شاہی

مجد الدولہ مفتاح الدولہ وغیرہ اولاد کپتان

فتح علیخان مہتمم کوٹھہ جات اسباب و جواہرات وغیرہ

منصف الدولہ پسر سید محمد صاحب مجتہد العصر داروغہ عدالت اہل تشیع

بشیر الدولہ خواجہ سرا نواب ناظر محلات

راجہ کندن لال میر منشی [illegible] الاحرار

راجہ الفت رای [illegible] الملک

انجم الدولہ و اہتمام الدولہ حسین خان داروغہ دیوان خانہ [illegible]

زکی الدولہ مہتمم اخبار ملکی و میرزا [illegible]

مرزا علی رضا بیگ کوتوال شہر لکھنؤ

مولوی محمد یوسف داروغہ عدالت اہل تسنن

شرف الدولہ مرزا غلام رضا خان بہادر

[illegible]

سامان شادی مرزا ولیعہد بہادر

شادی کتخدائی ابو الحرب فغفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا جاوید علیخان بہادر
کی تیاری ہوئی ہر ایک رسم تقریب کی جاری ہوئی جملہ سامان جاہ و حشم باہم ہوا اسباب نشاط
و عیش فراہم ہوا اتمام سال جوڑی سرخ و زرین و لباس مرصع تقسیم ہوئے مستفیض ملازم و
ندیم ہوئے منوں عطر کا صرف ہوا لبریز عطروں سے ہر ایک ظرف ہوا مہینوں تک اطعام کی
تقسیم خاص و عام رہی تمام شہر میں ٹھٹروں کی روشنی تھی ہر زمین حوض روشنی تھی سیکڑوں
نقارخانہ کھڑے ہوئے ہر ایک جگہ خیام پشمینہ و بادلے کے کھڑے ہوئے عجیب عالم اہل دربار
تھا کہ پوشاک سرخ سے ہر ایک گلنار تھا رلال پارہ وردی لال تھی زمانہ کو خوشی کمال
تھی ہزارہا پریویان لالہ فام و لولیان نازک اندام خوش آواز و خوش قامت رقص میں ہر ایک
بالاستعداد تھی محلات معلی سب ایک جا ہر مکان قصر جنت سے سوا محلدار مغلانیان سرخ پوش
کہاریاں گوہر بگوش یوم شادی صبح کو اس ہجوم کثرت سے برات آراستہ ہو کر روانہ ہوئی
کہ قابل دید زمانہ ہوئی نوشاہ رونق افروز سواری بزم شادی ہر جانب سے غلغلہ مبارکبادی
جملہ محلات شاہی سکھپال طلائی و عماری زرکش پر سوار و وزیر جلوس میں پیادہ و امرا
ہر ایک فیل آراستہ پر نوشاہ اور بادشاہ گویا ایک برج میں دو ماہ جلوس برات میں
تزک و حشمت شاہی کا بالکل تھا صدائے باجوں سے عالم میں شور و غل تھا غرض کہ
بعد اس سامان کے عقد ہوا مبارک سلامت کی آواز آئی ہر سو سے صدائے ساز آئی
مہینوں سے اسباب جہیز کا تیار تھا حساب و اندازہ سے بے شمار تھا مختصر برات
رخصت ہوئی رسوم سے فرصت ہوئی دولہ و دولھن جلوہ افروز محل شاہی ہوئے
عرصہ تک جشن نوروزی و سرور جشن شاہنشاہی ہوئے ایک شاعر نے تاریخ شادی
کی موزوں کی وہ اس مقام پر لکھی گئی تاریخ دو گل پیرہن لب بلب ہو گئے دو خورشید سے ایک آ ہو گئے

حالات تعمیر و تیاری قیصر باغ و میلہ سرخ پوش

جب سے کہ سلطان عالم تخت نشین ہوئے تیاری و تعمیر قیصر باغ کی مد نظر ہوئی نخوت انداز
وروش کا باغ ہوا یا نمونہ قدرت خدا کا دکھلایا عجیب باغ دل فریب رشک گلستان جنان
خجلت افزای باغ رضوان گلہای رنگارنگ سے معمور گل اندام اوسکے ہر ایک باغبان
ومزدور وسعت وکشادگی اوسکی مثل گلستان ارم بلکہ باغ فردوس کی تازگی اوسکی سامنے
کم کوٹھیان اوسمین سنگ مرمر کی بارہ دری لال پتھر کی تصاویر سنگی ہر جانب کھڑی ہوئی
ستون منقش و آبدار ہر سمت جڑے ہوئے نہر مصفا و صاف پانی اوسکا تسنیم و کوثر سے
زیادہ شفاف آب رواں دیکھکر دل لہرا ے خضر بھی غوطہ کھاتے کوٹھی منعکس الیسی موزون
تعمیر ہوئی کہ قوس قزح کی تصویر ہوئی ہر موسم برسات مین میلے باغ مین ہونے لگے
پوشاک سرخ وارغوانی تماشائی پہننے لگے سرخ در و دیوار گلنار پوش بار و اغیار رونق سہانی
سلطانی سراپا سرخ پوش لباس یاقوتی و ملبوس گلناری ہر دوش جھنگلیون کی وہ دوکان
سجی ہوئی کس انداز و نفاست سے جمی ہوئی حقہ ہای طلائی و نقرئی کمال حسن و خوبی سے
زیب دکان شاہانہ معرق و زرنگار نہایت تکلف سے آویزان ہر جانب سے گلفروش
ہار بیلے موتی و سونگرے کے لیے ہوئے زیب سبد کیے ہوئے اشعار سبد گل کو رکھے
ہوئے گلفروش ٭ سناتے تھے یون مثل بلبل خروش ٭ معطر یہ سب ہار بیلے کے ہین ٭
پہن لو یہی لطف میلے کے ہین ٭ کہاریان و محلدار یا لباس زرنگار سیر کنان ہر ایک
غیرت افزای حور و غلمان ہر پری وش کی پوشاک شہابی اور لالہ فام رنگیلے سج دھج سے
گل اندام غرض ہر مرد و زن کا یہ حال تھا زمین سرخ آسمان لال تھا صدہا کوس سے
لوگ دوڑ دوڑ کے آئے شہرات بنارس و جونپور کے آئے پس پردہ بیگمات محل ہر قصر و
ایوان مین تھین واسطے مشاہدہ جلسہ کے ہر مکان مین تھین اور ملبوس رنگین شاہانہ بادشاہ کا
تھا سرخ لباس ہر ندیم ہمراہ کا تھا چند سال اسی لطف کے میلے رہے عجیب خوبیون سے
جھمیلے رہے غرض کہ اس جلسہ سے یہ غرض خاص تھی کہ نظارہ قیصر باغ سے ہر کہ و مہ

شاد کام ہون مشاہدہ مین خاص و عام ہون

عدالت بادشاہ

حالات عدالت و نصفت سلطان عالم کے حیطۂ مکان سے باہر ہین تحریر و تقریر
سے قاصر ہین اگر تحریر ہون تو دفتر جداگانہ چاہیے لکھنے کو زمانہ چاہیے مگر چند حکایات
عدل و انصاف کے نظیراً زیب قرطاس ہین یہہ بیانات بھی عدالت اساس ہین اول
یہہ کہ عہد سلطنت سلطان عالم مین ایک روز قریب بارگاہ سلطانی کے ایک شخص نے
ایک شخص کو ناحق جان سے مار ڈالا نہین معلوم کب کا عوض نکالا یہہ خبر اخبار نویسی
سے بادشاہ کو یہہ خبر معلوم ہوئی مفصل خبر مفہوم ہوئی کہ مقتول رہنے والا کسی گانون کا ہے
قاتل ہلاک کر کے مفرور ہوا خون ناحق ضرور ہوا یہہ خبر سنتے ہوئے بادشاہ کو غضب
و جلال ہوا غصہ کمال ہوا نواب کو بولایا زبان مبارک سے فرمایا کہ اللہ اکبر نظامت
شاہی پہ غفلت و عناد ہے اسطرح ہی ظلم و بیداد ہے اہلکاران شاہی ایسے غافل
ہین کام سے بالکل کاہل ہین خیال و فکر رعیت نہین خواب غفلت مین سوتی ہین اپنے
حق مین بہر ہوتی ہین مجکو اپنی طبیعت سے مہلت نہین بدمزگی مزاج سے فرصت نہین
اسیواسطے تمپر سب کام چھوڑا ہے مگر تم لوگون نے خبرداری سے موہنہ موڑا ہے
اگر اپنے حق مین بہتر جانین قاتل کا پتہ جلد لگاوین اور جب تک سراغ قاتل کا معلوم نہوگا
قسمیہ کہتا ہون کہ کھانا نہین کھاؤنگا کسی کی بات ہرگز نہ مانونگا یہہ حال سلطان العالم کا
دیکھکر زلزلہ پڑا تمام شہر مین تہلکہ پڑا ہر ایک شخص لرزان و ترسان ہوا تلاش قاتل مین
پریشان ہوا چنانچہ ہر جانب سے فکر کامل ہوئی تدبیر دستیابی قاتل ہوئی الغرض
بعد تجسس عظیم قاتل دستیاب ہوا بادشاہ کا خطاب ہوا گردن زنی کا حکم عام دیا
فوراً خون ناحق کا انتقام لیا جب یہہ مرحلہ ہوگیا تو خاصہ نوش فرمایا لوگون پر رعب چھایا

حکایت عدل دوم

اوائل زمانۂ سلطنت مین نہایت عدل و رعیت پروری رہی اور بیدار مغزی سے
بہت داد گستری رہی جس مستغیث و مظلوم کی وہان تک رسائی ہوئی اوسکی ضرور دادرسی
و عقدہ کشائی ہوئی بقول سعدی شعر نیامد برش دردناک از غمی * کہ ننہاد بر خاطرش
مرہمی * اوس ایام مین ایک لڑکا سوار کا احمد نام کم سن طفلی کے دن گردش زمانہ سے
محض ناکام بسبب زخمی ہونے اپنے باپ کے معرکہ جنگ چکلہ دار مین نہایت مظلوم
و آفت رسیدہ دست اہلکاران سلطانی سے محض ستم کشیدہ عرصہ سے فکر
بحالی نوکری مین بخشی و متصدیان کے پاس سرگردان ہر روز نالان و پریشان
رہتا تھا شدہ شدہ دروازۂ عشق منزل تک آنے لگا امرای دربار کے پاس
جانے لگا سب سے منت کی کسی نے نہ سماعت کی وہ لڑکا تمام سال خراب و خستہ
ہر ایک شخص کے پاس دست بستہ رہا جب کہین گوہر مقصود نہ دستیاب ہوا
حال خراب ہوا ارادہ حاضری و قدمبوسی بادشاہ کا کیا ہر روز اسی تاک مین رہا
شب و روز تاک جھانک مین رہا کہ کب قدوم سلطان عالم تک پہونچون اور
مراد دلی پاؤن اتفاقاً ایک روز سلطان عالم ہوادار پر سوار سیر قیصر باغ مین مصروف
تھے اور حالات انصاف اوس زمانہ کے بہت معروف تھے ہمراہی مین چند
صاحب و خواص بعض لوگ منتخب و خاص یہ لڑکا مظلوم بھی معاً اندر باغ کی
چلا دربانون نے روکا جواب دیا کہ مین بھی ملازم شاہی ہون غلام ہمراہی ہون
مجکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے اسلیے بندہ آیا ہی یہ کہتا ہوا قریب ہوادار کے
پہونچا فوراً قدم بادشاہ پر سر رکھدیا اور ماجرای حال بیان کرنا شروع کیا
الا بسبب خوف کے چہرہ متغیر و زرد ہونے لگا حضور کے سامنے رونے لگا
مگر بنظر الطاف شاہی سلطان عالم نے فرمایا کہ حال اپنا مفصل بیان کر کہ کیا تجھکو
اضطراب ہے کسنے ستایا ہے کیا ظلم پیش آیا ہے لڑکا یہ شفقت شاہی دیکھکر بے تکلف

گویا ہوا کہ میر شوہر یا باپ میرا سوارون مین ملازم سرکار تھا قدیم کا نمک خوار تھا ہمراہ
ناظم کے جنگ مین پاؤن اوسکا بیکار ہوا نشست برخاست کسے بے اختیار ہوا وہ بیماری
میرے صغیر سن اور ایک پائی رزق کا کہین نہین سہارا ہے اہلکاران سرکاری سر رشتہ
بخشیگری بجنسہ اوسکے نام کے دوسرے کو مقرر کرتے ہین بھائی میرے خورسال
فاقون سے مرتے ہین یہہ کہکر لڑکا بہت گریان ہوا امر ایک امرسکے حال کا پرسان ہوا
فوراً بادشاہ نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ بخشیگری مین اسکو لیجاؤ ابھی چہرہ اسکا ہو
چنانچہ علاوہ اس مرحمت کے ایک گھوڑا ابھی خاصے سے عطا کیا اور زر نقد بھی دیا

حکایت عدل سوم

جب بنا ہی تیاری قیصر باغ کی پڑی اور حدود دیوار کے ہر جانب بیرق گڑی ہزارہا
مکانات قرب و متصل کے اندر باغ کے آ گئے مگر سب لوگ قیمت حسب دلخواہ
پا گئے چنانچہ ایک ضعیفہ عورت کی ایک جھونپڑی حلقۂ باغ مین آگئی ہر چند کہ اوسکو قیمت
دی گئی اوس ضعیفہ نے زر معاوضہ نہین لیا کچھہ زر نقد پر التفات نہین کیا بادشاہ نے
براہ ترحم کے اوسکو ایذا نہ دی جھونپڑی اوسکی بدستور حلقۂ باغ مین رہنے دی مکان اوسکا
درمیان چمن تھا وہین مقام پیرزن تھا مالک اوسکے واسطے ہر روزہ خوان طعام مقرر
کیا ایام زمستان مین شال دوشالہ دیا پس خیال کرنا چاہیے کہ اسقدر ترحم
عنایت مزاج مین تھا کہ دل آزاری ایک ضعیفہ عاجزہ کی گوارا نہ ہوئی بجز رحم
کے صورت چارہ نہوئی کیا زور حکومت مین نہ اختیار تھا مگر خیال مظلومی کا پیش نظر تھا
بقول شخصیکہ شعر بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

حکایت عدل چہارم

ایک علاقہ مین مسلمان چودہری و تعلقدار تھا بڑا صاحب وقار تھا چنانچہ ایک
حلوائی کی دختر پر کہ نہایت حسین و جمیلہ و شکیل و عقیلہ تھی فریفتہ و مفتون ہوا

اوس لڑکی کے تعشق مین مجنون ہوا آخر کو تنگ ہوکر اوس لڑکی کو لیتے گھر ڈال لیا
بجبر و ظلم مسلمان کیا حلوائی مظلوم و نالان ہوا نہایت پریشان ہوا چنانچہ مان باپ
اوس لڑکی کے در دولت شاہی پر پہونچکر مستغیث و نالان ہوئے دادخواہان
ہوئے اتفاقاً سلطان العالم بادشاہ باغ کو جاتے تھے اثنای راہ مین یہ مظلوم دادخواہ
ہوئے بادشاہ کے ہمراہ ہوئے دوہائی دی کہ دختر ناکتخدا کو چودہری نے چھین لیا
عزت و آبرو برباد کیا فوراً غالب جنگ کو حکم ہوا کہ چودہری کو قید کر لاؤ وحال اسکا
بچشم خود دیکھ آؤ غالب جنگ فی الفور روانہ ہوا وہان یہ حال معائنہ ہوا کہ چودہری
نے نقل کوٹھی فرح بخش و قصر شاہی کی تعمیر کرائی ہے ہر ایک کوٹھی لب دریا دلکشا
بنوائی ہے سوای اسکے سامان تاج و تخت سے مثل جلوس شاہی سمع نشست ہے
غالب جنگ نے یہ حال دیکھکر فوراً عرضداشت کیا حالات تازہ سے اطلاع دیا چنانچہ
حکم قدر شیم نافذ ہوا کہ مکان کو بکقلم منہدم کراؤ اور چودہری کا جلد سر لاؤ فوراً مکانات
چودہری کے منہدم ہوئے چودہری مع دختر حلوائی گرفتار ہوکر در دولت پر روانہ ہوا
اس معاملہ انصاف سے آگاہ زمانہ ہوا چودہری قدم سلطان العالم پر گرا عفو تقصیر ہوئی
موقوف تعزیر ہوئی غرضکہ اندک توجہ مین چودہری کو تنبیہ و حلوائی کامیاب ہوا بقول شخصیکہ ہم خرما و ہم ثواب

حکایت عدل عجیب

خورد محل کے چند دیہات جاگیر مین تھے منجملہ اون دیہات کے ایک گاؤن مین چند
باغات ابراہیم خان و جہانگیر خان دہقانی نے نصب کیا تھا مثل لڑکون کے باغات
کو سرسبز کیا تھا اون غریبون کو درختان باغ سے الفت کمال ہر شجر گویا ثمرہ نہال
منشی غلام حسین داروغہ خورد محل سے بابتہ حدود گانون کے ابراہیم خان سے کچھ تکرار
وخصومت ہوئی ابتدا دہی کی حکومت ہوئی غریب جان کر باغات پر قبضہ کیا عوض
عداوت کا لیا سب باغات یکقلم کٹوا کے ڈوالے بغض و حسد کے حوصلے نکالے

دہقانی لوگ مظلوم وستمدیدہ پاس اہلکاران شاہی کے حاضر ہوئے اونکی داد کسی نے
ندی فریاد نہ سنی بقول شخصیکہ کون سنتا ہے فغان درویش ایک روز بادشاہ کی سواری
جاتی تھی سر راہ ان مظلومان نے عرضداشت اپنی ظلم کی گذرانی بادشاہ نے ملاحظہ
فرمائی جب عشق منزل مین داخل ہوئے وہ مظلوم طلب ہوئے حاضر سب ہوئے امرا وزرا
و مصاحب الدولہ مہتممان جاگیرات سے فرمان جاگیر منگائے گئے کاغذات دکھائے
گئے بعد ملاحظہ جملہ کاغذ کے عرضداشت پر حکم ہوا کہ ان باغات مین دخل محل کا نہین ہے
یہ اراضی باغات خارج جاگیر ہے ایذادہی بے تدبیر ہے چنانچہ یہ حال خورد محل سنکر
مغضوب الغضب بادشاہ کے پاس آئین باکمال ہراس آہ پھر لائین بہت شور وغل مچایا
مگر بادشاہ نے کچھہ التفات نفرمایا اور یہ کلمہ علانیہ ارشاد کیا کہ رعایا سے محل عزیز نہین
یہ ادنی اراضی کوئی چیز نہین ہم ایسی ظلم کو پسند و گوارا نہین کرتے غربا کو مجبور و بیچارہ
نہین کر دینگے تین روز تک یہی مرحلہ رہا خورد محل نے کھانا نہین کھایا بہت ہنگامہ
مچایا مگر بادشاہ نے بمقتضای انصاف اون دہقانی کو قیمت درختان باغ کی دلوائی
رسم عدالت و انصاف کی دکھلائی خیال کرنا چاہیے کہ باوجود اسکے کہ خورد محل پر بادشاہ بہت
مانوس و راغب تھے ہر طرح سے ایک جان دو قالب تھے مگر بمقابلہ انصاف کے کچھہ محل کا خیال نکیا تھا یہ زیور خلافت کا

بیان سخاوت بادشاہ

سخاوت سے دنیا مین نام ہے سخی کا نیکنامی سے بلند مقام ہے سخاوت دولت
لازوال ہے اسی سے جاہ و جلال ہے سلطان عالم کی صفت سخاوت و ہمت کہان تک
بیان ہو کہ حد حساب سے افزون ہے اور اندازہ سے بیرون ہے اپنے عہد سلطنت
مین امرا و ندیمان کو موتی و جواہر کے مالے دئے اور غریبون کو شال و دوشالے دئے
غربا و مساکین زر و سیم سے مستغنی ہوئے شاعر و اہل ہنر دولت سے غنی ہوئے گدا کو
زر بے حساب دیا ذرہ کو آفتاب کیا محلات معلی کو زیور اسباب مرصع و حشمت سے گرویدہ کیا

روپیہ کی دولت دی اسقدر محلات کو جاگیر و معافیات دیا کہ علاقے و پرگنات معاف
کیا انیس الدولہ ندیم خاص کو جاگیر دہلی اور حکیم شفاء الدولہ کو جاگیر جونپور جسکا محاصل
کثیر ہے عطا فرمایا نام حاتم طائی کا مٹا یا الّلیان دربار کو ہر روز ہوادار زرنگار فیل مع ہودج
زرکار اسپ عربی و ترکی بے شمار جواہرات و تحایف روزگار مرحمت کئے خطاب عمدہ عمدہ دیے
اگر تفصیل خطاب کی تحریر ہوتی تو ایک مجموعۂ ذخیرہ بے نظیر ہوتی ٭

حال رضی الدولہ وغیرہ

چند ندیم پر ایسا لطف و کرم تھا کہ کمال اونکا جاہ و حشم تھا عنایت شاہی سے دولت
بیکران پائی نعمت فراوان ہاتھ آئی ذرہ بھی آفتاب ہوئے دولت و جاہ سے کامیاب
ہوئے قدر و خاطر اونکی ابزاد ہوئی اوج و حشمت خداداد ہوئی گویا کہ بادشاہ کی زبان
تھی ہر طرح کے رازدان تھے منجملہ اونکے ایک رضی الدولہ ڈہاری جو بڑا محیط و خاص
جلیس تھا مونس و انیس تھا بسبب فرومایگی کے ایک خطا اوس سے سرزد ہوئی بادشاہ
اوس خطا سے واقف ہوئے عفو تقصیر کیا مگر با این ہمہ شومی ایام سے بقول شخصیکہ مصرعہ
اصل بد از خطا خطا نکند ٭ پھر اوس سفیہ کم مایہ نے ارتکاب خطا کا کیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ رضی الدولہ و نجیب الدولہ و حبیب الدولہ و قطب الدولہ ایک واسطہ وارہین باہم
واقف اسرار ہین قید کئے جاوین محبس مین بھیجدئے جاوین مگر بعد ایک ہفتہ کے پھر ارشاد ہوا
کہ شہر سے یہ لوگ بدر ہون دور دور انکے گذر ہون الا بمقتضای عنایت و سخاوت یہ بھی
حکم دیا کہ مین نے جوان لوگون کو کلای ہیرہ دئے زمرد و گوہر و لعل کے ذخیرے دئے خلعت فاخرہ
زرتار لباس مرصع گرانبار عطا کیا وہ سب ساتھ لیجاوین ضبط نہ کئے جاوین غرض کہ
ضبطی کا نام نہ لیا سب معاف کیا چنانچہ یہ لوگ شہر سے نکالے گئے غیر ملکون مین ڈالے گئے
اللہ اکبر یہ حلم و سخاوت کہ اون شقیون نے وہ خطا کیا اور آپ نے یہ عطا کیا ٭

احوال سامان عیش سلطنت و مجمل کیفیت صاحب کلان بہادر لکھنو

اس عہد میں عجیب سامان عیش تھا ہر شخص بے رنج و پریش تھا اندوہ و ملال کا بجز ایام
محرم الحرام کے نام نہ تھا بجز خوشی رات دن کے کچھ اور کام نہ تھا ایام عشرہ میں فقرا کو
محلات میں ہجوم و لذل کی آمد منہدی کی دہوم زرکثیر نذر سلوات تقسیم طعام و نذرات
سنون عطر کا صرف لاابالب ہر ایک کنش و ظرف دعای سلطان عالم میں سب لوگ مصروف
سخاوت و داد دہش اونکی معروف حال اوقات سلطان عالم کا یہ تھا کہ بعد فراغت نماز
سحری تا وقت استراحت مصروف یہ تھا تصنیف غزل و سلام ہر وقت تکرار معانی و کلام اہل
دربار کے اول سلام ہوئے بجرائی مشرف بار عام ہوئے کوئی پرچہ جب گذرا غور کر
دستخط ہوا کسی وقت گانا بجانا ہوا محلات اگئی تو زنانہ ہوا غرض کہ شام تک یہی حال
ہنگام زوال آفتاب اگر مزاج میں آیا تو چمنستان میں بگھی لگی ہوئی سواری ہوئی یا ہوادار
کی تیاری ہوئی سیر و گلگشت فرمائی تا نصف شب ہوا کھائی کیونکہ بسبب تبخیرات و کثرت
حرارت کے ہمیشہ مزاج جادۂ اعتدال سے رو بہ انحراف رہا کبھی نہ مزاج صاف رہا ہر دور
و ہر فصل تبرید و مسہل سے خالی نہیں مگر بخوبی صحت مزاج حاصل نہیں ہر چند کہ اطبای حکمای
حاذقین کی تدبیر رہی مگر بدستور کثرت تبخیر رہی حرارت مزاج سے زمستان میں یہ حال تھا
کہ بجز دولائی کے نہ شال و رومال بھاتا جب زیادہ قصد ملاحظہ کاغذات ملکی کا کیا تبخیر نے
زیادہ زور کیا باین لحاظ وزیر خیر خواہ و اہلکاران کے تعلق سب کام تھا نایب مدار المہام
تھا مگر ایسے خیر خواہ وزیر و نایب خوش تدبیر کہاں ہوتے ہیں کہ جنہوں نے اپنے خیر خواہی کا
یہ نتیجہ دکھایا بعد سلطنت نو سال کی یہ گل کھلایا جس روز سے سلطان عالم نے جلوس کیا
دو رزیڈنٹ آئے ایک جان لو صاحب بہادر دوسرے سلیمن صاحب بہادر جب
سلیمن صاحب بہادر تشریف لائی بادشاہ کی ملاقات ہوئی ہر ایک طرح سے راز و نیاز
کی بات ہوئی اپنے عہد دولت میں ایک مرتبہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کی کوٹھی پر تشریف
لے گئے پھر دوبارہ بسبب علالت مزاج کے جانے کی نوبت نہ آئی صاحب رزیڈنٹ بہادر

اپنے کام مین مصروف تھے سیاحی وتدبیری مین مصروف تھے بعد دو سال کے رزیڈنٹ کا قصد ہوا کہ مصاحت ملک اودہ کیجاوے تشخیص حاصل اراضی ملک کی لیجاوے بادشاہ سے ظاہر کیا کہ واسطے تبدل آب وہوا ارادہ سفر ہے تا کہ دل کو تفریح رہے کیفیت ملک کی توضیح رہے ملک اودہ مین ہم ہوا کھاوین گے بعد طے سفر پھر آئین گے یہ بات سنکر بادشاہ نے بخوشی سب سامان سفر مع خیام ولشکر ساتھہ کیا اسباب سفر موجود کردیا حکیم مسیح الدولہ بہادر متوسط انگریزی کو ہمراہ کیا اور حکم دیا کہ جہان لشکر صاحب عالیشان دربار کا قیام ہووے رسد رسانی وسامان سفر سے بہر کیف آرام ہووے غرض کہ صاحب رزیڈنٹ نے لکھنو سے کوچ کیا دیہات مین ڈیرہ لیا ہر سو سے زمینداران ودہقانی لوگ آنے لگے اپنے اپنے حالات سنانے لگے جو مظلوم دربار شاہی تھے اونہون نے ضمن بیان دقتین اور درخواستین گذرانین جس نے زبانی عذر کیا وہ بخوبی سن لیا اگر کسی نے شکایت ناظم وچکلہ دار کی کی اوسکی فوراً داد دی اور جس نے سختی جمع کا عرض حال کیا اوسکا دربار شاہی سے رفع ملال کیا غرض کہ صاحب بہادر بعد چند ماہ کے دورہ سے فراغت حاصل کرکے پھر لکھنو مین داخل ہوئے مگر اس گردش مین بہت سے نتائج ملک کو حاصل ہوئے

کیفیت شک صاحب کلان بہادر

ایک شب کو صاحب کلان بہادر اپنے پلنگ پر سوتے تھے کہ ناگہان ایک آواز بندوق کی کوٹھی بیلی گارد مین آئی یکایک وحشت چھائی تلنگے ہر جانب سے دوڑے کہ یہ آواز کہان سے سر ہوئی ہر سمت سے لیولیو کی خبر ہوئی تلنگون سے استفسار کیا اونہون نے جواب دیا کہ ایک آدمی مسلح نظر آیا اسکو چند مرتبہ آواز دی نہ بولا تب بندوق سر کی چھپ رہا لیکن ہر جانب تلاش کیا کوئی نہ ملا ازروی ہرچند پیام کے سلطان عالم کو خبر ہوئی تعجب گذرا حکم ہوا کہ اسکی تحقیقات کیجاوی مجرم کو سزا دیجاوے ہنگام تحقیقات کے

سبہ ماجرا ظاہر ہوا کہ تلنگہ جو پہرہ پر تھا اوسکے ہاتھہ مین بندوق تھی اوسیکے ہاتھہ ٹیک کر
سو گیا بندوق خودبخود چل گئی سر دست آفت ٹل گئی الا احتیاطًا آیندہ کے لئے حکم ہوا
کہ مردمان فوج سلطانی وہان پر چند مقرر ہون اسلئے واسطے اجنبی کے بند ہون ارباب
دربار شاہی کو حکم تھا کہ خلاف مرضی صاحب رزیڈنٹ بہادر کوئی کام نہوے منافی اونکے
کچھہ انتظام نہوے جب یہ پیام بادشاہ کو آتا تھا فوراً اوسکی تعمیل ہوتی تھی بلکہ انصرام
مین سخت تعجیل ہوتی تھی حتی کہ ایک محکمہ مستغیثان متوسلان انگریزی کا ہمیشہ مقرر تھا
صدر امین اوسکا محمد حیات افسر تھا جو مقدمات متوسلان انگریزی کے دایر ہوتے
تھے اوسکی معرفت خوب تحقیقات ہوکر فیصل ہوتے تھے نظم و نسق چکلہ داران و عامل کا
بدون راے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے منظور نہ تھا اور خلاف مشورہ کے کوئی امر کا
دستور نہ تھا الا باانیہمہ صاحب بہادر کو ہمیشہ یوا دید حالات خیال و ایما رہا کہ وزیر جدید
ونایب دوسرا مقرر ہوے یہ دستور دانا عاقل نہین وزارت کے قابل نہین الا بادشاہ کو
ایسا امر نہ قبول ہوا صاحب رزیڈنٹ کا ملال طول ہوا اگرچہ ظاہر مین صاف باطن
مین مادہ مصاف رہے نوبت باین درجہ رسید کہ آمد و رفت نواب کی صاحب
رزیڈنٹ بہادر کے پاس بند ہوئی صفائی کی فکر ہر چند ہوئی مگر کچھہ رفع ملال نہ ہوا
عداوت پر خیال ہوا صاحب رزیڈنٹ کا یہ دستور رہا کہ شکایت بد انتظامی ملک اودہ
سے نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دیتے رہے ہر طرح سے فکر انتزاع ملک کی کرتے
رہے باین طرز کہ بادشاہ یہان کا بیمار ہے وزیر الممالک کو جبلہ اختیار ہے رعایا
جبر و ظلم سے مظلوم ہے فکر سلطنت معلوم ہے غرض کہ دستہ کے دستہ ان حالات
سے رنگتے رہے روزمرہ کیفیت لکھتے رہے رزیڈنٹ کو طول دینا منظور تھا بہرحال
انقلاب کرنا ضرور تھا چنانچہ اسی اثنا مین سلیمن صاحب رزیڈنٹ تبدیل ہوئے میجر
اوٹرم صاحب کی آمد ہوئی سلیمن صاحب کوہ پر روانہ ہوئے یہان نیا کارخانہ ہوا

پھر اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ مقرر ہوئے نگرانی کے افسر ہوئے چونکہ پہلا غبار سلیمن صاحب کا بدستور چلا آتا تھا وہ رفع نہ ہوتا تھا اگرچہ بظاہر اوٹرم صاحب خیر اندیش تھے مگر باطن میں نیش تھے اوٹرم صاحب بہادر بھی مدام حالات یہان کے شکایت آمیز تحریر کرتے رہے بے موقع پیر زبانی بھی تقریر کرتے رہے رفتہ رفتہ بہت سے شکایت کا ذخیرہ ہوا اور یہان بدستور یہ وتیرہ ہوا کہ فکر انجام سے گویا خواب خرگوش تھا ہر ایک اپنے لطف میں ہم آغوش تھا

حالات قصد معرکہ مولوی امیر علی صاحب بابت مسجد ہنومان گڈھی

بادشاہ کو اپنے عہد میں رہس و تماشہ کا شوق رہا و نرات سرود و نغمہ کا ذوق رہا ندیمون سے صحبت رہی محلات سے رغبت رہی کبھی صحبت شعر خوانی کبھی بحث لفظ و معانی غربا کو انعام دیا امرا کا اعزاز و احترام کیا اکثر دادخواہون کی داد دہی مظلومان کی مراد دہی اسی طرح رطب و یابس سے نو برس سلطنت کی بہت عشرت کی کہ نوین سال اودہ فیض آباد سے یہ خبر آئی کہ درمیان ہندو و مسلمانان کے جھگڑا ہوا تلوار چلی بابت مسجد ہنومان گڈھی کے لڑائی ہوئی کعبہ و بتخانہ کا معرکہ ہو گیا کعبہ کلیسا ہو گیا بہت اہل اسلام مارے گئے سر اونکے تن سے اوتارے گئے مسجد نجاست سے آلودہ ہوئی زمین لاشون سے تودہ ہوئی بحکم ظہیر الدین بابر بادشاہ دہلی سید موسی عاشقان نے سنہ ۹۲۳ ہجری میں محل سرای راجہ رام چندر و مطبخ سیتا کا برابر کر کے جو مسجد بنوائی تھی اور دوسری مسجد محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے وہین تعمیر کرائی تھی یہ دونون مسجدین بسبب کہنگی کے جابجا سے شکستہ ہوئین انہین مسجدون کو بیراگیون نے آہستہ آہستہ مٹایا ہے اور مندر و معبد اپنا وہین بنایا ہے یہی امر باعث فساد ہی ہندون کو مسلمانون سے سخت عناد ہے فقط یہ خبر سنتے ہی بادشاہ نے نواب کو حکم دیا کہ بہت جلد اسکا تدارک کرو تعزیر معقول ہو تحقیقات حال مین تامل نہ ہو ہی خبردار تغافل

نہ ہوئی کہ اس سانحہ کا پر آمال سے دل کو نہایت ملال ہے غرض کہ بموجب حکم بادشاہ
کے نواب نے مولوی نہال الدین و مولوی حفیظ الدین کو واسطے تحقیقات واقعات کے
موقع پر روانہ کیا اور حکم بنام آغا علیخان ناظم جاری ہوا کہ تم بھی مفصل ماجرا لکھو بجوی تحقیقات
کرو ناظم نے بعد عرصہ دراز لکھا کہ ہمنے بزرگان و پیرینہ سال سے دریافت کیا نشان مسجد کا
معلوم نہین ہوتا ہے مسجد کا وجود مفہوم نہین ہوتا ہے علی ہذا القیاس از جانب مولویان جو
واسطے تحقیق حال گئے تھے کیفیت مناسب پیش ہوئی نواب نے یہ حال بادشاہ کو سنایا
پھر حکم ہوا کہ از سر نو پھر تحقیق کیجاوے کہ یہ معاملہ مذہبی ہے مقدمہ دینی ہے
مگر نواب صاحب کو کیا غرض کہ معاملہ مذہبی کو تحقیق کرین راستی و سختی کی تدقیق کرین
غرض کہ بظاہر اسکا چرچا چند عرصہ رہا باقی رفت و گذشت ہو گیا چونکہ معرکہ قضیہ مذہبی
تھا ہر دیار و جوار مین مشہور ہوا تذکرہ اسکا ور دور ہوا اہل اسلام کو رنج و ملال رہا
فکر و تدبیر کا خیال رہا قصبہ امیٹھی بندگی مین ایک درویش با صفا ستودہ اوقات
ثابت قدم طاعت گذار عارف خفی و جلی سید حاجی مولوی امیر علی تھے کہ جنکی ادنی
یہ صفت مشہور ہے کہ جب بیت اللہ کو گئے تھے تو ہر گام پر سجدہ کیا حمد و سجدہ کیا
بقول شخصیکہ مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ حال معرکہ جنگ و جدل اودہ
بھی مفصل سنا چہرہ غضب سے لال ہوا نہایت جلال ہوا اور رو کر کہا کہ افسوس
اسلام مین ضعف ہوا کہ زیر خنجر کین ہر مسلمان ہوا پامال قرآن ہوا حقارت اہل اسلام کی
رونق مذہبی تمام ہوئی یہ دنیا چند روزہ ہے راہ خدا مین جان دینا چاہیے ثمرہ اسکا لینا چاہیے
اہل صحبت نے یہ کلام گوش کیا سبھون نے جواب دیا کہ انجام اسکا سمجھ لیجئے تب آگے
قدم دیجئے یہ امر بہت دشوار ہے یہ عزم گران بار ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب
مجکو زندگی ناگوار ہے خداوند عالم حافظ و مددگار ہے یہ کہکر نماز صبح کی پڑھ کر لکھنؤ کو
روانہ ہوئے ہمراہ خویش و بیگانہ ہوئے مولوی محمد یوسف و مولوی رحمت اللہ و

ومولوی خادم احمد ومولوی سعد اللہ ومولوی ابو البرکات ومولوی رکن الدین علمای
فرنگی محل سے صلاح کیا سبھون نے جواب دیا کہ مناسب جہاد ہے واجب اجتہاد ہے
بعد مشورہ مولوی صاحب قصبۂ امیٹھی کو واپس آئے یہ تذکرے زبان پر لاکر ایک زمانہ
یہ خبر سنکر حاضر ہوا کوئی نہ قاصر ہوا ہر ایک گانون سے لوگ آنے لگے بکثرت سے بیڑے
اوٹھانے لگے تمام مرد مسلمان مسلح پیر وجوان جمع ہوئے وقائع نگاران نے بادشاہ کو
خبر دی کہ یہان نوسو آدمی مسلمان دیندار ہین اجل کے طلب گار ہین فساد عظیم برپا ہوا
چاہتا ہے زمانہ دگرگون ہوا چاہتا ہے نواب نے یہ حال سنکر امرای دربار سے
مشورہ کیا باہم شورہ لیا اس بات پر مرحلہ طے ہوا کہ مولوی صاحب کو یہان بلوا
نشیب و فراز دکھلائے غرض کہ نواب نے بشیر الدولہ خواجہ سرا کو طلب کرکے کہا تم
مولوی صاحب سے رسم وراہ ہے مولوی صاحب کو اپنی وساطت سے یہان جلد
بلواؤ یا تم اپنے ساتھ لاؤ چنانچہ بشیر الدولہ نے ایک نامہ بطلب مولوی صاحب بتوسط
منشی امیر حیدر ساکن قصبہ امیٹھی جو ملازم و مشیر خواجہ سرا تھے روانہ کیا منشی صاحب
امیٹھی مین پہونچے مولوی صاحب سے ملاقات کیا اور نامہ دیا غرض کہ کچھ ایسی گفتگو باہمی
ہوئی کہ مع چند ہمراہی مولوی صاحب عازم لکھنو ہوئے بشیر الدولہ کے روبرو ہوئے
بشیر الدولہ مولوی صاحب کو دربار مین ساتھ لائے نواب کے پاس آئے مولوی صاحب
نے نواب صاحب سے رسم سلام علیک ادا کیا نواب نے جواب سلام دیا فریقین کے
علما بھی اپنی کتاب ساتھ لائے اول یہ حرف زبان پر آئے کہ ای مولوی صاحب
حکم خدا و نبی مقبول بموجب آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے اسیطے حاکم کے ضرور ہے قصد
جہاد سے باز آییے کہین نہ جائیے حاکم کو خود اسکی فکر ہے شب و روز اسکا ذکر ہے اگر
اسکے خلاف ہے تو حد شرع سے انحراف ہے سلطنت مین فتنہ و فساد اوٹھیگا ملک
برباد ہو جاویگا مولوی صاحب نے جواب دیا کہ حکم خدا و رسول بدل منظور ہے

تنبیہ حاکم ضرور ہے اگر حاکم انتقام نہ لے رونق اسلام دے تو ہمکو قصد سے کیا نام ہو اپنے
کام سے کام ہے بہرحال عدوی دین کی تعزیر ہو کہ مسجد منہدمہ تعمیر ہوئی الا کچھ اسکی میعاد
مقرر ہو جاوی حال نیت ظاہر ہو جاوے چنانچہ چند دنون کا وعدہ ہو گیا باہم معاہدہ
ہو گیا مولوی صاحب نواب سے رخصت ہوئے نواب نے خلعت پیش کیا مولوی
صاحب نے جواب صاف دیا کہ ہمکو رومال دوشالے سے کنارہ ہے خدا کی ذات کا
سہارا ہے مولوی صاحب قصبہ امیٹھی مین واپس آئے فوج لشکریان جہاد جمع تھے
بدستور مقیم رہے قول و انتظار پر مستقیم رہے مگر اس جماعت دینی سے ہر ایک ہوشیار تھا
جب تمام زمانہ اقرار و وعدہ معاہدہ و انتظار فوت ہوا مصرع الانتظار اشد من الموت ہوا
نواب نے تھوڑا بھی کچھ پیام نہ بھیجا حرف مطلب بھی برای نام نہ بھیجا تب بعد انقضای
انتظار بسیار مولوی صاحب نے یہ شعر پڑھ کر شعر درین دریای بے پایان و این طوفان
شور افزا ✣ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ✣ قصبہ امیٹھی سے بانسی کو کوچ کیا
سب کو پیام دیا کہ ای قوم دیندار مسلمان جنکو فرمانا ہے آدمی جوش ایمان دکھاوے
چنانچہ جا بجا سے مسلمان دیندار آنے لگے صفین جمانے لگے صاحب رزیڈنٹ بہادر لکھنؤ کو
اسکی اطلاع ہوئی کہ مولوی صاحب آمادہ جنگ ہین اس فساد سے تنگ ہین یہ بات سنکر
صاحب بہادر بادشاہ کے پاس گئے شدہ شدہ اسکا تذکرہ آیا ہر طرح کا حال سنایا
کہ اس معاملہ مین جلد فکر ضرور ہے رفع نزاع منظور ہے جب فساد بڑھیگا تو پھر نہ گھٹیگا
شعر سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ✣ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ✣ ابھی یہ معرکہ لائق انسداد
ہے ورنہ یہ پیدا سبب فساد ہے پہلے مولوی صاحب کو فہمایش کیجیے اگر نہ مانین تو اڑا دیجیے
بادشاہ نے کہا کہ اگر مسجد کھودی گئی ہے تو اہل ہنود قابل تعزیر ہین اور مسجد لائق تعمیر
اس فرقہ ہنود نے پامال قرآن کیا مسلمانان کو صدمہ دیا حمیت دین سے قصد
جہاد ہے ہر ایک عازم فساد ہے مگر ہم آپ کو اختیار دیتے ہین کہ آپ اس آتش کو جس طرح

ممکن ہوئی سر و کیجیے جو مناسب ہوئی وہ سزا دیجیے ہم کسیکے معین نہین یہ
رسم و آئین نہین صاحب رزیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہمکو امور مذہبی مین دخل و سروکار
نہین ایسے نازک معاملات مین اختیار نہین بادشاہ مالک و ناظم ہین اپنے ملک کے
حاکم ہین بہتر یہ ہے کہ کشت و خون نہوئی حال دگرگون نہوئی یہہ کہکے صاحب بہادر
رخصت ہوے نواب حاضر آئے بادشاہ نے یہ چند کلمہ فرمائے کہ اسکی تدبیر کرو
کہ مجاہد لوگ عزم سے کمر کھولین کچھہ نہ بولین سمجھا کر روکو راہ مین ٹوکو اب کوچ آئندہ
مولوی صاحب کا نہوئی خون ناحق نہ ہوئی جب نواب نے یہ حکم سنا فوج کو
حکم دیا کہ ابھی جاوے اگر بن پڑے تو مولوی صاحب کو مع فوج لے آوے چنانچہ
اہالیان فوج کو یہ حکم قطعی نواب کا ملا مسلمانون کا دل ہلا سب نے کہا کہ کیا یہ
مسلمان نہین ہین پاسدار ایمان نہین ہین مگر عقل نے سبکو جواب دیا کہ یہ بات
بیجا نہین فرمائی ہی ایسی سلطنت سے چلی آئی ہے غرض کہ فوج سوار و پیادہ بانسی کو
راہی ہوکے فوج شاہی بارہ ہزار ہر ایک مسلح و تیار سرداران لشکر شاہی مولوی صاحب
کے پاس حاضر آئے آداب بجا لائے حکم نواب کا سنایا کہ پہلے حکم سمجھانے کا ہے
ورنہ موقع گرفتار کر لانے کا ہے مناسب ہے کہ کمر کھولیے کچھہ نہ بولیے حاکم وقت سے
کچھہ زور چلتا نہین تکرار سے مطلب نکلتا نہین مولوی صاحب نے صاف جواب دیا
کہ کیا بکتے ہو اگر خطا ہو تو قید کرو سزا دو ہمکو حاکم سے سرکشی نہین منظور ہے مطلب اپنا
نعرہ بر کفار سے ضرور ہے اگر نواب صاحب ایفای وعدہ کرتے تو کیون لڑتے افسران فوج
نے قسم کھا کر کہا کہ ہم کچھہ دنون کا وعدہ کرتے ہین اور درمیان مین حلف دیتے ہین کہ ایک ماہ
آپ اور تامل کیجیے اس عرصہ مین مسجدین جاوے گی بنائی فساد مٹ جائی گی اور اگر اس عرصہ
مین مسجد تیار نہوئی تو آپ کو قصد جہاد کا اختیار ہے فی الحال عزم بیکار ہے مولوی صاحب
نے پھر وعدہ سنکر قبول کیا یہ بات نوابصاحب سے لوگون نے کہا کہ ہنسی نفہالیش

مولوی صاحب سے وعدہ کیا ہے روک لیا ہے اگر یہ اقرار ٹل جاویگا تو بہتر نہوگا
نواب نے حکم دیا کہ علمای مذہب فریقین سے ایک ایک استفتا لکھایا جاوے دریافت حال کیا جاوے

مضمون استفتای مذہب اثنای عشری

ماقولکم فی ہذہ المسئلہ کہ در مسجد اہل اسلام مقیم بودند در حالت نماز گروہی از اہل کفر و عبید اصنام یورش کردہ اہل اسلام را کشتند کہ مسجد از خون آنہا مملو شد و کفار در مسجد بول کردند و کلام اللہ را پارہ پارہ کردہ زیر پای خود انداختند و دیگر بے ادبی ہا بآن ساختند جمعی عظیم مجتمع شدند کہ ہر کس از اہل اسلام را بند بکشند مسلمانان سکنای آن مقام بخوف جان و آبروی خود جلای وطن شدند پس محاربہ با ہمچو کفار مسلمانان را فرض ست یا نہ کسانیکہ برای جنگ ہنود بقصد آبادی روند در قتل ایشان عند الشرع جائز ست یا نہ فقط

جواب

بناہ بخدای عز و جل از شر کفار بر حکام اسلام تدارک این مہام و از اہل اسلام و ایمان دفع شر کفرہ لئام لازم ست بدون مشارکت حکام عصر و معاونت حکام معروف با حاکم شرع تدارک چنین امور ندارد و ہو اعلم

سوال مذہب اثنای عشری

کیا فرماتے ہین علمای اثنای عشری اس مسئلہ مین کہ بعض اہل اسلام کو گمان ہے کہ آگے مسجد ہنومان گڈہی مین تھی اور اب تک بت بھی وہان ہین اور سیکڑون برس سے بنای مسجد ثابت نہین ہوتی اب مسلمان دعوی مسجد کرتے ہین مگر سلطان عہد چاہتا ہے کہ فساد زیادہ نہوا اور مسلمان قصد جہاد نکرین بتقضای عدالت جو کچھ تحقیق ہوگا حکم دیا جاوے لیکن چند رعیت تعمیل حکم سلطان نہین کرتی ہین پس اس صورت مین حکم شرع شریف کیا ہے

جواب

اس صورت مین تو حکم جہاد کا نہین ہے لیکن حاکم وقت کو بنا مسجد کا پہونچتا ہے ہنود کو انکار اس سے بیجا ہے

سوال

ما قولکم ایها العلماء رحمکم الله تعالی که وقت هجوم کفار مشرکین بر مسلمانان و هدم مسجد
و انداختن مصاحف مجید در نجاست و اقتصاب خون خوک بر در مسجد و قتل مسلمانان
و دیگر امور هتک اسلام و اعراض حاکم اسلام پس درینصورت بر مسلمانان قتل و قمع اعداء ایشان واجب است یا نه

جواب

حاکم عصر را باستابعت حاکم شرع دفع شر قسم کفار از اهل ایمان و اسلام و اجرای حدود
بر محاربین مشرکین و قصاص خون مسلمانان واجب است و الله یعلم الصواب کتبه سید محمد [illegible]

سوال مذهب اثنا عشری

ما قول العلماء اندرینصورت که شخصے سنی المذهب و طریقه صوفیه دارد و برای انتقام بی ادبی
با کلام مجید و انهدام مسجد شریف و کشته شدن مسلمانان از دست کفار برای جهاد
کمر بسته با بادشاه که اثنا عشری است بجهت خوف فساد حاکم بالادست مجبور شده
مانع می شود و الحال مسلمانان اثنا عشری را از اعانت و تعظیم و تکریم شخص مذکور با وجود مخالفت
ملت و مذهب جائز است یا نه

جواب

من اکرمه فقد اکرم الله و من اهانه فقد اهان الله فقط کتبه سید محمد

استفتای علمای اهل سنت و جماعت

چه می فرمایند علمای دین اندرینصورت که اهل اسلام بادعای آنکه هنود مسجد کندیده
شامل سکان خود را [illegible] اجماع عزیمت جهاد می دارند بادشاه
والی الملک قدرت تدارک در صورت ثبوت و رفع حجت طرفتانی می فرمایند و ممانعت
از هجوم عزیمت که در ضمن آن خونریزی اسلام ست می نماید درینصورت تعمیل امر
سلطان و فسخ عزیمت می باید یا نه فقط

جواب

تعمیل امر سلطان و فسخ عزیمت می باید

سوال

بعلمای اہل سنت چہ می فرمایند علمای دین اندرین صورت کہ مولوی امیر الدین علی
بانتقام بے ادبی با کلام مجید و انہدام مسجد شریف و کشتہ شدن مسلمانان از دست کفار
بموجب احکام علما و احادیث نبوی و احکام آیات کلام مجید کمر ہمت برای جہاد بستہ
راہی ہنومان گڑہی است و فوج شاہی ممانعت می نماید مولوی ممدوح کہ بجوش حمیت دین
وعدہ جانثاری بجناب باری نمودہ فسخ عزیمت آن نمی سازد و بادشاہ بسبب فساد حاکم
بالادست مجبور شدہ براہ مصالحت چند ایام می فرماید درین حال اگر مولوی موصوف
کوچ سازد و مقابلہ و مجادلہ از مجاہدان و افواج سلطانی بوقوع آید پس مرگ مسلمانان
طرفین چگونہ خواہد شد فقط

جواب

درین حال جماعہ مولوی امیر الدین علی را قتل روا نیست بلکہ در نہی قولہ تعالی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ داخل شدن است کذا فی العالمگیریۃ و ہر کہ مرتکب منہی عنہ خواہد شد صلہا
مثاب نخواہد گردید واللہ اعلم کتبہ محمد سعد اللہ فی الواقع فسخ عزیمت می باید وفتنہہا
وغدغہ است کتبہ محمد یوسف صحیح الجواب کتبہ حسین احمد صحیح الجواب کتبہ محمد عبد اللہ

روانہ ہونا مولوی امیر علی صاحب کا بسوی دریاباد کو

جب نواب کو یہ احکام استفتاہای علمای فریقین کے حسب دلخواہ حاصل ہوئے پیش
خود اطمینان کامل ہوئے اضطراب دل سے دور ہوئے قصد اعانت اسلام خاطر سے
کافور ہوئے ایدہر مولوی صاحب کو ایک ماہ کامل اور انتظار رہا جواب شافی کا اقرار رہا
پہنچ رہی فوج اسلام کے کوچ کا ارادہ ہوا ہر ایک جانے کو آمادہ ہوا افسران فوج نے
مولوی صاحب سے کہا کہ وعدہ تمام ہوا اب تک نہ کچھ سرانجام ہوا کسی کے کہنے سے

ب ہم نہ ٹھہرین گے کچھہ کہنا نہ مانینگے یہ کہکر اشتر پر سوار ہوئے ہمراہ مسلمان دو چار ہزار
فوج شاہی ہمراہ گھات مین تھی مگر عنان ادب ہاتھہ مین تھی الغرض دریاباد مین داخل ہوئے
وہان بھی بہت شامل ہوئے فوج مسلمان کی سلاح خفیہ رکھکر لائے سب طرح سے حاضر
رہے لکھنو سے چند لوگ پھر واسطے فہمایش کے پہونچے کہ سمجھا کر پھیر لاوین طمع مال و زر
دکھلاوین چنانچہ ہر طرح سے طمع جاگیر و مال دی مگر کچھہ پذیرا نہوئی مولوی صاحب نے
فرمایا کہ پرواہ مال و دولت نہین بجز مرگ اور کچھہ حسرت نہین مجتہد العصر نے بھی ایکنامہ تحریر کیا جو یہ تھا

نامہ مجتہد العصر بنام مولوی صاحب

ای رونق دین رسالت وای نگہدار آئین شریعت مصباح راہ شرع و دین اس جرات
و ہمت پر ہزار آفرین آپ نے وہ کام کیا جو کوئی نہین کرسکتا ہے رستم دلون سے بھی
نہین ہوسکتا ہے اس جگہہ پر جسکے ثابت قدم رہین اوسکو تائید غیبی و مددگار یہی کہین
الا یہ امر رای حاکم سے خلاف ہے قصد جانب مصاف ہے کر کھونے مین حقارت
نہین واپس آنا خلاف جسارت نہین برسم محبت یہ نامہ تحریر کیا اور بمقتضای مراسم
الفت تسطیر کیا والسلام و الاکرام

جواب

خط مجتہد العصر کا مولوی صاحب نے پڑہ کر یہ جواب لکھا کہ ای مہر دین رسالت مآب
تجلی بخش مہر و محراب حق آگاہ خضر راہ مومنین پیرو شریعت خاتم المرسلین براہ الطاف
آپ نے جو نامہ لکھا ادای شکر یہ کرتا ہون اور یہ لکھتا ہون کہ مین کیونکر پھیرون تقاضای
مرگ سے لاچار ہون راہ حق مین جو چیز فدا کی جاتی ہے وہ کب واپس لی جاتی ہے
واسطے جان نثار ہوکے جو اقرار ہے اسواسطے اپنے دوش پر یہ سر گرانبار ہے باقی والسلام
علاوہ [illegible] اہالیان فوج شاہی نے دست بستہ مولوی صاحب سے تسلیم کیا بہت سے
کچھہ تفہیم کیا کہ آپ اس ارادہ سے باز آوین آگے نہ جاوین چند ہو اور توقف کیجیے اپنے

غصہ و غضب سے امان دیجیے ہم لوگ گرفتار آفت ہین مبتلای قہر و ملامت ہین
اگر آپ سے لڑتے ہین تو ایمان مین خلل آتا ہے اور نہ لڑین تو رازقہ مین بل آتا ہے
بقول شخصیکہ مصرع گوئی مشکل و رنہ گوئی مشکل * اگر دو ماہ اور ٹھہر جائیے اسقدر ہم پر احسان
فرمائے کوئی راہ جبتک نکل آویگی مسجد بن جاویگی تب مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہمکو
قول آپکا منظور ہے جہان آپ کہین توقف کرین مگر افسران فوج مہر اپنی ثبت کرین
وعدہ تحتمی دین کہ پھر بعد انقضای وعدہ ہم نہ روکین گے عزم آیندہ کو نہ ٹوکین گے
سبھون نے جواب دیا کہ آپ کے حکم سے باہر کوئی خادم نہین الا یہ حکم حاکم نہین جب
نواب کو یہ بات معلوم ہوئی کہ مولوی صاحب نہین مانتے ہین او وہ کو جاتے ہین چنانچہ
اونہین مفتیان کو بلا کر حکم ہوا کہ تم پیشوای اہل سنت ہو رہبر جماعت ہو وہان جا کر
ایسا وعظ کہو کہ جماعت سب پریشان ہو جاوے مجمع متفرق و ہراسان ہو جاوی
یہ چار و مفتی روانہ ہوئے اودہر مولوی صاحب کو اس حال سے اطلاع ہوئی تب
مولوی صاحب نے ایک شخص کو بہیجا اور مفتیان کو پیام دیا کہ اگر آپ برای جہاد
آتے ہین تو بسر و چشم آئیے اور اگر تفریق جماعت منظور ہو تو تشریف لیجائیے
مین ملاقات سے باز آیا مفتیون نے یہ بات سنی اور ایک مقام پر ٹھہرے اذان دی
اور نماز پڑہی اوس جماعت نماز مین مجاہدین بھی آئے نماز ادا کیا مفتیون نے وعظ
کہنا شروع کیا کہ ہم چار عالم ایک ہین عالم مین نیک ہین ایک شخص کی قول کا کیا اعتبار ہے
بات وہ ٹھیک ہے جو کثرت رای پر مدار ہے یہ قصد مولوی صاحب کا بادشاہ وقت سے
خلاف ہے حکم خدا سے اونکو انحراف ہے امر خدا و رسول یہی ہے کہ اطاعت حاکم
کی کرو خلاف حکم جو لڑائی ہے تو شہادت مین دغدغہ ہے عبث لوگ اپنا جان کہوتے
ہین پریشان و برباد ہوتے ہین غرضکہ وعظ نے یہ اثر دکھایا کہ لوگون کے دل سے
اعتقاد اوٹھایا لوگون نے یہ سنکے کمر پیچ کہین اپنے اپنے گھر کی راہ لی بین لا چو ثابت قدم

تتھم سے گئے مگر نصف جماعت سے کم گئے مولوی صاحب دریا پار وہین بیس روز تک مقیم رہے کہین نہ گئے اس عرصہ مین بادشاہ کو ایک عرضیہ لکھا کہ اطلاع آخر کو ضروری ہوا سمین یہ لکھی گیا تھا کہ

عرضداشت بحضور بادشاہ

ای خدیو جہاندار گیتی ستان ملک بارگاہ فلک آستان پناہ جہان فریدون حشم گوہر تاج کسری دررا کلیل جسم سر براہ خدا دیتا ہون حرص دنیا چھوڑتا ہون غرض میری قتل کفار سے ہے نہ مجکو کوئی عذر سرکار سے ہے اگر میرا سر مطلوب ہے تو حاضر ہون یہی خوب ہے غم جان نہین صدمۂ سر نہین یہ فدوی اطاعت سے باہر نہین جان ثار عام واسطے انتقام کفار کے جمع ہے اور جماعت کفار بھی وہان مجتمع ہے ایک ہم ہین ہزارہا ستم ہین اگر بادشاہ کی جانب سے تائید ہوئی تو کیا بعید ہوئی اور اگر آپکو یہ منظور نہین تو روکنا بھی ضرور نہین عمامہ میرا بجای سر آپکی خدمت مین پہونچا ہے جو مناسب ہے وہ کیجیے حکم سے اطلاع دیجیے

جانا بارلو صاحب کا جانب جماعت اسلام و معرکہ قتل مولوی صاحب

عرضیہ مولویصاحب کا سربمہر روانہ دردولت شاہی ہوا اور ساتھہ اوسکے ایک عمامہ بھی ارسال بارگاہ ظل آلہی ہوا نامہ بر دربار مین پہونچا مگر اسکی نوبت ہی نہین آئی کہ وہ نامہ بادشاہ تک پہونچ جاوی اور ملاحظہ مین آوی دربار مین یہ بھی کسی نے نہ پوچھا کہ کون آیا اور کیا نامہ لایا شاید اگر بادشاہ نے کبھی یاد کیا تو یہ کہدیا کہ مجاہد لوگ برگشتہ درگاہ سہی ہین منحرف بادشاہ سے ہین برای نام جواب خط کا یہ حاصل ہوا کہ مجاہد لوگ گھر بیٹھین کوئی شکل نکل آوے گی ورنہ بڑا پیچ پڑے گا بجای عمامہ کے سر آوی گا اور پھر تو یہ نامہ بر روانہ ہوا یہان بارلو کو یہ حکم شاہانہ ہوا کہ تم فوج لیکر فوراً جاؤ اگر کہنا نہ مانین تو مولویصاحب کو نشانۂ اجل بناؤ معرکہ جنگ دکھاؤ چنانچہ اور اہالیان فوج کے نام حکم جاری ہوا کہ سب فوج بارلو صاحب کی اطاعت کرے تعمیل حکم مین سماعت کرے بارلو آیا فوج کو حکم سنایا یا مولوی صاحب کو کہلا بھیجا کہ جب فرنگی افسر ہوا تو حال ظاہر ہوا مولوی صاحب نے

یہ حال کہ اول تو محض بے سامان دوم دو دن کے بھوکے پریشان سوم تھرل کر تھکے ماندے کمر پر بندے چہارم شہادت کا ولولہ سب سے بڑھ کر تقاضا سیہ تشنشق پیچ مین سارا لشکر اسلام لڑنے کا کون سرانجام تھا سچ یہ ہے کہ بڑی جرات تھی اور محض جوش حمیت تھی قضارا لشکر اسلام حسب ہنمائی شیخ صاحب اوس ٹھیکرے کے برابر پہونچا بارلو کے منہ سے نکلا فیر مسلمانون نے کہا خیر مرضی مولی از ہمہ اولی طوعاً و کرہاً مسلمان گولا ندازان فوج شاہی نے چھرا بھر دیا کمال بیداری سے توپون کو اونچا کر دیا دوچار ضرب توپ باوہوائی سر کین مگر فوج اسلام کی اپنے مقام سے نہ سرکی اگرچہ عالم دھوان دہار ہوا لیکن خالی وار ہوا قضا کے کارخانے موت کے بہانے عجیب ہین جب مرگ کا وقت آتا ہے اوسکا ویسا ہی سامان ہوجاتا ہی بقول شخصیکہ مصرعہ قضا نوشتہ بپا بستر یہ بہلا ہی سیاہ ماہ مثل مشہور ہے کہ سوار ہی اسپ جنازہ روان توپ کی آواز سے گھوڑہ مولوی صاحب کا بھڑکا اول سب کا دھڑکا زین سے مولوی صاحب گرے صدمہ ایسا ہوا کہ دو دانت آگے ٹوٹے لوگون کے رنج چھوٹے مگر شجاعت مین بے مثال تھے تہمتن خصال تھے جبین چین نہ ہوئے ذرا بھی حزین نہ ہوئی اودھر بارلو صاحب نے دوربین لگائی دور سے حکمت گولہ اندازی دیکھی ہوا کی طرح گھوڑہ پہینکا نزدیک پہونچا جاتے ہی کریچ سے اوس گولہ انداز کو مارا اور توپ چھوڑ کر نیم بسمل کیا کریچ کا جواب دیا پھر وہ گولہ انداز تلوار سے خوب لڑا مگر بہت لوگونکو مارا پھر بارلو خود گولہ اندازی کرنے لگا خون سے ہاتھ بھرنے لگا مولوی صاحب نے کہا کہ اودھر تو آغاز ہوچکا ہے اب مقام حجت باقی نہ رہا لشکر اسلام نے بھی تلوارین ہاتھ مین لین سینہ سپر ہو کر جا نین مین خوب گھمسان رہا معرکہ کا میدان رہا کشتون کے انبار ہوگئے معرکہ ہائی کارزار ہوئے اوسوقت کچھ ایسی فوج اسلام پایدار ہوئی کہ فوج شاہی کو جانبری دشوار ہوئی کمپنی کی کمپنی کٹ گئین سامنے سے ہٹ گئین مگر بارلو کی یہ طرفہ تدبیر تھی یہ تدبیر بھی نقش تقدیر تھی کہ کمین گاہ سے فوج لگا رکھی تھی وہان سے نشانہ تاک کر توپ سر کی فوج اسلام

زیر و زبر کی پسلیان چھید بار دو مولوی صاحب کے پار ہو گیا تیر قضا تھا کہ دو سار ہو گیا خون کے
فوارے جاری ہوئے لڑائی سے سر دست ہاتھ بھاری ہوئے اوس پر بڑا معرکہ عظیم ہوا
فوج شاہی کا حال سقیم ہوا دو چار گھڑی لڑائی رہی خوب صف آرائی رہی مار کی میان کا
کون سنا کرتا ہی مقابلہ دشوار ہو جاتا ہی اوس پر بھی یہ طرفہ تھا کہ شیر سجاد سنگھ تعلقدار
کمیارو ٹھاکر سنگہ بھیلی نے جو کمین گاہ مین تھے پشت پر راہ مین تھے پیچھے سے آکر گھیر لیا
معرکہ عظیم کیا فوج اسلام کی لڑائی بگڑ گئی اوس وقت ایسی تلوار چلی کہ زمین ہلی عجیب معرکہ پر تیغ
تھا زمانہ بلا خیز تھا اذا السماء انفطرت کا ظہور ہوا اور اذا الکواکب انتثرت کا نشو ہوا اور بعد
بعد معرکہ جنگ جدال واسطے ادائی فرض نماز ظہر کے زمین پر آئی فرض سے فارغ ہو نہ پائی
کہ ایک شخص نے سر بدن سے جدا کیا جان نذر خدا کیا لڑائی تمام ہوئی یہ خبر مشہور عام ہوئی
سنتے ہین کہ ایک سو اونیس ١١٩ آدمی ہمراہ مولوی صاحب کے شہید ہوئے راہ خدا مین
سعید ہوئے سر مولوی صاحب کا شام کو روانہ دربار شاہی ہوا مفصل حال ابلاغ بارگاہ
جہان پناہی ہوا اور صدہا کس فوج شاہی سے ہلاک ہوئے ہزارہا زخمناک ہوئے یہ سانحہ
بھی نمونہ معرکہ کربلا کا تھی تو عجب نہین مشہور ہے کہ جب سر مولوی صاحب کا لکھنؤ گیا
پھر معلوم نہین ہوا کہ وہان سے کہان بھیجا گیا اور کیا ہوا لاش مولوی صاحب کی
متصل میدان شجاع گنج مین دفن ہوئی اور حوالی اوسی مزار مین اور کشتگان راہ خدا کے
مرقد بنا دیے نشانات لگا دیے بہلسہ والے زمینداران کو ہزار آفرین کہ اونہون نے لاشین
دفن کروا دین خوف خدا کر کے قبرین بنا دین ورنہ گور و کفن کا کون سامان تھا ایسی ہمت کا
کسکو دہیان تھا سنا ہی کہ اس معرکہ مین دو عورتین بھی بعد معرکہ نمایان شہید ہوئین لائق
تحسین مزید ہوئین بیجا ہے شعر نہ ہر زن زن ست نہ ہر مرد مرد ✽ خدا پنج انگشت یکسان
نکرد ✽ یہ مصرعہ تاریخی وقت نہضت کے مولوی صاحب نے الہام غیبی سے کہا تھا یعنی
سر میدان کفن بر دوش دارم ✽ اسکا قطعہ تاریخ منشی ظہیر الدین بلگرامی نے موزون کیا ہی واقعہ

کو نام معنی کو جلوہ دیا **قطعہ تاریخ** شہیدان کفن پوش ؛ چہ حاجت بانسش من بنگارم
خرد فرمود آن پیر شہیدان ؛ سر سیدان کفن بردوش دارم ؛ ۱۲۶۱ ہجری نواب صاحب کو جب
یہ حالات معلوم ہوئے سارے واقعات معلوم ہوئے دل کو نہایت تسکین و سرور ہوا سب خدشہ دور ہوا
مطلب دلی حاصل ہوا مخمصہ زائل ہوا فقط

روانگی سلیمن صاحب بمقام کلکتہ اور ظاہر کرنا حال انتظام ملک اودہ گورنر جنرل سے اور فکر ہونا انتزاع سلطنت کی

جب معرکہ قتل مولوی صاحب کا ختم ہوا عالم کو رنج و غم ہوا اوٹرم صاحب کا زمانہ ہوا
سلیمن صاحب یہاں سے کلکتہ کو روانہ ہوا گورنر جنرل بہادر سے جملہ حالات بے انتظامی
ملک اودہ کی سنائی نشیب و فراز ہر طرح کے دیکھائے مہینوں اسکا مشورہ رہا باہم مشورہ ہا
گورنر جنرل نے اوٹرم صاحب کو طلب کیا اوٹرم صاحب کلکتہ مین پہونچے سب حالات
یہان کے مفصل بیان کیے گورنر نے سب حالات سنے تجویز پیش ہوئی ارباب کونسل کے
پیش ہوئی کسی نے صلاح دی کہ ہمارا بندوبست بہت زبردست ہے زبردست سے مستعد ہے
ملک آدھا بادشاہ کو دیا جاوے کسی نے کہا کہ ملک سب اپنے قبضہ مین کر دیں جھگڑا پاک کرو
ایک نے کہا کہ دوسرا ایسا گھر نہین کوئی بادشاہ ان سے بہتر نہین یہ گھر عالم کا دستگیر ہے
اس سے مستغنی غریب امیر ہے انتزاع سلطنت مین باعث منسوخی قول و اقرار ہے
معاہدہ و عہدنامجات بیکار ہے مگر اس طرح پر وہان انتظام ہے کہ ہم بھی نیک نام رہین
بادشاہ کا تخت و لشکر ہے ہر جگہہ اپنا ایک کمشنر ہے آخر کو بالاتفاق یہ صلاح ہوئی کہ بادشاہ
بیمار رہتا ہے نائب پر مدار رہتا ہے نائب کی غفلت سے سب قصور ہے یہی انتظام کا
فتور ہے بہتر ہے کہ سب ملک لیا جاوے زر نقد تنخواہ بادشاہ کو دیا جاوے چنانچہ یہ مشورہ
شاہ انگلستان کو لکھا گیا شاہ لندن نے یہ رای گورنر جنرل کی قبول کی کیفیت مقبول
کی چنانچہ ارباب کلکتہ نے اکثر بادشاہ و نائب کو ان حالات سے اطلاع دی بار ہا اس کیفیت

سے خبر دی کہ ابھی جلد خبر لیجیے تدبیر معقول کیجیے وزیر کو اس راز سے بخوبی آگاہی ہوئی
مگر مطلقاً بادشاہ کو خبر نہ دی بلکہ ایک شخص خیرخواہ واسطے اطلاع اس مقدمہ کی کلکتہ تک
نواب کے پاس آیا سب ماجرا سنایا اوسوقت نواب صاحب شغل شکار شادی میں
مشغول تھے شبانہ روز اسی شوق معمول تھے خبر بھی نہ ہوئے کہ کون آیا اور کیا پیام لایا
اتفاقاً ایک تحریر بادشاہ کے پاس بھی آئی خط پڑھ کر نہایت تشویش چھائی نواب بلوائے
گئے سب حالات سنائے گئے نواب نے جواب دیا کہ مجھکو پہلے سے اسکی خبر تھی کسی طرح سے
درگذر تھی میں نے اسکی تحقیقات کی ہے یہ خبر محض غلط و مجہول ہے فکر و تردد فضول ہے جانثار و
غمخوار سرکار ہے ہر طرح کا ذمہ دار ہے بیہودہ گویان کا انسداد کیا ہے بہر کیفیت اسکا ذبح و سا
کیا ہے شہر میں منادی ہے کہ کوئی اسکا تذکرہ نکرے یہ خیال اپنے ذہن سے باہر دھرے بادشاہ
کو یہ حال سنکر رنج و ملال دور ہوا شغل نشاط و عیش بدستور رہا مگر اس حال سے خبر نتھی
کہ اسکا کیا انجام ہے تردد کا مقام ہے بعد سحر کہ قتل مولوی امیر علی کے سبب تنزل
سلطنت کا حال نواب نے گوش کیا عقل فراموش کیا ایک روز نواب نے اپنے جلسہ خاص
میں بحالت تردد و ہراس کے ایک مشیر باتدبیر سے کہا کہ دیوان حافظ میں فال دیکھو
اوسکا انتقال دیکھو چنانچہ دیوان خواجہ حافظ میں یہ شعر حسب حال نکلا کیا خوب مضمون دلیل
فال نکلا **فال** ع دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ❊ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

فرمان ملکہ معظمہ بنام گورنر جنرل صادر

ایک حکم ملکہ معظمہ کا بنام گورنر صادر ہوا کہ اچھا اگر بادشاہ لکھنؤ کا معذور ہے تو بہلو
ملک لینا بہر طور منظور ہے تنخواہ بادشاہ کی مقرر کی جاوے رقم معینہ ماہواری دیجاوے
عدوی سلطنت سنکر خوش و خورم ہوئے ہواخواہ ملول پر غم ہوئے یہ خبر طرفۃ العین میں
مشہور خاص و عام ہوئی خلقت خدا اس حال سے ناکام ہوئی گورنر نے حکم دیا کہ بہ موجب
اسکے کانپور میں اول فوج آوے لام باندھا جاوے غرض کہ فوج دور و نزدیک کانپور میں آگئی

باول سی چھاگئی گورنر نے اوٹرم صاحب کو حکم روانگی لکھنؤ کا دیا واسطے انتظام کی رخصت ہو
آیا اوٹرم صاحب کا پاس بادشاہ کے اور سنانا حکم ضبطی ملک کا
اوسوقت لکھنؤ مین عجب حال تھا تزلزل کمال تھا یکایک خبر آمد اوٹرم صاحب کی لکھنؤ مین
مشہور ہوئی بادشاہ کو فکر ضرور ہوئی کہ واسطے استقبال صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جانا چاہیے
حسب دستور ساتھ لانا چاہیے غرض کہ نواب صاحب دروازہ چار باغ تک پہونچے کہ وہ
صاحب بہادر اوس باغ مین داخل ہوئے استراحت پر مائل ہوئے نواب صاحب سے
ملاقات ہوئی ادائی مراسم مدارات ہوئی وہان سے اپنی کوٹھی خاص مین آئی نواب سے
یہ کلمات زبان پر لائے کہ شاہ لندن کا حکم آیا ہے کہ سوا لاکھ روپیہ ماہواری بادشاہ کو دیا جاوے
اور سب ملک لیا جاوے اب بادشاہ تنخواہ لیا کرین دن رات جشن کیا کرین ہم آپ
انتظام ملک کا کرین گے اسکا بار اپنے ذمہ دھرین گے فوج شاہی موقوف کی جاویگی تنخواہ دی
جاویگی اب کسیکو کانپور روانہ کرو کہ فوج انگریزی کی آمد ہے رسد رسانی کا انتظام کرے بہت جلد
سے انصرام کرے جب یہ خبر نواب نے سنی ہوش باختہ ہوا اس بے ساختہ ہو گئے دل حزین
ہو کر سرنگون ہوا انکو کچھ ندارد و غم افزون ہوا اور کسی کا نہ خیال ہوا اپنی وزارت کا ملال ہوا
کہ اب ہم کس طور سے عزت رہے زمانہ کیا رنگ دکھاوے کون کس طرح سے پیش آوے غرض کہ
صاحب بہادر سے نواب رخصت ہو کر بادشاہ کی پاس آئے گریان و پریشان سب حالات تازہ
سنائے کہ پیر و مرشد غضب ہو گیا ملک آپ کا ضبط سب ہو گیا سلطنت پر آج زوال آیا ہم لوگون پر
وبال آیا تنخواہ آپکی مقرر ہوئی سلطنت ابتر ہوئی شاہ انگلستان کا حکم ہے کہ بادشاہ ایک
مکان کو پسند کرین مع چند محلات اوسمین رہین یہ حال سنتے ہی بادشاہ کو سخت قلق ہوا
رنگ چہرہ کا فق ہوا گریہ و زاری ہونے لگا دریائی اشک جاری ہونے لگا زنانہ مین یہ خبر
پہونچی کہ بادشاہ مصروف آہ و فغان ہین سراسیمہ و حیران ہین تمام محلات شاہی پریشان
ہو کر دوڑے غمناک ہوئے حال بادشاہ کا دیکھکر سینہ چاک ہوئے بادشاہ نے حسرت فرمایا

کر جناب عالیہ یعنی والدہ ماجدہ کو لاؤ مرزا اسکندر حشمت جرنیل صاحب کو بلاؤ چنانچہ جناب عالیہ
آئین اور جرنیل صاحب فی الفور پہونچے کوئی اشک لیا ہم سہائی لگا کوئی خبر دیہم لگا واقف
عرض کہ بادشاہ نے بکمال یاس و حسرت فرمایا کہ ریاست تباہ ہوئی برباد وسیاہ ہوئی ہم
گہر کا خاتمہ ہوا الغرض بارہ کا لازمہ ہوا اگر بے ریاست کے زندگی ہوئی تو بیکار ہے حیات شوا
ہی کہو تخت و تاج دین یا پہلے معرکہ جنگ کا نام لین مقتضای ہمت و جرات یہی ہے
کہ لڑین آیندہ جو کچھ کرین نواب نے یہ صلاح دی کہ مناسب جنگ و جدال نہین
اسی بدتر کوئی چال نہین یہ مقام ایسا ہی کہ فی الحال صبر کیجیے لڑکا اونکو دیجیے نواب نے
یہ کہا کہ صاحب رزیڈنٹ کی یہ رائی ہے کہ فوج کشمیر کانپور سے آتی ہے کوئی شخص اہلکار
شاہی واسطے بہم رسانی سامان رسد وغیرہ کے بھیجا جاوے جلد تعینات کیا جاوے
چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ جو شخص وہان جاوے صلاح مردمان فوج کے بیان کرے جاد
غرضکہ فی الوقت حسب الحکم شاہی راجہ جی لال سنگہ بہادر نصرت جنگ پسر غالب جنگ واسطے
انصرام اس کام کے روانہ ہوا مغموم سارا زمانہ ہوا شہر مین عجیب کہرام تہا گویا کہ
محرم الحرام تہا امرای شہر رئیسان عصر عزیزان بادشاہ ندیمان خیر خواہ سب حاضر ہو
حالات سے ماہر ہوئے ازانجملہ منور الدولہ احمد علیخان و امین الدولہ امداد حسین خان
وزیران سابق و مرزا یحیی علیخان عم بادشاہ سب فراہم آئے ساتھ ہو کر باہم اور بادشاہ نے
اپنی صلاح سے سب کو آگاہ کیا سبہون نے جواب دیا کہ حضور نے یہ رای مناسب
تجویز کی ہے صلاح معقول دی ہے مقابلہ لڑائی کا سراسر خلاف ہے موقع بیجا مصاف
ہی اسمین آیندہ کو گنجایش گفتگو نہین حالت بست و بو نہین غرضکہ یہ باتین دربار مین
تہین عجیب بیتین خاص بازار مین تہین مسیح الدولہ معتمد شاہی صاحب ریزیڈنٹ بہادر
کے پاس بہیجے گئے کہ حالات مفصل لاوین کیفیت تازہ ہم کو سناوین فقط

آنا صاحب کلان بہادر کا پاس بادشاہ کو

تباہ ہوا ہر کس و ناکس داد خواہ ہوا لندن تک آوازہ ظلم و ستم کا بلند ہوا اور روز بروز شعلۂ آہ
دو چند ہوا اب اسکے سوا کوئی چارہ نہین سوای خرابی کشتی کے کوئی یارہ نہین زیادہ ظلم و ستم
دیکھا نہین جاتا ہے دیکھکر صبر نہین آتا ہے بجز ملک لینے کے کون صلاح ہے بہر حال عالم کا
اسمین فلاح ہے مشاہرہ آپکا مقرر ہوگا انتظام بہتر ہوگا عہود و مواثیق سابقہ منسوخ و کالعدم
ہووے ملک کے منتظم ہم ہوئے فی الحال جو عہدنامہ جدید لکھا جاوے گا اوسمین فرق نہ آویگا
سوای اسکے جو اوٹرم صاحب ریزیڈنٹ بیان کرین آپ ہماری زبان جانئین

تقریر زبانی بادشاہ کی اوٹرم صاحب بہادر سے

بادشاہ نے جب یہ نامہ ملاحظہ فرمایا نالہ جگر سوز دل سے اوٹھایا صاحب کلان سے مخاطب
ہوئے تقریر زبانی سے راغب ہوئے کہ تمہارے قول کا کیا اعتبار ہے عہدنامہ محض بالائے
تمہاری سرکار کیا راست گو ہے اپنے عہدناموں کو پڑہو اوسمین لکھا ہے کہ جب تک آب
گنگ و جمن برقرار ہے یہ قول ہمارے عہدنامہ کا استوار ہے رشتۂ رسم و راہ کبھی نہ ٹوٹیگی
محبت سے منہ نہ موڑینگے کیا وہ دریا خشک اب ہوگئے منسوخ عہد و پیمان سب ہوگئے
جو حاکم و رئیس تم سے پہلے لڑے ہین اونکی گھر بیگاہی ہین ہندوستان مین ایک ہم ہی
خطاوار ہین آپ کے گنہگار ہین ایسی کسی نے اطاعت کی ہے تعمیل احکام و تبعیت کی ہے
قدیم سے حکام انگریزی خود پسند رہے ہمارے مراسم و راہ سے رضامند رہے جب روپیہ
طلب کیا فوراً دیا کسی بات مین سرکشی نہین کی کبھی لشکرکشی نہین کی جہاد چلے خونخوار کہاں
نہین ہوتے مردم آزار کہاں نہین ہوتے تمہاری طرف رابطہ نہین ہین چلاکہ زن نہین ہین
کشت و خون نہین ہوتے معاملات زبون نہین ہوتے صاحب ریزیڈنٹ نے دیر تک حال
سنا خاموش رہا اور یہ کہا کہ ہم تابع حکم سرکار ہین مجبور و لاچار ہین آپ کا قول سب بجا ہے
مگر حکم سرکار کب لائق التوا ہے ہمکو حکم ہے کہ اودھ کا انتظام کرو حرمت شاہی کا خیال رکھو
لا آپ مہر اپنی کر دیوین کہ ہنستے خوشی و رضامندی سے سلطنت دی ہے اس کاغذ پر مہر کیجیے

تب بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا خوب ایک تشدد و شدید یہ طرہ ہو مرے پہ تعزیر دُرّہ ہے
ہم پہ سے سلطنت لین اور رضامندی کی مہر کراین آپکو اختیار ہے کہ مہر بھی چھین کر چھاپ لین
اور یہ تنیا اس کر دکر آگے گلے پہ تیغ ستم چلیگی تو مہر نہ ہوگی یہ سنکر صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت
ہوے منور الدولہ بہادر نایب سابق سے صلاح ہوئی کہ مہر کر دینا مناسب نہین دعوی جاتا
رہیگا کچہ نہ بن آویگا وہ نواب بادشاہ کے پاس آئے مہر کا تذکرہ زبان پر لاے
بادشاہ نے کہا کہ اگر مہر کرنے مین بہبود ہے تو مہر موجود ہے جو اصیلین جو بادشاہ کی حدمین بیتھین
حاضر تہین جناب عالیہ اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ اسوقت نواب آیا ہے مہر کرنے کا فقرہ
بتایا ہے بادشاہ مہر کیے دیتے ہین خلقت کی جان لیتے ہین جناب عالیہ اور مرزا اسکندر حشمت
فورا آپہنچے اوسیوقت نواب کو قید کر لیا سزاے سخت دیا ایک شب روز نواب قید مین رہے
خوف و امید مین رہے دوسرے روز بادشاہ نے قید سے نواب کو آزاد کیا اور یہ بات
ارشاد کیا کہ ہمنے قصور نواب کے سب معاف کیے حسابات وزارت صاف کیے

شعر بیان کیسکی کسکی کرون خوبیان ✽ وزیر چنین شہریار چنان

بیان اجراے احکام شاہی بنام ناظمان و افسران فوج

اوس زمانہ مین ایک راجہ نے بادشاہ کو لکھا کہ آپ سرتاج ہین مالک تخت و تاج ہین مین دلی زمیندار
ہون خیرخواہ سرکار ہون دریا کے اس پار فرنگی کا ہجوم ہے آمد فوج کی دہوم ہے اگر بادشاہ
کا حکم ہو تو فوج کو روکین مقابلہ کرین بادشاہ نے سنا اوس عرضی پر حکم ہوا کہ وہ راجہ
کو مع افسران کے تحریر کرو کہ فی الواقع تم خوش اعتقاد ہو صاحب اتحاد ہو یہی مقتضاے خیرخواہی
ہوا الا اگر ہمکو فساد منظور ہوتا تو جنگ کا سامان ضرور ہوتا فوج ادہر آنے نہ پاتی وہین دیکہہ لی
جاتی یہی حکم ناظموں و فوجداروں کے نام بھی ہوا کہ سب سپاہ کمر کھولے گھوڑے لوٹے غرض کہ فوج
فرنگی نے گنگا اس پار آکر مقام کیا وہان سے آگے قدم بڑہایا کوسون کے گرد مین فوج چہا گئی تھی
مگر رات دن مستعد و ہوشیار تھی جب یقین آچکی سے فوج انگریزی کا عبور ہوا تمام شہر مین

غلغلہ مشہور ہوا حال آمد فوج کا بادشاہ نے سنا حکم دیا کہ سب دروازہ مکانات شاہی
کے کھول دو اور پہرے والون سے کہو کہ بندوق اور تلوارین اپنی اپنی کہدین سلاح نہ باندھین
جو توپین جلو خانہ مین لگی ہین گرادو چرخ سے ہٹا دو غرض کہ بموجب حکم شاہی
جملہ دروازہ بارگاہ سلطانی کے کشادہ ہوئے اہالیان شاہی اطاعت پر آمادہ ہوئے حال
زمانہ کا دگرگون تھا تلاطم سے ہر ایک سرنگون تھا سب دوکان شہر کی بند دوکان داران
کو صدمہ آخر بادشاہ کو لوگون نے خبر دی کہ کچھہ مقام خوف نہین ہے محض حفاظت پہرہ کو فوج آئی ہے و ہر صفائی

بیان موقوفی عملہ شاہی

جب حال سلطنت کا ابتر ہوا موقوف ہر ایک ملازم و نوکر ہوا رہس و لیے موقوف ہوئے
ہوئے شاہی اہل حاسہ مغموم ہوئے جہان وہ خوش الحانی کی آوازتھی وہان صدائے آہ و فغان
و ساز تھی جس مقام پر چیتے رباب و ستار تھے وہان دل سے نالہ مغمون اور اشکون کے
تار تھے اہل قلم کو یکبارگی خواب ہوا بیت الانشا و بخشیگری کا حساب ہوا عمال وزارت و دیوانخانہ
کے برخاست ہوئے اہالیان عدالت چپ و راست ہوئے محلات سے جو وہ لیان نکلتی تھین
اونکی صدائے نالہ آسمان پر جاتی تھی موقوف سواران کے رسالہ ہوئے برخاستگی سے پیادہ ونکے
شور و نالے ہوئے عالم مین تلاطم و تزلزل ہوا موقوفی فوج کا شور و غل ہوا ہر ایک گھر مین حشر برپا
رنج بے انتہا تھا کوئی کہتا تھا ہ لکھنؤ شہر خراب و اویلا ہ کسی کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا
کہ کیا قیامت آئی ہے کیسی بالکھنو پر چھائی ہے شہر مین گھر بار ہر آہ و مہ کا ول چور تھا جہان
دو چار بیٹھے تھے ہر ایک کی زبان پر یہ خمسہ کا مذکور تھا اشعار خمسہ شہر مین کیا اوداسی چھائی
ہے ہ سنجد ارنج ہے جدائی ہے ہ آفت ایک آسمان سے آئی ہے ہ رزق عالم کی اب
صفائی ہے ہ یا حسین آئیے دوہائی ہے ہ ایک شاعر نے مصرعہ تاریخ کا موزون کیا او
حسب حال لکھدیا مصرعہ گئی سلطنت گھر تبہ ہوگئے

تذکرات انتظام و بندوبست انگریزی ملک اودہ مین اور جانا اہلکاران

شاہی کاروبار و بری صاحب ریزیڈنٹ بہادر جو بعہدۂ چیف کمشنری مقرر ہوئے

جب فوج شاہی موقوف ہوئی بادشاہ کو بجز رنج و اندوہ کے کچھ کام نہ تھا ندیمون کو
آب و دانہ حرام تھا رونق و زینت سلطنت کا زوال ہوا اہل عالم کو رنج و ملال ہوا ارکان
شاہی سلطان عالم کو سمجھاتے تھے دن رات یہی باتین بناتے تھے کہ آپ خدا کو یاد کیجیے مگر جو
وہی بناتا ہے ناکام کامیاب ہوجاتا ہے وزرای سابق ہمیشہ حاضر آتے تھے یہی حکایات شکایات
تھے جب ایک ہفتہ اسی طرح تمام ہوا صاحب کلان کا پیام ہوا کہ اب یہان نظم و نسق ملک کا
ہوئی گا جملہ اہالیان و ارکان شاہی حاضر آوین ہر ایک کو ہم حکم سناوین بادشاہ نے نواب کو
حکم دیا کہ جملہ ملازمان و عمال شاہی صاحب کلان کی خدمت مین جاوین کیونکہ اب وہ مرجع
کار ہین اونکو ہر طرح کے انتظام درکار ہین بست و نہم جمادی الاول سنہ ۱۲۷۲ ہجری کو بحکم ہوا
رات مثل روز قیامت کی گذری صبح سے ہر ایک وزیر و اہلکاران شاہی و امرای جہان پناہی
کوٹھی صاحب کلان پر مجتمع ہوئے اور خواجہ سراؤن مین عنایت الدولہ و احسن الدولہ وغیرہ
اور رسالون کے رسالدار و پلٹنون کے افسر و صوبہ دار سب جمع ہوئے ہر ایک کو کرسیان
ملین آبرو و عزت کین غرض کہ اشتہارات جاری ہوئے تاکہ حال انتزاع سلطنت سے مطلع
خاص و عام ہوئے دخل انگریزی کا سرانجام ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر نے اہلکاران
شاہی سے یہ کہا کہ ہر ایک آپ مین سے اہل وقار ہین وحید روزگار ہین اگر آپ لوگون کو نوکری
علی قدر مراتب منظور ہو تو موجود ہے اور فکر بے سود ہے سبھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
اس سلطنت کے قدیم نمکخوار ہین خیرخواہ و تابعدار ہین آرزوی زر و مال نہین نوکری کا سوال
نہین یہ کہکر بعض رخصت ہوگئے حاضر اہل خدمت ہوگئے افسران فوج کو صاحب بہادر
تسلی دیا کہ جو تنخواہ چڑھی ہے وہ ملے گی ہر ایک کی تنخواہ بٹے گی چنانچہ اکثر لوگون نے فوج مین
نوکری منظور کیا پلٹن اختری و ناصری کو رکھ لیا آخر کار سب فوج اپنی اپنی تنخواہ لیکر رخصت
ہوئی اب کیفیت انتظام [illegible] ہو کہ مشرف الدولہ بہادر مہاراج بالکرشن نے جملہ

کاغذات حسابی ملک کے سپرد مارٹین گبنس صاحب بہادر فنانشل کمشنر لکھنؤ کے کر دیا
سب حساب ملک کا صاف کیا تھا

حال نیلام دواب شاہی

صاحب کلان بہادر نے بادشاہ کو لکھا کہ مصارف دواب کثیر ہے اسکے صرف مین زر خطیر ہے اگر حکم ہوئے تو جسقدر لایق ضرورت ہے وہ رکھ لیا جاوے باقی نیلام کیا جاوے بادشاہ نے فرمایا کہ ہمکو اب گھوڑے ہاتھیون سے کیا سروکار ہے آپ کو اختیار ہے غرض کہ بعد استفسار کے صاحب بہادر نے حکم دیا کہ کوٹھی دلارام مین جملہ دواب شاہی یعنی گھوڑے ہاتھی اور بیل و گاے و اشتر و طایران و جملہ جانوران کا نیلام کیا جاوے تھوڑے تھوڑے بقدر ضرورت رکھ لیا جاوے چنانچہ واسطے بادشاہ کے ایک سو دس گھوڑے سواری خاصہ کا اور بیس پچیس سنجر فیل کے رکھ لیے گئے باقی کوڑیون کے مول نیلام کیے

بیان تیاری سفر بادشاہ بعزم لندن بمشورہ منور الدولہ وزیر سابق

ادھر حکام انگریزی اپنے انتظام مین تھے ادھر بادشاہ سفر کی فکر و سرانجام مین اسباب و مال کروڑہا روپیہ کا جو کوٹھون مین تھا کچھ لٹ گیا کچھ اوٹھ گیا جہان جسنے پایا اپنا مال بنایا کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کون لے گیا مضمون اس شعر باسعت انگیز کے مستحضر
بہت عہد اقبال مین زر لٹا ٭ مگر جب زوال آگیا گھر لٹا ٭ تماشائیون کو حیرت تھی جائے عبرت تھی کہ دس بیس روز مین کیا انقلاب ہوگیا گھر بنا بنایا خراب ہوگیا نہ وہ کارخانہ رہا نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ دھوم دھام نہ وہ زینت نہ نام قصر شاہی سنسان باغ و چمن ویران ہر ایک ملازم تخفیف آمدنی خفیف سو کی جگہ دس ہوئے وہ بھی ملول از بس ہوئے عشق منزل مین وہ لطف کہان رہی منزل محض ویران الا کچھ کچھ آثار دربار بادشاہ تھے ارکان دولت حاضر شام و پگاہ تھے منور الدولہ و امین الدولہ وزیران سابق کو انتزاع سلطنت کا نہایت رنج و ملال تھا ملک جانے کا صدمہ کمال تھا غرض کہ بادشاہ نے ایک روز

منور الدولہ سے جو کہ نہایت عقیل و فہیم لئیق ندیم تھے مشورہ کیا کہ ہم فی الحال مقتول تیغ بیداد ہین مبتلای آہ و فریاد ہین اہل زمانہ ہمارے سبب سے سر و دست پامال ہین ان لوگون کے برے حال ہین کہان تک یہ کیفیت دیکھینگے کیونکہ بسر کرینگے ریاست گئی تو مزہ کیا رہا ہر ایک بات کا لطف جاتا رہا زندگی خوب نہین لطف زمانہ مرغوب نہین اب بہتر ہے کہ سفر کرین جسطورہ ہو بسر کرین خدا نے اگر لندن کو پہونچا دیا اور دربار شاہ لندن دکھلا دیا تو ملکہ معظمہ سے کہینگے کہ یہ آپ کا لبادہ و تاج عطیہ موجود ہے عہد و پیمان کی شوق اسکو لیجئے اس بار سے سبکدوش کیجیے اگر پروردگار عالم نے رحم فرمایا تو ہمنے پھر تاج پایا جانب وطن بامراد واپس آوینگے ورنہ زیارات کو چلے جاوینگے منور الدولہ بہادر نے یہ بات سنکر رای بادشاہ پر ہزار آفرین کی اور داد تحسین کی دی اور کہا کہ یہ بات نہایت پسندیدہ ہے اور یہ الہام برگزیدہ ہے کیونکہ گھر آنے کا سب پاس کرتے ہین دشمن دوست ہو جاتی ہین یہ فدوی بھی حاضر سفر مین نہین قاصر ہے حدیث مین آیا ہے کہ السفر وسیلۃ الظفر جب منور الدولہ چلے گئے کسی قدیم خیر خواہ نے کہا کہ حضور جو سفر کرتے ہین اپنے اوپر صعوبات سفر لیتے ہین یہ ایام گرما و باد سموم حال مزاج والا کا معلوم کبھی سفر کیا نہین قدم راہ مین دیا نہین اگر یکایک سفر کیجیگا نصیب دشمنان ضرر اوٹھائیگا زیادہ ملالت نہوئے پریشان طبیعت نہ ہووی سوای اسکے امید سقیم ہی جای خوف و بیم ہے اس معاملہ مین بخوبی غور کرکے سفر کیجیے آیندہ جو رای ہو وہ حکم دیجیے اوسوقت مصاحب الدولہ سے بادشاہ نے حکم دیا کہ مجتہد العصر کے پاس جاؤ حال عزیمت سفر کا اونکو سناؤ واسطے امر و نہی کے استخارہ کرین امر حق سے استشارہ کرین قرآن سے کیا اجازت ہوتی ہے جانب اللہ سے کیا رخصت ہوتی ہے فی الفور مصاحب الدولہ پہونچے سلام کیا اس حال کا پیام دیا مجتہد العصر نے فوراً مصلا بچھا کر نماز ادا کی اور بعجز و نیاز دعا کی کہ ای رب ودود خالق معبود و اے رازنہان پیدا کنندۂ زمین و آسمان تجھکو حال ہو بہو ظاہر ہے بیان سے قاصر ہے صعوبت عظیم ہر حال کو ظاہر ہے وہ ظاہر ہے قصد سفر ہے اسمین امید و خطر ہے یہ کہکر بعد نعت رسول مقبول

قرآن مجید کو بوسہ دیا اوراق مصحف کو وا کیا چنانچہ اول ہی آیۃ کریمہ حسب حال موافق فال نکلی آیت قل سیروا فی الارض یعنی کہدے کہ سیر زمین کی کرے یہ فال جو کلام الہی سے دیکھی دل کو تسکین ہوئی مصاحب الدولہ نے بادشاہ سے سب ماجرا بیان کیا بہت کچھ تشفی دیا اور کہا کہ سفر مبارک شہریار ہے مالک پروردگار ہے چنانچہ اوسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا اسباب ہمراہی کا جمع ہونے لگا حضرت عباس کی درگاہ میں تاج شاہی کو بھیجدیا اور منت کیا کہ تاج اور علم اب علم بردار جب دینگے تو اونہیں کی عنایت سے لینگے عزم سفر مصمم ہوا عجب طرح کا رنج والم ہوا لوگوں کو مفارقت حضرت کی دشوار تھی یہ مصیبت گران بار تھی صدہا صندوق و پوشاک و ظروف نقرئی مطبخ کے روانہ ہوئے حبشیوں کے ہمراہ سب کارخانے ہوئے وہ تین سو خانہ ہمنکوار قدیم ہمراہ ہوئے ساتھ خانہ زاد و نیک خواہ ہوئے عزم سفر نے بخوبی ظہور کیا اول قصد کانپور کیا محضر رضامندی بادشاہ کا تیار ہوا ہزارہا مہر و دستخط سے استوار ہوا سبھوں نے یک قلم تحریر کیا کہ ہم اس بادشاہ سے راضی و شاکر ہیں اطاعت و انقیاد شاہی میں حاضر ہیں

حال برٹ صاحب انگریز

جس زمانہ میں بادشاہ ولیعہد روزگار تھے صاحب افتخار تھے ایک انگریز موسوم برٹ اکثر آتا جاتا خدمت میں باریاب ہوتا تھا جب سے بادشاہ تخت نشین ہوئے برٹ انگریز واسطے سفر کے روانہ ہوا تھا جب اوس نے حالات انقلاب سلطنت لکھنؤ کے سنے فوراً لکھنؤ میں آیا بادشاہ کو آداب بجالایا بخلوص اعتقاد خفیہ یہ عرض کیا کہ یہ بندہ قدیم حاضر ہے خدمت سے نہیں قاصر ہے سفر بھی کرو تو ہمراہ ہوں دل سے بندۂ بادشاہ ہوں بعد عہد و پیمان رخصت ہو کر پہلے کانپور آیا برید لصاحب بھی ایک انگریز نمکخوار شاہی نیکنام تھا کانپور میں اوسکا قیام تھا اس عرصہ میں وہ بھی حاضر دربار ہوا بادشاہ نے اوسکو ستر ہزار روپیہ واسطے انتظام ڈاک سفر کے دیا اور پیشتر اوسکو روانہ کیا

حال روانگی بادشاہ جانب کانپور

حسام الدولہ بادشاہ کے عزیز ذی وقار تھے نہایت منتظم و ہوشیار تھے اوسکو بادشاہ نے

اپنے گھر کا مختار کیا سب کاموں میں اختیار دیا تاکہ لکھنؤ کا کام کریں باقی ماندہ کا
انصرام کریں تاریخ پانچویں ماہ رجب ۱۲۷۲ ہجری روز شنبہ تھا کہ بادشاہ نے وقت شام
بگھی طلب کی جانے کی خبر ہوئی سب لوگ گھبرائے دل میں ہول آئے حکم دیا کہ کوئی محل
یہاں آنے نہ پاوے بلکہ اشرفی امام ضامن کی یہاں کوئی نہ لاوے اسواسطے کہ وقت رخصت
گریہ و زاری ہوگی شورش مفارقت طاری ہوگی فقط جناب عالیہ ملکہ کشور صاحبہ والدۂ بادشاہ
و مرزا سکندر حشمت برادر و مرزا ولیعہد و جرنیل صاحب بہادر صاحبزادگان شاہی ہمراہ
تھیں اور محلات میں خاص محل و معشوق محل ساتھ رہیں اور کسی محل کی ضرورت نہیں منظور
کثرت نہیں جب سواریاں ڈیوڑھی پر آئیں ہر سمت سے شور و بکا ہوا سامان حشر
برپا ہوا مکانات ماتم سرا ہوئے محلات قصر البکا ہوئے قریب ایک پہر کے رات آئی بادشاہ
محل سے برآمد ہوئے ہوادار پر سوار ہوئے ہمراہی میں چند مصاحب عالی وقار ہوئے
وقت روانگی دعای خیر ہر عزیز و غریب کی تھی ہر جانب سے آواز نصر من اللہ و فتح قریب کی
تھی دروازہ قیصر باغ تک سب اہل حرم آئے نالہ جانسوز بر لائے کسی نے زیارت و
بلکہ دعای ناد علی پڑھا کسی نے امام معلم ایضاً کا نعرہ پھر کسی نے کہا کہ ہمکو بھی ساتھ
لے چلو یہاں مجبور نہ چھوڑ دو بادشاہ نے جواب دیا کہ سفر دراز ہے زمانہ ناساز ہے
سبکو تسلی دی ہر ایک سے یہ بات کہی کہ اگر خدا رحم کرتا ہے تو یہ غم مبدل بخوشی ہوگا اور یہ رنج
باعث خورمی ہوگا غرض کہ سب عورتوں نے سر آداب تسلیم خم کیا طوعاً و کرہاً رخصت پائی بادشاہ
بگھی پر سوار ہوئے سفر سے دوچار ہوئے پرندوں نے باگ گھوڑیوں کی لی بگھی بانیر
اس بگھی کے پیچھے اور بگھیاں تھیں ہمراہ نہ تھا توپ سے صدا اوس وقت جلوس میں
نہ ماہی مراتب تھا نہ باجا نہ کوئی کارخانہ تھا اوس حالت کی کیفیت کیا بیان
کی جاوے کہ قلم تحریر سے اشکبار ہوتا ہے اور صفحہ کاغذ سیلاب اشک سے خونبار
ہوتا ہے زمانہ میں کہرام مچتا تھا ہر ایک شخص [illegible] تھا [illegible] کا تحمل [illegible] آیا [illegible]

داخل ہونا بادشاہ کا اول منزل کانپور مین

اول روز بادشاہ نے کوچ کر کے کانپور مین مقام کیا برنڈن صاحب کی بنگلہ مین قیام
کیا نواب علی نقی خان نے ساتھ چھوڑا سفر سے مونہہ موڑا مگر منورالدولہ شیر ہمراہ رکاب
بادشاہ رہے ہر طرح کے ہوا خواہ رہے وہ بنگلہ برنڈن کا نہایت تنگ قفس سے
زیادہ ہوا اول بادشاہ کا وحشت پیرایا وہ ہوا اگرچہ اور بھی خیام شاہی نصب تھے
مگر لطف و آرام کب تھے لکھنؤ والونکا کانپور مین ہجوم عام ہوا حاضر خاص و عام ہوا احسام الدولہ
بادشاہ نے لکھا کہ خزانہ و اسباب جلد روانہ کرو دیر و توقف روا نکرو چنانچہ یہان سے
بہت صندوق پراز جواہرات گران بہا اور خزانہ نقد بے انتہا بھیجے گئے اور ہر طرح سے
اسباب مطلوبہ روانہ ہوئے جب خزانہ و اسباب آگیا پہلی تاریخ ماہ شعبان ۷۳ ہجری
شام کو کانپور سے کوچ کیا الہ آباد کا راستہ لیا ان ایام مین عجیب شدت گرمی آفتاب
سے تمازت تھی دہوپ مین سخت حرارت تھی غرضکہ بوقت صبح مع ہمراہیان الہ آباد
داخل ہوئے گرمی سے سخت آلام حاصل ہوئے کرایہ کے مکانات مین قیام کیا
فی الجملہ آرام کیا راجہ بنارس نے حال آمد بادشاہ کا سنکر منورالدولہ کو لکھا کہ میری عرضی
حضور بادشاہ کے پہونچتی ہے آپ آئیے اور بادشاہ کو میرے گھر لائیے منورالدولہ نے
یہ حال بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے جواب منظوری کا دیا ایک ہفتہ الہ آباد مین
مقیم رہے ہمراہ سب ندیم رہے وہ مکان بکرایہ پانسو روپیہ کے ٹھہرا تھا مگر صاحب
مکان نے موقع عیاری پاکر ہزار روپیہ کا دعوے کیا آخر کو وہی لیا الہ آباد سے شہر بنارس
مین پہونچے اہل شہر منتظر آمد آمد بادشاہ تھے گرد سواری آہالیان شہر ہمراہ تھے مگر
بادشاہ کی بگھی بند تھی اسلیئے سب کو حسرت دید چند در چند تھی راجہ ایشری نراین سنگہ رئیس
بنارس کو کمال انتظار تھا وہ بھی واسطے استقبال کے سوار ہوئے اثناے راہ مین دو چار
ہوئے بادشاہ کو اپنے گھر لائے رسم مہمانی حسب قاعدہ بجا لائے اول تحایف نذر

زر و مال تصدق کیا مکانات و کوٹھی راجہ صاحب کی خوب آراستہ ہر ایک سامان سے تکلف
و پیراستہ مگر بادشاہ نے کسی سے ملاقات نہین کیا وعدہ واپسی کا دیا پندرہ روز بنارس مین
قیام کیا وادو دہش مین تمام کیا وہان سے بھی سولہوین روز بسم اللہ مجریہا و مرسہا پڑھکر
جہاز دودخانی پر سوار ہوئے اور جرنیل صاحب بہادر و جناب عالیہ اور بادشاہ براہ خشکی
سفر سے دوچار ہوئے بمضمون الفراق یمیتی و نیک سے ملال تھا مفارقت کا صدمہ کمال تھا
مگر مجبوری تھی بباعث لاچاری یہ دوری تھی غرض کہ جہاز دودخانی روان ہوا گذر اوس کشتی پر
ناگہان ہوا وہ موجون کا تلاطم اور شور آب وہ ہوا کی تیزی اور گردش گرداب
کسی مقام پر پانی مین حد ہا ٹھہر گئے بیٹھ گئے ٹاپون مین آبادی کی چند گھر کو سون و منزلون
عالم آب نہ شکل آرام نہ صورت خواب غرضکہ اس تکلیف سے یکایک دوران سر ہوا سخت
مصائب سفر ہوا حرارت کی تقلیل نہ ہوتی تھی غذا تحلیل نہ ہوتی تھی اونیس روز یہی حال رہا
مزاج کو نہایت اضمحلال رہا بعدہ جہاز کنارہ کلکتہ کے پہونچا وہان سے عبور کرکے اول مقام
موچی کھولہ کے باغ مین فروکش ہوئے وہ باغ راحت افزا و دلکشا خدا نے دکھایا گویا
جان مین جان آیا اور ادہر براہ خشکی سے بعد طے مراحل و قطع منازل مصائب سفر اوٹھا کے
جرنیل صاحب بہادر و بادشاہ بھی کلکتہ مین داخل ہوئے سب ایک ہی مقام پر یکجا شامل ہوگئے

بیان سوار ہونا جناب عالیہ و جرنیل صاحب بہادر و مرزا ولیعہد بہادر کا جہاز پر بعزم سفر لندن کے اور قیام کرنا بادشاہ کا کلکتہ مین

کلکتہ مین سب یکجا ہوکر باہم صلاح ہوئی کہ صعوبت سفر سے بادشاہ کا مزاج
اصلاح پر نہین ہے کسی صورت فلاح پر نہین ہے نہایت ناتوانی ہے حالت
پریشانی ہے اگر اس سے زیادہ سفر ہوئیگا تو بے شک ضرر ہوی گا بہتر ہے
کہ جناب عالیہ و جرنیل صاحب مرزا ولیعہد بہادر لندن کو جاوین بادشاہ کلکتہ مین
ٹھہر جاوین چنانچہ یہی صلاح قرار پائی ہر طرح سے راست آئی غرض کہ مسافران

مع سامان سفر صدہا صندوق پراز مال و جواہر و دیگر تحایف بے بہا لیکر روانہ ہوئی
ہمراہی مین چند خویش و بیگانہ ہوئے ہنگام روانگی بادشاہ نے کمال یاس سے فہمایش
کیا کہ راعی حاکم کی دیکھنا زیادہ نہ اولجھنا اور اگر جرنیل صاحب کو ملکہ معظمہ تاج دین ہم
راضی ہین اور اگر ولیعہد پر مہربان ہین تو وہ لخت جگر اور دل و جان ہین اب ہم عیش دنیا
کی خوب اوٹھا چکے مزے سلطنت کے اوڑا چکے سلطنت کی ہوس نہین ہمین کچھ پیش و
پس نہین جرنیل صاحب نے جواب دیا کہ بادشاہ ہمیشہ سلامت رہین مدام سلطنت
کرین آپ کو مین بجائے والد بزرگوار کے جانتا ہون پشت پناہ سمجھتا ہون یہ سنکر
بادشاہ نے کلیجہ سے دونو کو لپٹا لیا اور خدا کی حفظ مین دیا غرضکہ وقت الوداع بنالہ و
آہ جدا ہوئے سپہر و بنجد اہوئے سب ملازمان و ہمراہیان ایک سو نسات کو نیتھے
وہی رفیق و ہم نفس تھے جب یہ مسافران لندن جہاز پر سوار ہوئے عالم آب سے دو چار
ہوئے کیفیت روانگی جہاز قابل تحریر نہین وہ تکلیفات و صعوبت لایق تقریر نہین یعنی وہ
امواج کا تلاطم و گرداب جہان تک حد نظر پہونچے عالم آب آب کوئی مونس نہ انیس
نہ کوئی ہمدم و جلیس شکر خدا مین انکھین بند ہمراہی مین معدودے چند کو سوئی ذہلین
نہ زمین پانی تھا یا سپہر برین شب و روز کلفت سفر اوٹھاتے رنج سفر دیکھتے نہ لطف
آب و طعام خواب و خور حرام قضارا ایک مقام پر جہاز کا لنگر ہوا کچھہ اسباب کشتی سے
باہر ہوا چند صندوق جواہر غرق آب ہوئے تفویض گرداب ہوئے بہت جواہر بیش بہا
پانی مین جا بسا بہا جو کچھہ بچا وہ باقی رہا جناب عالیہ کو اسکی اطلاع ہوئی جواب دیا
کہ جو کچھہ ہوا وہ ہوا مال کا کیا غم ہے حفظ جان مقدم ہے چنانچہ وہان سے بھی
لنگر جہاز کا کھلا اور آگے چلا ہمہ وقت صدمہ طوفان خوف ابر و باران کا رہا کسی جگہ
ہیبت گھڑیال و نہنگ کبھی صعوبت ماہی و سنگ الغرض بعد طے مراحل و مصائب
منازل حدود ملک لندن مین پہونچے کنارہ شہر [illegible] مین [illegible]

پہونچنا جہاز کا شہر ٹمٹم ملک لندن مین تحریر جلیس الدولہ سے جو ہمراہ تھے

تحریر جلیس الدولہ سے جو ہمراہ جناب عالیہ تھے معلوم ہوا کہ دفعتاً شہر ٹمٹم مین یہ خبر پہونچی
کہ پسر شاہ اودہ آیا ہے استغاثہ اپنا لایا ہے یہ سنتے ہی کل مردوزن قریب گذر
غریب الوطنان پہونچے اور ایک ناظم و کوتوال اس ملک کا فوراً حاضر آیا ہر ایک سم آداب
بجالایا زمین سڑک کو بکمال صفائی سے نور آگین کیا لب آب تک فرش قالین کیا جہاز سے
با صد کروفر او تر کر فٹنیں جواہر نگار پر جو ہمراہ تھی مادر بادشاہ سوار ہوئین اور جرنیل صاحب
و مرزا ولیعہد اپنے اپنے ہوادارون پر رونق افروز ہوکر شہر کو روانہ ہوسے برنڈن صاحب
و بیرٹ صاحب جو ہمراہ تھے راہون سے اوس ملک کے بخوبی آگاہ تھے شہر مین لے گئے
تمام صفا رو کیا رشہر کے جمع ہوئے اسی ہزار آدمی تماشائی مجتمع ہوئے ایک مکان
وسیع مین باجاہ و حشم سواری پہونچکر قیام ہوا ہر طرح سے آرام ہوا برٹ صاحب بالائی
بام آیا اہالیان شہر کو باواز بلند سنایا کہ اے ساکنان شہر ٹمٹم یہ وہ شہزادی عصمت مآب
ہے کہ جسکو خورشید سے حجاب تھا آسمان اسکے خیام کا قباب تھا ان کی غلامون نے کبھی یہ صعوبت
والام نہین دیکھا کوچ و مقام نہین سنا انکا وہ جاہ و احتشام تھا کہ فغفور چین انکا غلام تھا کبھی
قدم گھر سے نہین نکلے آسمان نے کوئی حوادث نہین ڈالے اب اسقدر مسافت طے کر کے
واسطے حصول مدعا سے دلی کے آئے ہین کیا کیا صدمہ سفر کے اوٹھائے ہین پس یہ لوگ خواہان
اسکی ہین کہ بامراد ہون اور اپنے مطلب دلی سے دل شاد ہون برٹ صاحب نے سب سے
پیام بادر بادشاہ کا کہا کہ تم لوگ ہمارے شریک حال ہو مین سب بے قیل و قال ہو سبھون نے
یہ درخواست قبول کی کہ ہم بہرحال شریک ہین ہمراہ دور و نزدیک ہین جب اوس مکان مین
رات بسر ہوئی آخر کو سحر ہوئی عرصہ سے جو دریا مین مقام رہا مکان ہوسے تھے یکایک
مکان پایا گویا جان پایا صبح کو جملہ فرنگیان معزز ٹوپی اوتاری حاضر آئے اون مین سے
اونتیس انگریز اور چار میم تھے ولیعہد بہادر و جیونیل صاحب کو دیکھکر نہایت خرسند ہوئے

سب رضامند ہوئے حسن خداداد پر سب لوگ خوش ہوئے ہر چند ضبط کیا پر غش ہو گئے
کوئی پوشاک دیکھتا تھا کوئی جواہر تاکتا تھا بدن پر لباس مرصع گران بہا یہ پوشاک جواہر نگار
دونو حسین و صاحب جمال ایک ماہ کامل دوسرا بدر ہلال ہر ایک کا جمال قابل دید ضیائے
حسن و پوشاک ہر ایک کی مزید اوسی وقت مصور آئے تصویرین کھینچین صورتین نہین اور
زنانہ مین جو جناب عالیہ تھین مسند زرنگار پر تجلی افزا تھین پوشاک گرانمایہ زیب تن مغرق
جواہر سے سارا بدن زنان نصاری اندر پردہ کے آئین لب فرش آداب بجا لائین قرینہ سے
سلام کیا بڑے لندن کی میم نے جو متوسط تھے جواب دیا باہم تقریر و گفتگو رہی معانقت روبرو
رہی بعد برخاست کے جناب عالیہ نے ہار گوٹے کے مرصع و زرنگار تقسیم کئے بہت سے
تحایف ہندوستانی ہر ایک میم کو دئے

داخل ہونا مسافران کا تختگاہ شہنشاہ لندن مین

چندے شہر [illegible] مین ان مسافران کا قیام رہا ہر جانب سے لطف و آرام رہا پھر وہان سے
بسواری ریل سوار ہوئے ایک پہر مین چالیس خواہ بیالیس کوس زمین طے کر کے شہر لندن
سے دو چار ہوئے قریب تختگاہ کے ایک مکان لیا سبھون نے وہین قیام کیا

بیان شہر لندن

عجیب قسم کا شہر و مکانات صاف مکان رنگین شفاف دوکانین سوداگرون کی کثیر مال و متاع
و تحائف بے نظیر ایک چیز یعنی روشنی گیاس کی سب سے زیادہ پسند آئی کہ روشنی شمع
و گیلاس کی محض بے سود وقت ضرورت ہر جگہ پر روشنی خود بخود موجود زن و مرد و
بچون سے دو چند عورتین زیادہ مرد کم زمین سیراب ہر جگہ پانی ہر چیز و جنس کی گرانی غرض کہ
اوس مکان مین قیام ہوا مرجع رجوعات خاص و عام ہوا رئیسان لندن حاضر و کامیاب
ہوئے جو لوگ ذی عزت تھے وہ باریاب ہوئے وزرا و اعزا ملکہ معظمہ سب آئے علی قدر
مراسم معمولی بجا لائے تمام اہل شہر انتزاع سلطنت سے ملول و غمگین ہوئے مگر یہ تسلی

باعث تسکین ہوئی کہ محکمہ پارلیمنٹ جو عدالت شاہی اوسی نیچو بی انصاف ہوئے گا یہ مقدمہ
بہین اچھی طرح صاف ہوگیا اتفاقاً اوس کچہری مین تعطیل تھی اور طلبگاران بہ طلب
تعمیل تھی سوای ضابطہ اوس کچہری کا اس طور پر مرعی تھا کہ سال بین دو مرتبہ اجلاس
ہوتا تھا خوبی تقدیر سے اوس سال مین فقط اجلاس ایکبار ہوا بلکہ اوسمین بھی بند بل
بعض اہلکار ہوا الغرض کہ کچھ ایسی آسمان بے مہر نے گردش دکھلائی کہ بسبب سیر و شکار
شاہ انگلستان سے نوبت ملاقات کی نہ آئی یہان تک تو حال انکا اسطور پر با قابل غور رہا

مختصر حالات بادشاہ بمقام کلکتہ

سفر کلکتہ مین بادشاہ کو اول محرم پیش آیا عجیب طرح رنج و الم دل پیش آیا
اول تو انتزاع سلطنت کا کیا غم کم تھا اوس پر عزای محرم پیہم تھا سادات و مومنین
ہمراہ تھے دو ہزار آدمی خواہ تھے محرم سے جب بادشاہ کو فرصت ہوئی پریشانی سفر سے
ملول طبیعت ہوئی سوائی اسکے بسبب ناموافقت آب و ہوای کلکتہ سے ہر ایک شخص
بیمار رہا تا حالت زار رہا آخر کو بقول شخصیکہ جیسے پڑے ویسے کرے سنگ آمد سخت آمد
سے بسر ہونی لگی بہر کیف گذر ہونے لگی ایک روز بادشاہ نے جملہ ندیمان و امراکو فراہم کرکے
کہا کہ پہلے قصد سفر لندن کا مصمم تھا عزم بالجزم تھا مگر بسبب خیال عارضہ کے تسمہ رہ کر
جانے والے گئے یہان ہم سب ہے اب مناسب ہے کہ سفر لندن کا کرین یا لکھنو کا رستہ
لین سبھون نے بالاتفاق جواب دیا کہ قصد سفر لندن مناسب حال ہے مگر علالت
مزاج کا سخت خیال ہے سفر تری مین مرض ایزاد ہو پیوست دماغ سے فساد ہو علاوہ
برین عزم وطن بیکار ہے باعث محرومی افتخار ہے بہر حال تن بتقدیر یہین مناسب ہے
ہوا امید غالب ہے غرض کہ یہی مشورہ نے استحکام پایا کلکتہ کا قیام مناسب ٹھہرایا
گورنر جنرل سے درخواست کی کہ وزیر ہمارا لکھنو مین ہے صاحب چیف کمشنر بہادر
مانع اوسکی نقل و حرکت کے ہین خواستگار اجازت کے ہین اسقدر استدعا ہے کہ وزیر

یہان چلا آوے کوئی مانع ہونے نپاوے چنانچہ بعد حکم کے علی نقی خان حسب الطلب بادشاہ
کلکتہ مین آئے اس بات پر منورالدولہ بہادر فورا آچلے گئے کہ یہ امر اونکو ناگوار ہوا اور اپنا قیام
کرنا دشوار ہوا اور جو محلات معلے بادشاہی کہ لکھنو مین مقیم ہے شب و روز مبتلای خوف و بیم
رہی اونکے خطوط بادشاہ کے پاس ہر روز آتی تھے اور یہان سے جوابات اونکے روانہ ہوتے تھے

تحریر جواب بلوبک از جانب بادشاہ بحوالہ عہدنامجات مع نقول صحبت نامجات انگریزی و نظائر انتظام ملک اودہ و جوابات رپورٹ کرنل سلیمن صاحب بہادر و اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ بخدمت جناب ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ واسطے عدالت پسندی و انصاف گستری واپس کرنے ملک کو بتوضیح عام

جب مرزا ولیعہد بہادر و مرزا سکندر حشمت بہادر مقیم شہر لندن ہوئے اور بادشاہ بھی کلکتہ مین
جلوہ افگن ہو گئے اس عرصہ مین اودہ بلوبک ایک کتاب انگریزی جو بہ نسبت وجوہ انتزاع سلطنت
اودہ کے بموجب رپورٹ ہای رزیڈنٹ لکھنو ہوا و بہ حالات بے انتظامی ملک کے مرتب ہوئی تھی
چھپ کر ہندوستان مین آئی اور ترجمہ اوسکا ہو کر بادشاہ کے نظر سے گذرا ماجرای مفصل معلوم ہوا
چنانچہ بادشاہ نے بجواب اوسکے جواب بلوبک مفصل و مشرح بطور تردید کے حوالہ عہدنامجات
و نقول صحبت نامجات انگریزی سے لکھوا کر واسطے عدالت پسندی و انصاف گستری حضرت
ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان و صاحبان عالیشان پارلیمنٹ کے روانہ فرمایا کہ دیباچہ
اوسکا اس موقع پر مناسب نظر آیا بادشاہ تحریر کرتے ہین کہ بعض لوگون نے ناحق بربادی
اور تباہی ہمارے ملک کی مشہور کر کے موست نوبل مارکوئیس ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل
ہند اور صاحبان کورٹ و ایرکٹرن تک شکایت پہونچای ہے کہ اوسپر نوبت انتزاع سلطنت کی
آئی ہے لیکن ہمکو امید قوی ہے کہ بعد دریافت حقیقت راست براستی کی ہم اپنے حق کو پہونچینگے
اور بدستور ملک پر قابض ہونگے اس بحث مین دو امر ہین اول یہ کہ متواتر صلحنامہ بہت
مدلل اور مصرح درمیان مورثون ہمارے اور سرکار کمپنی انگریز بہادر کے موثق و مضبوط ہین

کہ اقرار و تخمین قسم مذہب طرفین سے مستحکم و مربوط ہین چنانچہ لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل
اپنی منٹ مورخہ شمار ہوین ماہ جون سنہ ۱۸۵۵ع کی دفعہ ترپن بین لکھتی ہین کہ عہدنامہ مرقومہ سنہ ۱۸۰۱ع
قطعاً اور قاطعیۃ مانع ہے درباب تقرر ایسے افسرون کے واسطے کسی طریق پر جاری کرنے نظام اودھ
کی ایسا کوئی عہدنامہ کہین بغیر مرقوم ہوا کہ جسکے اصل معنی اور ارادہ دلی بہ نسبت اوسکے بھلی
اب تجویز ہے شبہہ سے زیادہ صاف ہوا اور تاویلات سے معرا ہو بہت تعجب ہے کہ باوجود
اقرار صاف استواری عہدنامہ کے پھر اہالی سرکار کمپنی واسطے توڑنے اوس عہد و پیمان کے
کوشش کرین اور ایسی بات دل پر و ہرین اگر کوئی سردار واسطے نقض عہود و پیمان کے جو اوسنے
دوسرے کے ساتھہ کیا ہو ارادہ کرے تو شخص مظلوم پر داد طلبی واجب ہے اور اپنی فریاد
کو حاکم اعلی کے سامنے پیش کرنا مناسب ہے چنانچہ بہ نسبت علاج ظلم رسیدہ مسٹر بیکاک صاحب
اپنی ہیوٹ مورخہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۵۵ع مین خلاصہ مضمون رسالہ مسٹر وانیل صاحب بہادر
مورخ کا یون لکھتے ہین کہ اگر اوسکو قائم رکھتے ہین اوس قول و قرار کے فائدہ ہو تو اوسکو حق
ہی کہ کسی محکمہ عدالت اعلی مین واسطے بجا آوری قول و قرار و حاصل کرنے عوض نقصان
بہ سبب نقض عہد اوس عہدنامی کے رجوع کرے عہدنامے مشتمل ہوتے ہین ساتھہ
اقرارات کامل ورود جانبین کے اور مبنی ہوتے ہین اوپر استرضای طرفین کی اگر اہل
اقرار مین سے ایک اپنے قول کا پابند نہ ہووی تو دوسرا اوسکو واسطے پورا کرنے کے
مجبور کرے اور اوسکی تعمیل ضرور کرے کیونکہ ایک قرار کامل سے اوسکو استحقاق
حاصل ہوتا ہی اور اختیار کامل ہوتا ہے بالفعل اور اور تدبیر ہماری یہی ہے اور انصاف طلبی
ہو کہ حضرت ملکۂ معظمہ بمقتضای انصاف اہالی کورٹ ڈائرکٹرین کو توڑنے عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع
سے باز رکھین اور ملک ہمارا بدستور ہمارے قبضہ مین کر دین کروڑہا آدمی ہندوستان اور
دیگر ملکون کے عہد پروری برٹش گورنمنٹ پر امید باندہی بیٹھے ہین اور ہر طرح سے متوقع
ہین در صورت عہد شکنی سب کو امید باقی نہ رہی گی اور یہ بات بہت نامناسب ہوگی

دفعہ اول شکر خدا کہ ہنگام ظہور صبح دوستی کے درمیان ہمارے بڑے جد
نواب شجاع الدولہ بہادر اور سرکار کمپنی بہادر کے بجا لانا فایدہ اول کا جیسا کہ چاہیے
ہماری سرکار باوقار کی طرف سے ہوا ہے نواب موصوف نے وقت ہوجانی عہد و پیمان
کبھی باظہار و اخفا ارادہ پرخاش کا ساتھ سرکار کمپنی انگریز بہادر کے نہین کیا اور نہ
ساتھ مخالفین اوس سرکار کی تن واسطے موافقت کے دیا حتی کہ راہ و رسم خط و کتابت
ظاہری بھی بند کر دی اور بموجب صلاح اہالی کمپنی انگریز بہادر کے فوج زاید موقوف ہوئی
اور اوپر قلت فوج کے اکتفا کیا اور دم آخر تک دوستی و اتحاد پر قدم دیا
دفعہ دوم نواب آصف الدولہ بہادر نے وقت جلوس سے اوپر مسند ریاست موروثی
کے وہی طریقہ مسلوک رکھا اور جو کچھ مرضی اہالی سرکار کمپنی کی ہوئی اوسکو قبول کیا
باقرار حفاظت اپنی ملک کے سب محالات متعلقہ راجہ چیت سنگہ کو یعنی بنارس اور جونپور اور
متعلقات اوسکے کہ ایک ملک وسیع و فصیح ہے مع مال و سایر کے حوالے کمپنی کے کر دیا
اور مرتے دم تک جادۂ اتفاق سے روگردانی نہین کیا
دفعہ سوم نواب سعادت علیخان بہادر نے عہود و مواثیق قدیم کو بحال رکھکر واسطے
زیادہ نفع رسانی سرکار کمپنی کے کوشش کی یعنی واسطے تنخواہ مردم فوج کے کہ بضرورت حفاظت
ہمارے ملک کے سرکار سے اور اوسکے اضلاع متصلہ کے ملازم سرکار کمپنی کے تھے
اور چھپن لاکھ ستتر ہزار چھ سو اٹھہ روپیہ سرکار کمپنی کو دیئے جاتی تھی نواب سعادت علیخان بہادر
پہلے اونیس لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ اوسپر ازدیاد کیے بعدہ واسطے خاطر
جمعی و آسانی وصول زر مذکور کی اضلاع جمعی ایک کروڑ پینتیس لاکھ بیس ہزار چار سو جو ہتر روپیہ
آٹھہ آنہ کی مع تنخواہون اور لوگون اور مصارف تحصیل و حسابات بدخل و تصرف کامل سرکار کمپنی
بہادر کے چھوڑا اور مراسم اتحاد و یکجہتی سے منہ نہ موڑا اور وجہ اصلی اسقدر ازدیاد کی
تنخواہ سابق سے یہ تھی کہ اوس وقت ورای بعضے علاقجات قلیل محاصل کے اور سب اضلاع

دکن اور پورب ہندوستان قبضہ اختیارات سابق حاکمون وہان سے تھے اور خرچ سرکار
کمپنی کا آمدنی سے زاید ہوتا تھا اور ہمیشہ بیچ ادا ہونے تنخواہ سپاہ کے بڑا بار ذمہ سرکار کے
پڑتا تھا نواب سعادت علیخان بہادر نے بپاس اتحاد کے مال و ملک طرفین کو جدا نہ جان کر
اوس ملک کو تفویض کیا اور بالعوض اس امداد کے اوسی فوج سے کہ در حقیقت نوکر اور تنخواہ یافتہ
اس سرکار کی تھی فایدہ اپنا اسقدر لیا کہ وقت ضرورت کے واسطے دفع تنبیہ و تادیب کسی
بد اوب کے دشمنان درونی سے یہ جمعیت حاضر رہی اور تعمیل حکم کی کی یہ سب مراتب مضمون
عہدنامہ ۱۷۹۵ع کے فقرہ دوسرے اور فقرات عہدنامہ ۱۸۰۱ع سے ثابت ہے اور دوسرا
فقرہ ۱۷۹۸ع کا یہ ہے کہ از روی قول عہدنامون کے کہ درمیان دونو سرکارون کی بجا لائین
کام حفاظت اور نگہبانی ممالک مقبوضہ نواب وزیر الممالک بہادر کا ہاتھ سے سب دشمنون کے
اوپر ذمہ سرکار کمپنی کے ہے چنانچہ واسطے باقی رکھنے طاقت اوس کام کے اور نیز درست
کرنے سامان نگہبانی ممالک سرکار کمپنی کی طرف سے سرکار موصوف کی کئی رجمنٹ پیادہ
اور سوار نگاہداشت ہوکر سررشتہ فوج مین افزونی کی گئی اور اسکے سوا موافق دستور دستی
کے تعمیل اور باتون کی موافق خوشی اہالی کمپنی بہادر کے کوشش ہوئی ۱۸۰۳ع مین بہت
گھوڑے واسطے رسالہ سواران انگریزی کہ بضرورت مہم کے جاتی تھے حوالہ کئے گئے نقل
محبت نامہ لارڈ ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل مرقومہ ۲ اگست ۱۸۰۳ع کے مضمون سے
حال اس شکر گذاری کا مفہوم ہوگا فقط

تذکرہ حیدر بیگ خان

تذکرہ حیدر بیگ خان

حیدر بیگ خان نامی ایک شخص عہد نوبت آصف الدولہ بہادر مین پیشدست حسن رضا خان
مدار المہام کا تھا اکبر علیخان و حسین علیخان دو فرزند چھوڑ کر مرا اکبر علیخان جوان ہوشیار
اور حسین علیخان نابالغ تھا باپ کے ترکہ سے سارا مال اکبر علیخان کے تصرف مین آیا
حسین علیخان نے باپ کے ترکہ کا دعوی کیا اور بکاری اس مقدمہ کی برسون رہی

ہرچند کہ اس سرکار کو ان امور سے سروکار نہتھا اور اوسمین کیا اختیار تھا خصوصًا
وثیقہ کا اگر لیا ہوگا تو اکبر علیخان نے لیا ہوگا مگر اہالی سرکار کمپنی بہادر نے چاہا کہ منشاہر
واسطے پرورش حسین علیخان وغیرہ اعقاب حیدر بیگ خان کے مقرر ہو لہذا بحق
بپاس التماس ... اہالی مدوحہ سے دو ہزار روپیہ زر ماہوار مقرر کیا گیا
اور اسیطرح تحسین نام سرکار جد مغفور نواب آصف الدولہ مین ایک
غلام تھا وقت مرنے کے اوسنے درخواست مقرر ہونی تنخواہ کی واسطے
ملازمان اپنی کے کی گو کہ ہرگز حق وراثت نہین تھا مگر وہ بھی قبول ہوا اور
ایسا ہی تنخواہ ملازمان سرکار شمس النساء بیگم صاحبہ زوجات نواب آصف الدولہ
و نواب شجاع الدولہ بہادر موافق مرضی اہالی سرکار کمپنی کے جاری ہوئی
قریب دو کرور روپیہ کے کہ اس مدت مین بوجہ تنخواہ ان لوگون کے واسطے
بپاس تعمیل و تجویز اہالی موصوف کی تھا ورنہ یہ لوگ کب استحقاق رکھتے تھے اور یہ ہو کیا سکتی تھی
دفعہ چہارم غازی الدین حیدر خلد مکان سابقین سے زیادہ بہ تن سرگرم اعانت
و پاسداری اہالی کمپنی کے رہے اول ایک کرور دوسرے مرتبہ وقت پیشکش ہونی
ہم کو رکھہ کے بلا درخواست ایک کرور روپیہ اور تیسری دفعہ پچاس لاکھ روپیہ
قرض دیے بقول محبت نامجات لارڈ ماہیرا صاحب بہادر مرقومہ ہشتم مارچ ۱۸۱۶ع
اور لارڈ وہرسٹ صاحب بہادر مورخہ ۲۳ ماہ جون ۱۸۲۶ع کہ شامل ہین اوسکے
معائنہ سے حالات اسکے معلوم ہونگے کہ کسقدر آئین ممنونی اور شکوری سے
لکھے ہین اور کسقدر اقرار یکتا دلی و یکرنگی کے حوالہ قلم کیے ہین اور جو بات کہ فی الحال
ظہور مین آئی سبب توہین و تحقیر ہمارے کا بلکہ سو ہان روح کا ہے اور یہ معاملات
کسقدر تحریرات سابق سے منافات صریحی و تباین کلی رکھتی ہین اور یہ بھی جناب
اعلی مکان نے مہرتیپال مین تین سو زنجیر ہاتھی ... احباب ... اور ... سرکار کمپنی کو

بھیجے تھے کرنیل جان لو صاحب بہادر منشور مورخہ ۱۵ ماہ اگست ۱۸۳۸ع مین اسطرح
لکھتے ہین کہ توپخانہ و اسباب جنگی وغیرہ کی باربرداری کے لیے اس کوہستان کی
لڑائی مین ایسی مدد دی تھی کہ جسکے فائدہ کا ٹھکانا نہین اور اسطرح کا فائدہ ہوا
جو ہم لوگون کے اختیار سے باہر تھا یعنی کسی اطراف سے کسیطرح اوسکو
حاصل کرنا ممکن نہ تھا اور نتیجہ ایسی ہی ایسے احسان ماننے کا تھا کہ اہالی سرکار
کمپنی نے لقب بادشاہی کا واسطے اوس مغفور کے جائز رکھا اور سررشتہ
تحریر کا موافق رسم بادشاہون سلاطین کی جاری کیا اور سکہ اونکی نام کا رواج دیا
دفعہ پنجم وقت جلوس فرمانے عم مغفور نصیر الدین حیدر کے وہی ضابطہ
محبت اور دوستی اور صلح کا بدستور رہا چونکہ منتظم الدولہ حکیم مہدی علیخان
مدار المہام سلطنت کا تھا اور مسٹر پاوک صاحب رزیڈنٹ اطوار مہدی علیخان
کے پسند نہین کرتے تھے خصوصاً اصرار اوسکا واسطے افراد معتمد الدولہ آغا میر کے
کہ عداوت قدیمی درمیان اون دونون کے تھی زیادہ صاحب کو ناگوار تھا
ان سببون سے تھوڑا غبار شکایت کا پیدا ہوا تھا اور ملال بھی پیدا ہوا تھا
مگر آخر کو بفضل خدا اور نیک اندیشی لارڈ بنٹنگ صاحب بہادر سے رفع ہوگیا
اور ملال جو ہوگیا بنیاد ریاست سو برس کی محفوظ رہی اور جو امور نیک کہ اوسوقت ہوئی
یہ ہین یعنی لاکھ روپیہ سپرد سرکار کمپنی کے ہوا کہ ہزار روپیہ دیا سہ منافع اوسکا
اندھیون اور لنگڑون و معذورین کو ہمیشہ باہتمام اہالی کمپنی کے تقسیم ہوا کرے
اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے طلبای مدرسہ خاص لکھنؤ اور ایکہزار روپیہ
ماہواری واسطے بیت الشفا کے مقرر ہوا کہ بیماران بے معاش و محتاجین یہان
سے دوا اور غذا پاوین اور امتناع کلی خرید و فروخت بنی آدم کے اشتہارات بہت
تاکید سے جاری ہوے [illegible]

اور موافق درخواست صاحب جانشین بہادر کے اراضی چار باغ کی جسمین کئی ہزار
بیگہہ زمین ہے اور عین شہر لکھنو واقع ہے واسطے بنانے کمپنی باغ کے دی گئی کہ اکثر
میوے لذیذ کہ آگے اس ملک مین نایاب تھے اوسمین تیار ہوئے اور سبب بہت آسایش
و تفریح صاحبان انگریز بہادر کا ہوا اور کچھہ تنخواہ بھی واسطے خرچ اوس باغ کے اس
سرکار سے مقرر ہوئی اور مصارف کوٹھی رزیڈنٹی مین بہت زیادتی کی گئی کہ بیس ہزار
روپیہ سے نوبت پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک پہنچی الا کرنل لاکٹ صاحب رزیڈنٹ
نے اس قدر خرچ ناپسند کر کے حسب الحکم گورنر جنرل بہادر کے قریب پانسو روپیہ
ماہواری کا خرچ سوای تعمیر عمارات کے رکھا مگر پھر بڑھ گیا کہ ہمارے زمانہ تک خرچ
پچاس ساٹھہ ہزار روپیہ سال کا رہا اور جو بگاڑ کہ نصیر الدین حیدر اور بادشاہ بیگم سے
ہوا تھا اصلیت اوسکی یہ ہے کہ کرنل جان لو صاحب بہادر رزیڈنٹ نے بارہا و اسطے
نہ سننی اونکی بات کے نصیر الدین حیدر سے کہا اور اونہون نے مانا چونکہ بادشاہ بیگم
عرصہ سے عادی حکمرانی کی ہو رہی تھین ناخوش ہو کر بگاڑ کیا کہ نوبت طول کی آئی
اور پھر دایسا ہی صاحب رزیڈنٹ کے مقرر ہونا محکمہ استیصال ٹھگی اور انسداد ڈکیتی کا
بیچ ملک اودہ کے قبول کر کے جو امداد کہ اس سرکار سے متعلق تھی عمل مین آئی الغرض
بیچ پاس اطاعت سرکار کمپنی کے کبھی نہین تغافل اور نہ کسی طرح کا تساہل ہوا
دفعہ ششم بیچ ۱۸۳۷ء کے جد مغفور فردوس منزل رونق افزای سریر سلطنت
ہوئے تھوڑے دن منتظم الدولہ متوفی اور بعدہ منور الدولہ اور شرف الدولہ محمد ابراہیم
کارپرداز تھے بڑی ہوشیاری اور دانشمندی اونکی کامون ملکداری اور رعایا پروری
اور امور خانگی مین مسلم الثبوت اور مشہور خاص و عام تھی چنانچہ کرنل جان لو صاحب
رزیڈنٹ بیچ ضمن یادداشت کے تحریر فرماتے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو سنا ب
معلوم ہوا کہ اطلاعاً آپ کو یعنی محمد علی شاہ فردوس منزل کو لکھا جاوے کہ گورنر جنرل بہادر

خلیقہ اوپر متانت ری اور نیکو ئی مزاج اور حسن اوضاع بادشاہ کے یقین ہے کہتے ہین فقط
بعضی علاقے اجارہ اور تھوڑے امانی تھے آمدنی ملک کی بڑہی مگر ایک کروڑ بیس
لاکھ سے زیادہ نہین ہوئی محصول غلات کا کہ سالہا ی دراز سے مرسوم تھا معاف کیا
اور واسطے رفع مظالم اور دادہی کے کوشش عظیم کیا اور جناب ممدوح اکثر کو انمد ملاحظہ
فرماکے احکام لکھوا تے تھے اور جو کچھہ صاحب ریذیڈنٹ ایما کرتے تھے بسر و چشم اوسکی
تعمیل کرتے تھے اور سر فور کینے کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ کی بضرورت مہم
افغانستان کے چودہ لاکھہ روپیہ بہت خوشی سے سرکار کمپنی کو قرض دیکر شکر گذاری
اس بات کی منشوٹ کرنل لو صاحب بہادر کا مرقوم ۱۵ ماہ اگست ۱۸۴۲ع مین بخوبی درج ہے
دفعہ ہفتم جلوس حضرت والد ماجد امجد علی شاہ جنت مکان کا تخت سلطنت پر بیچ ۱۸۴۲
کے اتفاق ہوا قبول مجوزات جانشین مین بیچ اوسوقت کے ہی کچھہ تامل نہوا سر رشتہ
فرانیٹر یونٹ کا انہین دنون مین قرار پایا اور مصارف اوسکے موافق تجویز مسٹر بیبر صاحب بہادر
کے اس سرکار سے مقرر ہوئے اور ہر طرح کی اعانت اور امداد کہ واسطے حسن انصرام
کاموں متعلقہ اوسکی کے چاہیے تھی عمل مین آئے علاقہ جات بدستور کچھہ امانی
کچھہ اجارہ تھے اور طریقہ دادوہی اور انصاف کا بنہج قدیم جاری رہا اس عہد مین
بیس لاکھہ روپیہ موافق درخواست صاحب رزیڈنٹ بہادر کے بطریق قرض کے
دیے گئے کرنل لو صاحب اپنی منشوٹ مورخہ ۱۵ اگست مین لکھتے ہین کہ محمد امجد علی شاہ
نے بیس لاکھہ روپیہ ہمکو دیے تھے جو فی الواقع لارڈ والنبرا صاحب بہادر کی وقت
مین بڑا فایدہ بخشا تھا کہ افغانستان مین ہم لوگون کی رہائی ہونے کے لئے جنرل اُلک
کی فوج آراستہ اور روانہ کرنے پر توانائی ہوئی تھی اور موافق ایمای مسٹر ووڈشن صاحب
قایم مقام رزیڈنٹ بہادر بیچ نگاہداشت رسالہ جدید کے کہ بضرورت مہم لاہور کے
ہوئی تھی کچھہ سوار اس گھوڑے اس سرکار سے لیے گئے اور گھوڑے واسطے جلد بہم

والد ماجد کو آرزو تھی کہ برخورا ہمای اہالی سرکار کمپنی کے تا امکان ظہور مین آوے
اور یہی موافق مشورہ صاحب موصوف کے سڑک نئی لکھنؤ سے کانپور تک بخرچ
پانچ لاکھ روپیہ کے پختہ تیار ہوئی لفٹننٹ ہیم صاحب بہادر بمشاہرہ بیش قرار کے
بہت مدت تک واسطے اہتمام اس کام کے نوکر رہے اور پل آہنی کہ بہت دنون سے
ولایت سے آیا پڑا تھا باہتمام کپتان فریزر صاحب کے دریائی گومتی مین متصل کوٹھی
رزیڈنٹی کے بیچ راہ سڑک منڈیاؤن کے کہ رہگذر خاص جانے و آنے اور ہوا کھانے
صاحبان انگریز بہادر کا تھا صرف واسطے آسایش صاحبان انگریز بہادر اور براحت
خلق اللہ کے قایم ہوا قریب تین لاکھ روپیہ کے اس کار خیر مین صرف ہوا
دفعہ ہشتم جب یہ مخلص ہمہ نیاز تخت سلطنت موروثی پر بیٹھا چونکہ بقای ملک
اور دولت اپنا آبا و اجداد سے وابستہ لطف و اعانت اہالی سرکار دولتمدار کمپنی
انگریز بہادر کے جانتا تھا اس مراسم مین کبھو تساہل اور تجاہل کرتا نہین قریب ایام
کہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر لکھنؤ مین تشریف لائے اور بوقت ملاقات
کے بہت باتین نصیحت کی طی ہوئین کہکے اتحاد نامہ طولانی بیچ مقدمہ انتظام امور اس
سرکار کے حضور مین دیا مینے سب باتون کو بہت خوشی سے قبول کیا اور سوای
اقرار زبانی کے ایک کاغذ بھی درباب ندینے عہدہ مالی و ملکی فرقہ قوالون اور
خواجہ سراؤن کو لکھدیا گیا حقیقت مین ان لوگون کو دخل دینے سے ایسے کامون
مین بالکل باز رکھا مگر وہم و انداز کہ بعض نوکرون سرکار کو آزردہ اور سفارشی
اونکا ٹھہرا کر خدمات متعلقہ اون نوکرون کو قوالون اور خواجہ سراؤن کے سپرد و تفویض
رفع کرنا ان توہمات خلاف واقع کا ہمارے اختیار مین کیا تھا اور موافق لکھنے
لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کے نوخدمہ ملک کا معافی کیا اور واسطے زیادہ ہونے زراعت
کے ہر چیز سے تاکید کی اور اوپر جمعیت اور مداشیر پولیس کی موافق لکھنے رجسٹر صاحب

کئی سو پیادے سے اور سوار زیادہ سے کئے اور اضلاع ملک مین بھی بہت مقامات مناسب پر
تھانہ جات مقرر کیے اور ابتدا سے طرف فوج کے بھی صرف ہمت کرنے کے رسالہ سواران
سواری سے شروع کیا تھا کرنل رچمنڈ صاحب بہادر نے شکایت کی وس سپاہی ورگذر کی اور بالفعل
رائی سلیمن صاحب بہادر کے استیصال بہت آدمیون کا زمینداران شریر سے کہ بد معاشی
ونکی ثابت ہوئی عمل مین آیا کہ چند کس کالے پانی بہیجے گئے اور بعضے یہان بہیجا وطویل مقید ہو
اور جب کرنل سلیمن صاحب بہادر نے ارادہ سیر ملک ودہ کا باظہار تبدیل آب وہوا کے کیا تو جو
اس طرح سے جانا خلاف دستور تھا صرف نظر بخوشنودی صاحب کے سب سامان
سفر کا خیمون اور چھکڑون بار برداری سے اور درستی راہون اور سر انجام رسد سے بخوبی
کر دیا اور لکھا روپیہ کہ اس حرکت مین انکی خرچ ہوا بلا عذر بھرا دیا اور واسطے سہولیت
فیصلہ مقدمات سپاہیون مستغیث ملازمان سرکار کمپنی کے تین محکمہ جداگانہ مقرر کرکے قانون
مجوزہ کرنل صاحب بہادر کو جاری کیا کہ ہمیشہ فیصلہ نامجات ان محکمات کو پاس صاحب
موصوف کے بہیجے جاتے تھے اور درست وواجبی سمجھکے صاحب بہادر بہی منظور کرتے تھے
بالجملہ ہیچ جزئیات وکلیات کے کوئی بات خلاف مرضی انکے نہین ہوئی تحصیلدار پہلے
پاس صاحب کے بہیجے جاتے تھے جسکو ناپسند کرتے تھے وہ ہرگز کام نہین پاتے تھے
اور واسطے موقوفی جس تحصیلدار کے صاحب لکہتے تھے ہم لامحالہ اوسکو موقوف کرتے تھے

نقل محبت نامہ اشرف الاشراف مارکوئیس ولزلی صاحب بہادر بنام وزیر الممالک نواب سعادت علی خان بہادر

مرقوم بستم ماہ اگست سنہ ۱۸۰۲ع درینولا از روی ارقام شہامت وعوالی مرتبت ابہت
وسعالی منزلت کرنل اسکاٹ صاحب بہادر دریافت گردید کہ آن والاقدر بمجوزیت
اسپان اصطبل خاص سرکار خود جہت رسالہ سواران انگریزی کہ بسبب لشکر انگریزی
روانہ شدہ ست گردیدند موجب کمال مسرت وابتہاج خاطر ینانہ گشت آن والاقدر

نزد نیازمند رسانیده خواهند فرمود و باد دیگر مراتب شفقت و اتحاد و یکجهتی و وداد عزیز و دیافته مسرور
و مفتخر [illegible] رجه باشیم و مطلع ساخت عالی شانا چون درین زمان ایالی این سرکار را جهت
صیانت و حفاظت حقوق و نام و ننگ خود مهمی که موجب اخراجات کثیره و ترددات بلیغ است
باقتضای کوه کن در پیش شده و هم متقارن آن ضرور افتاده که بنظر حفظ و حراست امورات متعلقه
ممالک محروسه این سرکار و چه ملک متحدان و متعهدان این سرکار در اطراف و جوانب [illegible] زعدام
اختیار نمودن تدبیر آن هر چه مقتضای حزم و احتیاط لعمل آید و سامت امور مزبور از پیش
و دست اندازی معاندان غارت پیشه در معرض خطر می بود و لوازم تردد و بند و بست آن
بعمل آید درین صورت البته بجهت اخراجات کثیره یکسر تعلق خاطر … باب لاحق داشت
که نشاید تا چندی بسبب قلت جائداد آن وقت و تردد خواهد بود درینجا ثنا می آن عالی شان
از راه کمال محبت و دلالهیتی در باب لطف ساختن یک کرور روپیه جهت دیگر امداد و اعانت
این سرکار درین وقت و احتیاج اظهار فرمودند دالاقدر قسمی که اینمعنی بهلوه بر خاطر نیاز ماثر
سمت انتقاش داشت که مراتب واحدیت امور دولتین کما ینبغی بر ضمیر شفقت تخمیر منقوش
و مرتسم است بالفعل از ظهور این دلیل تازه دوستی و صداقت باقصی الغایت مشید و موکد
گشت هر چند لطف ساختن مبلغ مزبور محض از مقتضیات زیب انتقاش واحدیت امور هر دو
سرکار بر خاطر سامی و حسن ادراک گرامی از ضرورت حوایج این سرکار متصور است تاهم
اینمعنی که پاس محبت و الفت ذاتی این نیازمند هم دران شامل و داخل بوده بالیقین تصور
می نماید و نیازمند که بلا پرده کمال صفائی باطن صورت احوال حالیه این سرکار را
بالفعل بسامی خدمت بر لوح خاطر ماطر که امور هر دو سرکار حکم واحد و جزو لاینفک
دارد و چه نیازمند بذات خود و چه ایالی این سرکار دولتمدار چه قدر ممنون و مشکور عواطف
آن والاقدر گردیدند نیازمند این توجه دلی و لطف باطنی آن عالی شان را که بالذات
مستلزم شکرگذاری و سپاس داریم عدیمین اوقات سمت اقبال نموده درادای شکر

مهام اشفاق سامی رطب اللسان و عذب البیان میگردد و بلا توقف بصاحب موصوف
ایما نماید خواهند نمود که چون نسبت این فرزند بالفعل آن قدر تجویز و استقرار خواهند نمود [illegible]
آن ذوات عالی درجات را با این همه پاس محبت و اتحاد و یگانگی سلامت با کرامت دارد و از
سامی فیضان ایزد متعال به اعانت دوستانه آن عالی شان یقین خاطر نیاز مند است
که عنقریب به اینچنین ترددات جانفشانی افواج ظفر امواج این سرکار مهم قوم گورکهه که مواد مقاتلت
و اسباب مقاومت آنها هر روز در تبار و تقلیل و تنقیص می آرد و انصرام یافته فتح و فیروزی
و نصرت و بهروزی نصیب اولیای این دولت ابد مدت خواهد شد و درین تجویز و رستگی
شرائط صلح با قوم مزبور نیاز مند را توقع و رجای واثق است که چنین ذریعه دست خواهد داد
که از روی آن اینمعنی بخوبی [illegible] آن والا اقتدار خواهد گردید که هرچه در رای صواب آرای آن
والا اقتدار از واجبیت سود و بهبود [illegible] سرکار در حاصل این مهم زیب ارتسام پذیرفته بود
هر آینه واقع و نفس الامر بوده و بخصوص مراتب محوله سامی که در اظهار آن بذریعه صاحب
موصوف ارقام فرموده باشند نیاز مند را ادراک کیفیت آن [illegible] زیاده مسرت خواهد شد
و اگر مراتب مزبور تمام و کمال حسب خواهش سامی از امکان نیاز مند صورت انجاح
مرام پذیرد انواع مسرت و اصناف بهجت که دست خواهد داد حاجت تشریح و بیان ندارد
در باب روانه فرمودن معتمد الدوله بهادر موصوف پیش نیاز مند که نوکر [illegible] گهر سلک
گردیده از آن خیلی مسرور و منبسط گشت و نیاز مند را اینمعنی که از ابذال هر گونه اعزاز و پاسداری
نسبت بحال موصوف و تقریب تحیت اظهار مدارج محبت دلی و الفت معنوی با ذات مصدر
حسنات دست داده کمال مسرت و انشراح و بهجت و انبساط حاصل خواهد گشت ترصد که
همواره نیاز مند را متمنی و مستدعی دریافت مژده صحت و سلامت مزاج اشفاق امتزاج
انگاشته بتحریر نامه الطاف نامجات تفقد سمات مسرور و ممنون می فرموده باشند
زیاده ایام بهجت و شادمانی بکام باد

نقل محبت نامہ لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل بہادر موسومہ غازی الدین حیدر خلد نگاہ

مرقوم بست و سوم ماہ جون ۱۸۲۶ء مخلص بدریافت ہمیں معنی که آن رونق بخش سریر شوکت و سروری
و زیب افزای اریکہ سلطنت و برتری از رہگذر وفور شفقت و الطاف مبلغ پنجاہ لک روپیہ لکھنو
بطریق قرض در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر عنایت فرمودہ اند چنانچہ اہلکاران سامی
مبلغ مذکور را تمام و کمال بخزانہ رزیڈنسی بلدہ مذکور رسانیدند مسرور و ممنون نامحصور گشته
با دای شکر و سپاس آن رطب اللسان و عذب البیان می گردد او تعالی شانہ ذات معدن
حسنات آن والاقدر را با این ہمہ پاس دوستی و اتحاد این سرکار ابد پایدار که در حال و
ہر زمان ملحوظ و مطمح نظر عالی می باشد دیرگاہ بسلامت با کرامت دارد و الحق که ظہور چنین اعانت
و امدادہای متواتر و متوالی که درین روزہا از طرف قرین الشرف آن قدردان نسبت بدین
سرکار بمنصہ شہود رسیدہ مسرت یکجہتی و موالات و یمن خلت و مصادقات را بیش از بیش
سمت ظہور و صفا داد و لیاقت این دولت بلند صولت را گرویدہ و مرہون اخلاق و مرہون اشفاق
والای آن توجہ فرمان ساخت و مخلص بے ریا بنابر اظہار و اعلان مراتب خوشنودی و امتنان
خود بشہامت و عوالی مرتبت ابہت و معالی منزلت مارونٹ ریکٹس صاحب جانشین بہادر
آن عالی مقدار ایما نمود که از طرف اینجانب بخدمت کثیر الافادت آن مصدر الطاف
و کرم و مراتب محمدت و شکرگذاری این توجہ و عنایت تازہ مودی سازند ترصد که اخلاص
آگین پیوسته مترصد و متمنی ادراک مژدہ صحاح مزاج بلطف امتزاج تصور نمودہ بتحریر ایراد
صحایف بشارت الیف و شمائق انائق مسرور و خوشنود می شدہ باشد فقط

تقریر دوم

دفعہ اول بیچ دفعہ تیسری عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے مندرج ہے کہ نگہبانی بقیہ ملک
سرکار کی تمام دشمنون بیرونی و اندرونی سے اوپر سرکار کمپنی انگریز بہادر اپنے ذمہ لیتی ہین
اور بیچ دفعہ پانچوین کے لکھا ہے باینکہ مقصد اصلی اور مطالب واقعی دفعہ پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چوتھے اس عہدنامہ کے اچھی طرح سے منکشف ہو جائیں اور کوئی دقیقہ
دقایق سے مہمل اور مشتبہ نرہے بیان کیا جاتا ہے جو کہ تفویض ملک کی عوض بالکل
قسطون پراتی دی دو بابت اخراجات نگہبانی ملک جناب عالی یعنی نواب سعادت علیخان
کے ہے بعدہ سرکار کمپنی سے خواہ در وجہ [illegible] افواج کے واسطے تھا یا دفع
دشمنان بیرونی کے خواہ بابت پہونچانی فوج کے واسطے تدارک ہنگامہ [illegible]
نواب صاحب موصوف کے یا در وجہ رکھنے فوج انگریزی کے تعنا کی [illegible] کے واسطے
تبدیل چھاونی فوجون انگریزی کے خواہ بابت کی تحصیل محالات [illegible] ہونے
آفات سماوی اور ارضی کے یا بسبب ہونے جنگ وغیرہ کے بیچ ان محالات کی [illegible]
مطالبہ کا سرکار نواب وزیر الممالک سے نرہیگا اصل ازروی دفعات مذکورہ کی [illegible]
ہے کہ فوج انگریزی متعینہ ملک [illegible] تنخواہ پانے والی اس سرکار کی ہو ہر وقت
ایسا ہی رئیس وقت کی بیچ عذر [illegible] اور واسطے تدارک باغیون اور
سرکشون اندرونی ملک [illegible] موافق اسی مضمون کے بہت برسون تک
عمل مین آیا جب کوئی زمیندار تعلقدار [illegible] کے تکاہل کرتا تھا فوج سرکار انگریزی کی
واسطے تدارک کے مقرر ہوتی تھی لاکن اواخر زمانہ رزیڈنسی مستر ریکٹس صاحب سے اس
طریقہ مین بھی برہمی ہوگئی وقت ضرورت [illegible] درمیان مین آتا تھا کہ جب تک کہ ثابت نہو کہ
تحصیلدار خواہان روپیہ ابھی کا ہو فوج انگریزی مقرر نہین ہو سکتی ہر چند بارہا کہا اور لکھا گیا کہ
جس وقت شبہہ طلب غیر واجبی کا قایم ہو صاحب رزیڈنٹ حساب دیکھکے حال دریافت کرکے فوج مقرر کیا کرین مگر
التفات نہین ہوتا تھا بہت سی تحریرات اس امر کی بیچ دفتر سرکار کے موجود مگر اس وقت کہ دفتر ہمارے
اختیار مین نہین ہے کیا کیا جاوے اور افسوس کرنا ہمارا اور ہمارے اسلاف کرام کا نہ مقرر ہونے
فوج سے اس وجہ سے نہین ہے کہ بدون مدد فوج مذکور کے تدارک کسی زمیندار سرکش کا ممکن نہوا
[illegible] افسوس کی یہ ہی کہ [illegible]

ہونے فوج انگریزی سے ساختہ تحصیلداروں کی خلاف شدائد قدیم سکے تو ہم زمینداروں کا زیادہ ہوا
کہ آیا فیمابین دونون بڑی سرکار کے کیا واقع ہوا کہ اب فوج مقرر نہین ہوتی اور یہ تو ہم سبب زیادہ
سرکشی اور غرور اون لوگون کا ہوا اور واسطے سیدھا کرنے اون لوگون کے تدارک زاید ضرور پڑا
اور زیادہ تر سابق سے سبب تکلیف بندگان خدا کا ہوا —

دفعہ دوم دفعہ ساتوین عہدنامہ ۱۷۹۸ء مین مندرج ہے کہ تعداد فوج انگریزی متعینہ
ملک اس سرکار کی کبھی آٹھ ہزار سے کم نہوگی اور اس بات پر مدت تک عمل رہا مگر ۱۸۳۰ء
یا ۱۸۳۱ء مین متعینہ چھاونی سکروڑہ بیلاگھاٹ متصلہ بہرایچ معمولہ ہمارے ملک سے دفعتاً
برخاست ہوگئی اور فوج جنگی متعینہ چھاونی سیتاپور اور سلطانپور کی برخاست ہوگئی عوض
اوسکی فوج نظامت مقرر ہوئی اور نقصان ہماری سرکار کا برخاست فوج سے جو ہی واقع
ہونا تو ہمارے کا ہے بیچ دلون ہمارے کے کہ چونکہ بمقتضای اتحاد کے زور اور قوت اس سرکار کا
منحصر اعانت اور الطاف اعالی سرکار کمپنی پر ہے کم ہونا معمولات کا اوس طرف سے
زیبا نہ تھا و ظاہر ہونیکی البتہ سبب خیالات طرح بطرح کا ہوتا ہے —

دفعہ سوم امر سیوم اسباب نا دلشکنی رئیسون اس سلطنت کا موقوفی مراسم ظاہری کا
ہے کیا اکثر صاحبان رزیڈنٹ نے قبول کرنا میوہ فصلی اور ترکاری کا بھی چھوڑ دیا جب ایسی
چیزین بھی جاتی تھین انکار اور انکار کرتے تھے عاقلان انام نے تحفہ دینے لینے کو لوازم دوستی
سے سمجھا ہے اور البتہ پھیر دینا تحایف کا خصوصاً جو کچھ قیمت نرکھتا ہو البتہ سبب سبکی
سبکی بھیجنے والے کا ہوتا ہے —

دفعہ چہارم جد مغفور غازی الدین حیدر خلد مکان نے بیچ ضمن دفعات سوالات
ملفوفہ محبت نامہ موسومہ اشرف الامرا لارڈ مایرا صاحب بہادر گورنر جنرل کی تعداد بالفظ
ایک درخواست لکھی تھی کہ جسکی عبارت یہ ہے اگر احدی از اقربا و متوسلان یا ملازمان
یا رعایای خاص حضور آن کرم فرما یا بکلکتہ بنالش بر و دران صورت باندک التفات

کہ صاحب نے حکم لکھ کے سرکار اودھ مین بھیجا ہے مگر بہت دنیا عرضیونکا بھیلانا حصول مطلب
بے مہلت تحقیق کے جانکی بعد ہفتہ عشرہ کے مکرر عرضیان گذرانتے تھے باین ہمہ سب عرضیان
پیچ معاملات آپس کے مثل نالش تفرقیداران اور شریکون اور حصہ دارون اپنی کی تعیین اور تھوڑی
اور بڑے زمینداران شریک کے کوئی مقدمہ پیش نہوا کہ اوس سے ظلم صریح کسی تحصیلدار کا ثابت ہوتا
خدانخواستہ ایسا اور اشتہار تعلقہ صدر مثل مدار المہام اور دیوان کے واسطے حق تلفی کسی کے
پایا جاسکے اول صاحب نے یہ حال جانچکے تحصیلدارون پر جگہ تنقیص اور اعتراض کی بنیا کے
آغا علیخان تحصیلدار سلطانپور اور منور حسین تحصیلدار بہرائچ اور شیخ بنیاد تحصیلدار بیسواڑہ اور کئی
آدمیون کو حیثیات بکنامی اور اچھا سمجھا او نکو کارگذاری کی دین اور تعلقداران کلان مانند
لونی سنگھ تعلقدار ستہی اور شتاد سنگھ تعلقدار شاہ گنج اور نواب علیخان تعلقدار محمود آباد اور
مادہو سنگھ تعلقدار امیٹھی سے ساتھ خاطر داری اور عزت افزائی کے ملاقات کر کے تحائف
گذرانے ہوئے اون لوگون یعنی میوہ تر و خشک وغیرہ اپنی اور ہندی قبول کیا اور بھی دعوت
گذرانی ہوئی شتاد سنگھ کی اور بیان سنگھ اوسکے بھتیجی کی کہ واسطے تمام شکر کے مع صاحبان انگریز بہادر
اور ہندوستان کے اسباب ہر طرح کے کھانے کا بھیجا تھا لیا اور اوسکے اپنے کاسب کو حکم دیا
صاف ظاہر ہے کچھ بیان کی حاجت نہیں کہ یہ بات سراسر خلاف اقرار لارڈ ولیم صاحب بہادر
جو کہ انہون نے ساتھ غازی الدین حیدر بادشاہ مغفور کے کیا تھا اور خلاف مدعای حکم کورٹ
آف ڈیرکٹرس کے ہوئے اور ہماری شفقت اور … بلکہ سراسر تحریک اور اشارہ کی تعلق ہو جاتا
رعایا کا اس سرکار سے تھا اور اس سبب سے جو شورش اور فساد کہ ہمارے ملک مین ہوتا سبب
تھا مگر چونکہ اس سرکار سے اوپر حال رعایا او تعلقداران اور زمیندارون کے سوای مزید پرورش
کے اور زیادہ ہونی معاش اور نانکارون او نکی کسیطرح تکلیف نہین پہونچی تھی سوای بعض نادر
کے اور سب اوپر راہ اطاعت اس سرکار کے مستقیم ہے طرفہ ماجرا یہ ہے کہ وہ بھی تحصیلدار اور
تعلقدار جبکہ کرنل سلیمن صاحب کے خدمت مین گئے اور اپنے اپنے کام دکھائے صاحب [illegible] کر کے

تخمین نہ بوجہ نا پرسانی اس سرکار کی اور کون ریاست ہی کہ وقت دورہ حاکمان اونسے علے
عرضیان نہین گذرتی ہین صاحبان کمشنر و لفٹننٹ گورنر بہادر ہر سال دورہ کرتے ہین دیکہا جاوی
کہ صدہا عرایض گذرتی ہین او تین مہینے کے سفر مین قریب ڈہائی سو عرایض کے گذری اون مین
ایک ماجرا بہت عجیب لکہا جاتا ہے کہ ہنونت سنگہ مالگذار کالا کانکر معمولہ سلون ملک ہماری کا
وقت پہونچنے کرنیل صاحب اوس علاقہ مین اونسے راہ و رسم پیدا کرکے رفاقت اختیار کی اور
باامید حمایت صاحب کے خواہان تخفیف جمع کا بیچ ادای جمع اوائل قدیم کے ہوا محمد خان وکیل
اس سرکار کو تاکید کی کہ معاملہ ہنونت سنگہ کا ساختہ تحصیلدار سلون کے طے کرادو ہنونت سنگہ نے
اوس سال مین روپیہ حسب دلخواہ اپنے دیا دوسرے سال زیادہ اس سے چاہنے والا اپنی فایدہ کا ہوا
محض بپاس کرنیل صاحب کے تحصیلدار مواخذہ اوسکی سے ممنوع ہو کر علاقہ اوسکے کو ٹہیکے
بجمع قلیل بحضور تحصیل کیا اور دو سال اسیطرح گذرا ہنونت سنگہ نے باوصفت گنجایش کثیر
کے ادای زر مقبولہ مین بہی عجیب دغابازی کی یعنی بعض عملہ اوس سرکار سے کہ قبض تنخواہ کی
لکہا لیے اور داخل سرکار کے اونکو کچہہ ندیا چنانچہ خان محمد جمعدار برچہی بردارون نوکر اس سرکار
کا بوجہ وصول نہونے روپیہ قبض کے اور شدت تقاضای ہمراہیان سے گذرا ندیکہ سکا اپنی تیغ سے اپنا
آپ مارا اور کئی آدمی مثل لال محمد داروغہ فیل خانہ و نبی بخش جمعدار چینہ خانہ اور جاؤ سنگہ جمعدار
شتر خانہ بسبب باقی رہنے ہزارہا روپیہ ذمہ ہنونت سنگہ کے اور قادر نہ ہونے اوسکے وصول پر
تباہ و برباد ہوگئے اور باوجود ان سب باتون کے آیندہ سال مین نامبردہ خواہان ایک نانکار جدید
کا ہوا اور بصلاح کرنیل سلیمن صاحب بہادر ایک بنگلہ چہاونی منڈیانون مین خرید کر کے رہنے لگا
اور باوصفت اسکے کہ تحریرات مقدمہ چہاونی منڈیانون مین کرنیل کالنس صاحب بہادر ریذیڈنٹ نے
صاف اقرار کیا ہے کہ سوای اہل فوج اور مردم بازار فوج اور کوئی آدمی کسیطرح چہاونی مین رہنے
نپاوے گا اور کرنیل صاحب یہہ تحریرات جانتے تہے صاحب نے اپنی معرفت اوسکو بنگلہ چہاونی
مین خرید کر دیا ہنونت سنگہ وہان رہنے سے طلب اور تقاضای قرض خواہان سے محفوظ اور دولت

اوسکو کہ جوان تھے گھر مین رہنے دیجئے روپیہ آیندہ سال کا رعیت سے تحصیل کر کے گھر مین رکھنے لگے
جو کہ مدت تین برس سے شرارت ہنونت سنگہ کی بخوبی امتحان ہو چکی تھی بلکہ ہر سال شرارت اوسکی
بڑہتی جاتی تھی اور جان دینا اور تباہ ہونا نوکران سرکار کا علاوہ اوسکے حرکات نامبردہ کی ناگوار تھی
اور واسطے تنبیہ فرمانے نامبردہ اوسکی کے بعد اطلاع کرنے سب حال کے کرنل سلیمن صاحب نے
حکم دیا ہنونت سنگہ کو امید عنایت کرنل صاحب کی رکہتا تہا گڈہی تیار کر کے ساتھ فوج کے مستعد ہوا
اور فوج سرکار کے آمادہ مقابلہ و پیکار کا ہوا قریب ایک ماہ کے یہ شورش قائم رہی اور سو قدر
آدمی اس عرصہ مین کشتہ و خستہ ہوئے جبکہ از راہ مجبوری گڈہی کا محاصرہ ہو گیا ہنونت سنگہ دونون بیٹے اوسکے
کیونکہ وہ بھی شریک لڑائی تھے اور شرکت اپنے باپ کے گنہگار تھے ضلع شاہجہان پور مین چلے
گئے آپ اور سوار ہو کر ڈاک کے عملہ فی منزل پاؤن مین کر کے نادم و پشیمانی رہنے لگا
اور اونہنے روپیہ کا باقی ادا کیا اوسکی حرکات ذمیمہ کا ایک طرف تو دونون ہمارے سرکار کو
منظور نہ تہا کہ گرفتار ہنونت [illegible] ہنونت سنگہ کی جائے ہنونت سنگہ فوج وقت محاصرہ قلعہ کے
دو آدمی ہمارے رعیت مجرم آباد کرنے باوصف اوسکے بھاگنے کے مقید کرنے تاکہ ایک کی
اور ہاتھ دوسرے کا کاٹ ڈالا یہ لوگ ہمارے پاس نالشی آئے ہین اونکو کرنل صاحب کے پاس بھیجا
صاحب نے جواب مین کہا کہ ہنونت سنگہ کو اختیار تہا کہ واسطے رعایا اپنے علاقہ کے جو چاہے
وہ کرے اور مطلق توجہ اور پروا اوسکی نہوئی فقرہ عہدنامہ ۱۸۰۱ع کا جو یہ ہے کہ حفاظت
دشمنان اندرونی کا ذمہ پر سرکار کمپنی انگریز بہادر کے لکھا ہوا اور یہی دفعہ عہدنامہ ۱۸۳۷ع کا کہ نگہبانی
و چوکیداری ممالک محروسہ سرکار اودہ کے ہونگے بے فایدہ ہوا خان علیجان تحصیلدار سلون کی جو محض
پاس ہنونت سنگہ کی کرنل صاحب لکہتے تھے بھیجنے تحصیلدار کو موقوف کر دیا فقط
دفعہ پنجم صاحبان رزیڈنٹ بہادر نے بیچ امر شکایات عاملان ہماری سرکار کی جو لکہا ہے
اوسکے جواب مین ہم ظاہراً تحریر کرتے ہین کہ عہد [illegible] نصیر الدین حیدر کے عہد مین منتظم الدولہ
مہدی علیخان حکیم [illegible] اس سرکار کا [illegible] کبھی سرکار انگریزی مین جا کر [illegible] کی

دفعہ ہفتم بیچ رپورٹ اوٹرم صاحب بہادر مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ء کے لکھتے ہین
کہ پرچہ نمبر چار متضمن احوال عدالتون اس ملک کی ملفوف ہے اوسمین مندرج ہے کہ محمد علی رضا
کوتوال لکھنؤ مرد نہایت فاسق و فاجر اور بے لیاقتی اوسکی واسطے ایسی عہدہ کی گنجایش الزام دار
سے کے بآسانی ظاہر ہو سکتی ہے اور بسبب انہین بدافعالی کے نامبردہ بدرجہ کمال مفسد
اور بوجہ عہدہ کے تکلیف دہی فرضخواہان سے بچا ہوا ہی اور بالفعل معلوم ہوا کہ علی رضا
سرکار انگریزی مین اوپر عہدہ جاینٹ ڈپٹی کلکٹری کے ضلع دریاباد مین مقرر اور ہوا ہے مین
ترقی ہوئی ہے اس سرکار سے چار سو روپیہ تنخواہ پاتا تھا اور وہان پانچ سو روپیہ
ماہوار ہی اور ایسا ہی حال شرف الدولہ غلام رضا کا کہ کرنل سلیمن صاحب بہادر نے
بڑی شکایت اوسکی لکھی تھی جیسا کہ مضمون پرچہ مندرجہ ذیل مین ثابت ہو سکتا ہو کہ
بڑا مستعد اوس سرکا ہوا کہ تمام انتظام سایر و پرمٹ و گنجیات لکھنؤ کا وہی سے متعلق ہے

نقل پرچہ بنام کرنل سلیمن صاحب ریزیڈنٹ لکھنؤ موسومہ بادشاہ مرقومہ ۱۹ اپریل ۱۸۵۱ء

پیشتر بسمع نیاز مند رسیدہ بود کہ شرف الدولہ غلام رضا عنایت گنگا بخش مقہور میکند و برای
محفوظیش از دست مردم سرکار کوشش ہا میسازد و بالفعل درین ساختہ کہ نقل پرچہ خبر شش ارسال
والاجناب فیض مآب می نماید ہویدا گشت کہ کاربندہ غلام رضا پاسبان را مخفی نمودہ چون مستعدان
تہور خان انکار ساختہ و بروقت خانہ تلاشی برخی از زیر بوسہ گاہ و بعضی بلباس زنان
دستیاب و گرفتار گردیدند ہمین راسخ می شود کہ غلام رضا با این جماعت بدمعاش سازش
دارد و اعانت شان می نماید لہذا التماس میسازد کہ حضور پرنور بر نام گرفتہ تہدید واقعی فرمایند
کہ ازین حرکات مجتنب مانند و چون بالفعل غلام رضا مامور سرکاری دخیل است مستحل کہ
بپاس خاطر اشتہار مرقوم با کسانیکہ بہ تنبیہ و تدارک بدمعاشان کوشش تیز نمودہ اند
کاوش و پرخاش ساختہ سبب ضرر و خرابی شان شود امید کہ کارپردازان سرکار عالی جہان
سازند کہ غلام رضا برین مردم تطاول نتوانند کرد زیرا کہ اگر بعوض عرق ریزی و جانفشانی

نقصانے وحیرانی آنہا خواہد شد آئندہ چگونہ کسی بکار سرکار کوشش و جانبازی خواہد کرد

ترجمہ چٹھی کرنل سلیمن صاحب رزیڈنٹ لکھنو بنام ٹکر صاحب کمشنر ضلع بنارس
مورخہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ عیسوی

صاحب مہربان من ٹکر صاحب آغا علی خان ناظم سلطانپور ازینجانب متکلم شدہ کہ من عنقریب
بر علاقہ خواہم رفت لہذا استدعا دارم کہ جناب قطعہ خط بنام آنصاحب نوشتہ وہند پس امید
آن دارم کہ آن مہربان بانظار رعایت برحال شان مبذول داشتہ بامور متعلقہ از سرحد وغیرہ
مدد و اعانت شان بامید سازند زیرا کہ اینجانب در نظر سرکار اودہ کدام ناظم را بکار انتظام و جستجو
بجز این کس ندیدم ہر قدر کہ دریافتم شواہی و لتواہی سرکار و تعلقداران و عدالت و خیر اندیشی
رعایا امر سے دیگر از ذات این کس ندیدیم از دستخطہا نیکہ سابق بجانب آن صاحب نوشتہ بودم
اعدہ حق تر و متأمدہ از ہم دریافت می شود کہ دستخطہای شان سابق راضی شدہ باشند ناظم را
اعتبار کلی بدربار اودہ حاصل است فقط

نقل پرچہ بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر اجنٹی سلیمن صاحب بہادر

بالفعل از تحریر صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع آلہ آباد معلوم شد کہ صاحب موصوف ریوٹ
درباب استحسان کارگذاری میر وارث علی ڈپٹی مجسٹریٹ آنجا بگرفتاری سیتلا بخش
تعلقدار و درخواست انعام برای او و دیگر عملہ و جمعدار ارسال داشتہ بود در جناب مستطاب
نواب گورنر جنرل بہادر بمرید سر و رخاطر منظور و بنقش ملازمان عالی دربلاد عالی کمپنی انگریز بہادر
برای اسیری مجرم پسند فرمودہ بطور راضی بود برای ضمیر خورشید تنویر ہویدا گردیدہ کہ
صاحب مجسٹریٹ بہادر آنجا از تہ دل بگرفتاری و سزا دہی مجرمان ملک عضو بر کرد ان
ضلع بغرض قیام گرفتند آمادہ ہستند چنانچہ سیتلا بخش اسیر گردیدہ و بالفعل بدبیر سنگھ گرفتار گشتہ
و بسبب اینکہ آغا علیخان بہادر ناظم سلطانپور انصرام امور عہدہ متعلقہ خود بوجہ احسن نمودہ از
کارگذاری خویش صاحب مجسٹریٹ بہادر را راضی و خوشنود کردہ کہ صاحب موصوف

جہد و کوشش بعمل آوردہ اند لہذا بہ الست نیاز مند مقتضای تفضلات ہمیت
کہ از سرکار والا موعی نشان مرحمت و عنایت با آغا علیخان بہادر عطا شود کہ موجب
عزت افزای موصی الیہ گردد و دیگران قدردانی سرکار والا دیدہ بیش از بیش بعرق ریزی
و جان فشانی مستعد باشند و یقین کہ دیگر صاحبان مجسٹریٹ بہادر اضلاع بحسن کارگزاری
تحصیلداران ملک حضور مشاہدہ کردہ تنبیہ و گرفتاری مجرمان فراری صرف ہمت سازند
فتاحیکہ ازین ہمت بر روی کار می باشد مندرج گردد مرقوم بست و ششم ربیع الثانی ۱۲۷۸ ہجری

نقل فرمان معلی شان آغا علیخان بہادر چکلہ دار سلطانپور وغیرہ بنام

بملاحظہ پرچہ پیام صاحب جانشین بہادر دربار عظمت قرین مورخہ ۲۴ ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۸ ہجری
با دو قطعہ ترجمہ خط انگریزی صاحب بہادر قائم مقام صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع الہ آباد مرقومہ ۱
ماہ دسمبر ۱۸۶۱ع موسومہ صاحب جانشین بہادر موصوف و لوور صاحب بہادر کمشنر
الہ آباد گرفتاری سیتلا بخش تعلقدار او بارگنج متعلقہ ولیپ پور علاقہ سلطانپور کہ مجرم سرکار
عالیین و اشتہاری و تبواتر و توالی احکام قدر نظام در بارہ اسیر نمودنش شرف صدور یافتہ
بود از مساعی جمیلہ و حسن تدبیر کارگزاریش بپایہ ادراک باریابان بارگاہ عز و جاہ رسیدہ لیاقت
و کارگذاری و مستعدی و دولتخواہی و دیانت و امانت او در سرانجام معاملات نظامت سلطانپور
و تحصیل زرہای آنجا و نرسیدن استغاثہ مستغیثان و قلت وقوع سفک دماء دران علاقہ کہ از
پیشتر ملحوظ خاطر قدسی مظاہر است دو بالا و مستنبط گردید لہذا بمزید مراحم خسروانی و تفضلات اعلی
خاقانی فرمان معلی شان شرف نفاذ می یابد کہ اگر بطریقہ دولتخواہی و دیانت ہموارہ ملحوظ داشتہ
مصروف کار متعلقہ و بعمل آوردن حسن کارگذاری باشد خود را مراحم خسروانی و عواطف سلطانی
شمارد و ... شہر ربیع الثانی ۱۲۷۸ ہجری مطابق سنہ ۹ جلوس والا فقط

نقل ما حصل پرچہ پیام کرنیل اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنس لکھنو

با فصل خط انگریزی صاحب کمشنر اضلاع بنارس وغیرہ بہ نیاز مند رسیدہ از فحوای آن حالی شد

که آغا علیخان بہادر تحصیلدار سلطانپور وغیرہ انسداد باب ہلاک ولادت اناث از قوم راجپوت وغیرہ سرگرمی تمام بعمل آوردہ و نیز اسیری ڈاکہ زنان و موقوفی جرائم و معاونت کلی افسران پولس ممالک محروسہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر نمودہ و صاحب ممدوح ازین کارپرداز حضور پرنور خیلے محظوظ اند و نیاز طراز یقین واثق دارد که تحصیلدار مذکور در احداث شارع فیض آباد نائب السلطنت که ہر آئینہ در قلمرو عالی مظہر فوائد تمام و منتج آسایش و آرام رعایا و برایا خواہد بود و مسافرین و مقیمین اسفار بعیدہ که در معابد اجودھیا دائمی می آیند نام نکوئی حضور پرنور از کران تا بکران جہان رسانند کوشش بلیغ بکار بردہ مورد تحسین و آفرین سرکارین شود چہارم ربیع الثانی ۱۲۷۱ ہجری مطابق چہارم جنوری ۱۸۵۵ع

کیفیت مقدمہ رگھبر سنگھ

بیچ ۱۸۴۸ع کے کسی شخص نے کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ لکھنؤ کو خبر پہونچائی کہ رگھبر سنگھ تحصیلدار بہرایچ نے پانسو عورت مرد رعیت اوس علاقہ کو گرفتار کرکے بیچ لیا صاحب موصوف نے سبب ظاہر کرنے نام مظہر اطلاع اوسکی اس سرکار مین کی اور دفتر اخبار اس سرکار سے کہ تحقیق عمل مین آئی نشان خبر کا پایا نہ گیا تھوڑے دن انتظار رہا کہ او لیا یا اقربا بیچے ہوئے لوگونکے حاضر ہوکر یا خود بیچے ہوئے صاحب موصوف کے آگے تصریح دعوی اپنے کی کرین کہ موافق سررشتہ کے تدارک شایان عمل مین آوے کوئی حاضر نہوا اور رگھبر سنگھ مدعا علیہ سے کہ بازخواست کی گئی اوس نے عرض کیا کہ خریدنا بیچنا آدمی کا ملک دونون سرکار مین ممنوع ہے اور چھپ کر بیچنا اتنے بہت سے آدمیونکا خلاف عقل ہے کہ ایسی بات چھپ نہین رہتی ہے اور بہم پہونچنا مول لینے والون ایسے پانسو آدمی کا کہ اکثر مرد اور عورت بوڑھے بھی ہونگے بیچ ملک بادشاہی کے اور بھی اضلاع قریبہ ملک سرکار کمپنی کے امر محال ہے سرکار سے تحقیق کیا جاوے کہ یہ لوگ کب اور کس علاقہ مین فروخت ہوئے اور خریدار انکے کون لوگ رہنے والے کس ملک کے تھے کہ

پانسو آدمی کو دفعةً غلامی مین لیکر قیمت دین اور اقربا بیچے ہوے اونکے کون ہین اور کہان
رہتے ہین اور کیا پیشہ کرتے ہین چونکہ موافق شرعی اور قوانین عرفی کے جاری کرنا حد اور
تعزیر کا مدعا علیہ پر بمجرد سننے ایک خبر کے بے اثبات و ثبوت نہین ہو سکتا ہے بیچ امر
تعزیر کے ہم معذور رہے مگر بوجہ اسکے کہ رای صاحب رزیڈنٹ بہادر کی جہان تک
ممکن ہو ہم ضروری الاجرا جانتے ہین اور معلوم ہوا کہ کارگذاری رگہبر سنگہ کو نواب صاحب ممدوح
بہت اور پسند نہین کرتے باوجود اسکے کہ اوسوقت معزولی رگہبر سنگہ کی سبب تلف
کئی لاکہ روپیہ باقیات سرکار اور نقصان روپیہ کے ہمنے خیال نکرکے فی الفور اوسکو
اوس خدمت سے موقوف کیا اس جگہ ہم خواہان غور و انصاف ہین کہ حال نوکرون کا
دو صورت سے باہر نہین ایک یہ کہ کوئی جرم اونکے ذمہ پر ثابت ہو جاوے اوسوقت
سزا و تعزیر لازم ہوتی ہے دوسری یہ کہ نوبت ثبوت کی نہ پہونچی مگر خبر سنے کسی معتمد
سے اشتباہ واقع ہوا اور نوکر آیندہ کو لائق اعتماد کے نہرہے اس حالت مین آقا زیادہ
اوپر موقوفی نوکری اور کچھہ نہین کر سکتا تا کہ زیادہ ہو جانے سزا سے یہ ظلم ذمہ آقا کی
لازم نہ آوے اس قیاس پر جو کچھہ بیچ مقدمہ رگہبر سنگہ کے اختیار مین اس سرکار کو
تہا بے شبہہ عمل مین آیا طرفداری نہین ہوئی اور خاص امر قتل اور قصاص مین باعتبار
ثبوت البتہ ہم معذور تہے عجب یہ ہے کہ جب کرنل سلیمن صاحب بہادر نے بہت سے جرم
فوجداری کے ذمہ رگہبر سنگہ کے ثابت سمجہے تہے کیون نہ اوسکو گرفتار کیا ملک سرکار
کمپنی مین تا کہ جسکو دعوی ہوتا پیش کرتا مگر گرفتاری کا کیا ذکر صاحب مجسٹریٹ کی طرح
چشم نمائی بہی رگہبر سنگہ کی نہوئی اور وہ بکشادہ پیشانی باخیل و حشم ملک اوس سرکار
مین رہا کیا - اور جو کہ رپورٹ جنرل اوٹرم صاحب بہادر کی مورخہ ۱۵ - مارچ ۱۸۵۵ء
دفعہ ۹۲ مین ارادہ رشوت لینے مدار المہام اس سرکار کا رگہبر سنگہ تحصیلدار سے مندرج
ہی یہ عجیب بات ہی کہ کئی لاکہ روپیہ ہمارے باقی ذمہ رگہبر سنگہ کی ہین اور وہ ظلم کرنا حسا

باقیات کا چاہتا ہے اسواسطے مدارالمہام نے ایک دوبار کرنیل سلیمن صاحب بہادر سے تذکرہ کیا تھا اور وقت حاضر ہونی کمبر سنگہ کے دادرسی اور دادخواہون کی بھی ممکن تھی مگر چونکہ صاحب موصوف نے مصلحت نہ سمجھی سکوت ہوا عجب کہ کرنیل صاحب بہادر ارادہ وصول باقیات واجبی سرکار کو معمول اوپر عنصر رشوت ستانی کے کرتے ہین

کیفیت مقدمہ محمد حسن تحصیلدار بہڑایچ

بر فور دریافت ساختہ را مدت پانڈے مستاجر دہات بہڑایچ اور نالش کرنے اوسکی ورثہ کے بموجب تحریر و تجویز کرنیل سلیمن صاحب بہادر کے یعنی محمد حسن کو خدمت متعلقہ سے معزول و مقید لکھنو مین بلا کے مقدمہ تحقیقات واقعی کے سپرد مولوی سید محمد صاحب مجتہد العصر کے کہ عالم علمای اس ملک سے ہین کیا مجتہد موصوف نے بعد ہر و بکاری کئی مہینے کے فیصلہ لکھا کہ تعیین قاتل کی نہین ہوئی اس سبب سے حکم واسطے مقتول ہونے محمد حسن کے ہم نہین دے سکتے اوپر ارباب انصاف کے چھپا نہو گا کہ قتل اور قصاص ایک امر ہے بہت مشکل اور حاکم بدون ثبوت کامل اور بدون بانو فتوے شرعی کے اس مقدمہ مین حکم نہین دے سکتا اور اوپر قتل کسی کے سیاوت نہین کر سکتا اگر حاکم شرع تجویز قتل محمد حسن کی لکھتا اور ہم اوسکو جاری نکرتے البتہ جای کلام کی تھی یا اگر کبھو صاحب لکھتے کہ محمد حسن بہر حال ہماری تجویز سے قتل کیا جاوے ہم اوسکو صاحب کے پاس بھیجدیتے کہ جو چاہین وہ کرین فقط

کیفیت مقدمہ کاشی پرشاد عامل حسطہ پہ

چندن لال کہتری رہنیوالا قدیم موراانوان معمولہ بیسواڑہ ہمارے ملک کا ایک آدمی قلیل البضاعت مدت قریب بیس برس سے اوس نے حاضر رہنا پاس عاملون بیسواڑہ کے اختیار کر کے ضامنی مالگذارون کی کیا کرتا تھا رفتہ رفتہ کچھہ مال جمع کر کے مستاجری دیہات جمعی زیادہ چالیس پچاس ہزار روپیہ کی کر کے

معاجنان عنبری ہو گیا اور ایک دکان کانپور مین قرار دیکر گنگا پرشاد اپنے چہوٹے بہائی کو
وہان مقرر کیا اور آپ ہمیشہ مع عیال کے چار پانچ بیٹے اور پوتی رکہتا تہا قصبہ موراون
مین رہتا تہا جب کاشی پرشاد عامل ہرطرح پور وہ کا ہوا درمیان اوسکے اور چندن لال کے
بیچ معاملہ مالگذاری دہات کے کچھ تکرار ہوئی چندن لال نے ادای مالگذاری سے ہاتھ
کھینچ کے اپنے لڑکون کو اور جگہہ بہیج کر کچہری عامل سے کنارہ کیا ایک دن عامل نے تہوڑے
آدمی واسطے لانے پٹواریون دیہات مستاجری چندن لال کے بہیجے تہے اتفاقاً گنگا پرشاد
اوسکا بہائی اور بال گوبند پوتا چندن لال کا مع پچاس ساٹھ آدمی ہتہیار بند ہوکے کانپور سے
آتے تہے راہ مین دو چار ہمراہیون عامل کے کہ پٹواری بہی اونکے ساتہہ ہوئے اون لوگون
نے پٹواریون کے جانے سے تعرض کرکے اونکو ہاتھہ سے نوکرون عامل کے لے لیا اسی
بات پر درمیان نوکرون عاملان اور ہمراہیان گنگا پرشاد و بال گوبند کے تکرار ہوئی گنگا پرشاد و
بال گوبند نے کانپور جاکر نالش مقتولی دو آدمی اور مجروحی گنگا پرشاد اور لوٹنے مال و اسباب اوسکے
بنام ہمراہیان کاشی پرشاد کے کی اور کرنیل سلیمن صاحب نے درخواست کی کہ تحقیقات اس
مقدمہ کی روبرو اسسٹنٹ کے ہو ہرچند کہ روبکاری ایسی مقدمات کی رزیڈنسی مین خلاف دستور
تہی مگر بہ پاس اتحاد و سرکار کے قبول کرکے مقدمہ کو مع مدعا علیہم سپرد صاحب کے کیا اور
صاحب نے تفویض کپتان ہیس صاحب بہادر اپنے اسسٹنٹ کے کیا کپتان صاحب موصوف
نے زیادہ ایک ماہ سے مقدمہ کی تحقیقات کرکے یادداشت دستخطی اپنا لکہوا کے بذریعہ خط
اس سرکار کو کہ پاس صاحب کے حاضر رہتا تہا دیا کہ اب حاضر رہنا کاشی پرشاد کا ضرور نہین ہے
وہ اجازت جانے علاقہ کی پاوے جب یہ یادداشت ہماری اہلکاران کے پاس پہونچی ہوا نوحق
اوسکے کاشی پرشاد کو اجازت جانے علاقہ کی ہوئی ہنوز نامبردہ لکہنو سے روانہ نہوا تہا کہ
پرچہ پیام کرنیل سلیمن صاحب بہادر کا اس مضمون سے پہونچا کہ واسطے رخصت پانے کاشی پرشاد
البتہ ہمنے کپتان ہیس صاحب سے کہا تہا مگر مطلب یہ تہا کہ اگر ضرورت ہو واسطے چند روز کے

جای سرفرازی علاقہ پر ہماری مرضی نہ تھی اور اتبک کاغذات تحقیقاتی کپتان ہیس صاحب کے
ہمارے پاس نہین آئی کہ ہم تجویز اخیر مقدمہ کی کرتے بعد دیکھنے اس پرچہ کے کاشی پرشاد کو جائی علاقہ
سے منع ہوا بالآخر کرنیل صاحب نے تجویز اخیر دربارہ کاشی پرشاد اور شنکر لال اوسکے کارندہ
کی لکھہ بھیجی اوسکے قبول سے بھی ہمنے انکار نہین کیا پس اس سرگذشت مین غور کرنا چاہیے
کہ کیونکر الزام ہماری سرکار پر عائد ہوسکتا ہے جس وقت رزیڈنسی سے جو کچھہ لکھہ آیا فورًا
اوسکی تعمیل ہوئی اس مقدمہ مین اگر کچھہ اختلاف تھا تو درمیان کلام کرنیل صاحب اور کپتان
ہیس صاحب کے ہوا ہوا اوس سے ہمکو تعلق کیا تھا اصل یہ ہے کہ بعض اہلکار سرکار کمپنی کے
درپے بدنامی اس سرکار کے رہتے تھے لہذا جو مناقشہ اتفاقی کہ درمیان رعایای اس سرکار کے
ہوجای وہ لوگ تیزی عقل سے کوئی بات اوسی واسطے الزام دینے اس سرکار کی نکال کر
داخل کتاب ہجای اس ریاست کے کرتے تھے

کیفیت مقدمہ منور علی خان تعلقدار نانپارہ

منور علیخان قوم طوع سالہای دراز سے تعلقداری نانپارہ متعلقہ ہمارے ملک کی رکھتا تھا
تیس چالیس برس گذرے کہ وہان کچھہ فساد نہین ہوا قریب پانچ برس کے گذرتا ہے کہ منور علیخان
مرگیا خواہان علاقہ کی پہلے جورو اوسکی مع ایک لڑکی کے جسکو وہ منور علیخان کا بیٹا کہتی ہے
ایک طرف اور نئی جورو اوسکی جو مبطل نسب اوس لڑکی کی ہے ایک طرف دونون مین شروع کی
وجہہ سے فساد تھا کرنیل سلیمن صاحب بہادر نے صلاح دی کہ دونو علاقہ سے خارج ہون
فقط کچھہ روپیہ اونکے کھانیکو سرکار سے دیا جائی موافق رای کرنیل سلیمن صاحب ہمنے حکم دیا
مگر وہ تک فساد نگیا کرنیل سلیمن صاحب بہادر کی صلاح ماننا ضرور تھا وگرنہ دفع فساد کچھہ مشکل تھا

کیفیت علاقہ تلسی پور

تلسی پور مدت دراز سے کچھہ سادھی مستاجری مین وان بہادر اور درگراج سنگہ اوسکے
بیٹے کے رہا اور کبھی کچھہ فساد نہوا ابتک سنہ ۱۸۴۲ع سے درگراج سنگہ کو شورش و باغی عارض ہوئی

اور حسب مصلحت وقت بہتر معلوم ہوا کہ صاحب جی اوسکا بیٹا سرفراز کیا جاوی لہذا
خلعت صاحب جی کو سرکار سے دیا گیا اور خلعت دینے کا مطلب یہ تھا کہ بہ نیابت باپ
کے کام اور انصرام روپیہ سرکار کا کیا کرے مفوی لوگ درگراج کو پیش کرنیل سلیمن صاحب
کے کہ واسطے بیکھنے ملک وہ بیچے گئے تھے لے گئے اور کہا کہ باپ کے جیتے جی بیٹے کا
اختیار نہ چاہیئے کرنیل سلیمن صاحب نے بات اون لوگون کو بسبب قبول جگہ دی سکے
متواتر تحریرات طولانی اس مین لکھین جو کہ ہمیشہ صلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر کی ہمکو
منظور ہوتی تھی اخراج بیٹے اور اقباض درگراج سنگ اوسکے باپ کا عمل مین آیا مگر جیسا کہ
متخیل تھا کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہوگا ویسا ہی ہوا ایک طرف بیٹا معہ گروہ اپنے
اور دوسری طرف اوسکا نانی باغی ہوکے شورشین کین اوسوقت کرنیل سلیمن صاحب بہادر
نے واسطے اخراج دینے دونون کی صلاح دی موافق صلاح کرنیل صاحب کے علاقہ کو
خام تحصیل کرکے ایک تحصیلدار سرکار سے مقرر کیا مگر شورش اون لوگون کی بالکل
رفع نہ ہوئی اور پھر بسبب اسکے کہ علاقہ تلشی پور ملحق سرحد نیپال کا ہے اور مفسدون کو
وقت بھاگنے کے یہان سے جا چھپنا دامان کوہ مین سہل ہے سرکوبی اونکی اچھی طرح ہو سکی
یہ وجہ فساد اس علاقہ کی صاحب جی اور درگراج سنگہ دونون ۱۲۶۲ فصلی مین حاضر بیت السلطنت
لکھنو کے ہوئے اور موافق صلاح کرنیل سلیمن صاحب بہادر کے اونکو وعدہ عنایت
ہونے چوبیس ہزار روپیہ سال کا ہوتا تھا اونہون نے قبول نکیا فقط

کیفیت سررشتہ اخبار

جب کرنیل سلیمن صاحب بہادر عہدہ رزیڈنسی لکھنو پر آئے بارہا اونہون نے مدار المہام
اس سرکار سے کہا کہ اخبار نویس جس سے کچھ باتین خبر اوسکی نہین لکھتے اور جو لکھتے ہین
وہ تیار اوس پر تہمت کرتے ہین نوکر رکھنے اخبار نویسون سے کچھ فائدہ نہین ہے اور تعلق
قریب یکساں کے مسمی کشن سہائی باشندہ شاہجہانپور موافق صلاح صاحب کے

بحضور سے عہدہ تحصیلداری محمدی پر مقرر ہوا تھا صاحب نے محمد خان وکیل اس سرکار
سے کہا کہ مقرر ہونا اخبار نویسون کا زائد اور بیکار ہے چنانچہ اشارہ اسبات کا مضمون
دو قطعہ ہمارے پرچہ پیام اسمی صاحب موصوف سے کہ نقل اوسکی شامل ہے بخوبی ظاہر
بالجملہ موقوفی اخبار نویسان مین جلدی نہین ہوئی تا آنکہ کرنیل صاحب سیر ملک اودہ سے
پھر آنکے سنہ ۱۸۵۱ع مین مصلحت معلوم ہوئی کہ سر رشتہ داران دفتر دیوانی مانند اخبار
نویسان نوکر سرکار کے اور واقف ہونا اونکا حسابات دیوانی اور واقعات فوجداری سے
سہل کیواسطے کہ اخبار نویس اور ہرکارے ایسی کچہری کے لوگون سے حال دریافت کرکے
اور خود بھی حاضر رہکر حال لکھتے ہین آیندہ لکھنا اخبار علاقجات امانی کا متعلق دفتر دیوانی کے
رہے یہ حکم ابھی جاری اور اخبار نویس علاقجات سے برخاست نہین ہوئے تھے کہ پرچہ
پیام کرنیل صاحب مشعر شکایت موقوفی اخبار نویسونکے پہونچا اور فی الفور واسطے بحالی
اخبار نویسونکے حکم جاری ہوا اس صورت مین چپ رہنا خبر دینکا سبب برخاست
اخبار نویسونکے رپوٹون کرنیل سلیمن صاحب بہادر اور جنرل وٹرم صاحب بہادر مین
جنکی تاریخ و خلاصہ ہم نیچے لکھتے ہین مندرج ہین ہرگز لائق سماعت نہین ہو سکتا
عجیب تخالف کلامی ہے کہ خود صاحبان موصوف واقعات فوجداری کو سر رشتہ
اخبار جاری سرکار سے دریافت کرکے روزنامچہ طیار اور واسطے الزام دینے اس سرکار
کے پیش کرتے ہین اور بخلاف اوسکے موقوفی اخبار نویسونکی بھی کہتے ہین اگر اخبار نویس
بیچ علاقجات امانی کے کہ اب قریب تمام ملک کے امانی ہے نہوتے صاحبان رزیڈنٹ روزنامچہ
سوانح علاقہ جات سلطانپور بیسواڑہ بہرائچ کا کہان سے تیار کرتے اور یقین کرنا
اسبات کا کہ مندرجات اخبار و سوانح واقعیہ سے بہت کم ہین فقط امر فرضی ہے
جب سے کہ کرنیل سلیمن صاحب بہادر سیر ملک اودہ کو گئے زیادہ توجہ بلکہ اشتیاق
صاحب کا واسطے دریافت کرنے واردا تون کے خاص و عام پر ظاہر ہوا ایک طرف

ورپیشدار اصالتاً یا وکالتاً اسطرح سے سوانح کو حسب دلخواہ اپنے صاحب کو عرض کرتے
تھے اور ایکطرف زمرہ رعایا بھی کوٹھی رزیڈنسی مین یارا مین مطالب اپنی زبانی اور بوسیلۂ تحریر
ظاہر کرتی تھی اور بھی صاحبان اسسٹنٹ اور وہ فرنگی پولیس اخبار فوجداری کی کرپیل صاحب
کو لکھتے تھے اور افسران فوج نوکر اس سرکار کے مثل کپتان الکزنڈر و کپتان ہاریو
لفٹننٹ شیکلر اسیطرح پرپس چھپا ہوا کسی سانحہ کا کرنیل سلیمن صاحب سے سرگز پوشیدہ
نہین ہو سکتا اور جب کوئی سانحہ خارج سے یعنی سوای اخبار ہای سرکاری کے صاحب کے
کان تک پہونچتا تھا سررشتہ اخبار سے تطبیق اوسکی کرتے تھے اور ہمیشہ سند سچ پاتے
تھے اور اگر کبھی نہ ہوا وقت تحقیقات کے بہت کم ایسا ہوا کہ وہ خبر سچ نکلی بلکہ ثابت ہوتا
تھا کہ کسی نے جھوٹ کہدیا یا اہلکار سرکار کے واقف اس احوال سے موجود ہین مگر بالفعل
ہمارے اختیار مین نہین ہین اور بہت ظاہر ہو کہ مدعی واقعات کو اور طرح سے ظاہر کر کر
الزام ذمہ پر مدعا علیہ کے رکھتا ہے اور مدعا علیہ بالعکس اور بغیر تحریر کے کوئی بات لائق
اعتماد کے نہین ہوتی مگر کرنیل سلیمن صاحب کہ ثابت کرنا زیادتی فسادات اس
ملک کا مد نظر رکھتے تھے صرف کلام اوس جانب کو کہ زیادہ فساد ظاہر کرے معتبر کردیتے
تھے اور قیاس صحیح یہ ہے کہ امور واقعیہ بہ نسبت واموں و مدعیون کے کم ہونگے نہ زیادہ
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ اعضائی مردگان امراض کو مجروح کر کے نالش قتل اور
جرح کی دوسرے پر کرتے ہین اور وقت تحقیقات کے وہ سب بات بے اصل نکلتی ہے
اور طریقہ انتظام کا منحصر ایک صورت پر ہے نہ خود سرکار کمپنی انگریز بہادر نے سررشتہ اخبار نویسی
کا نہیں یہ واقعات فوجداری فقط عرض کرنے تھانہ دارون اور مدعیون سے سرکار مین ظاہر ہوتے تھے

خلاصہ دفعہ ۵ رپورٹ جنرل اوٹرم مورخہ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۵۵ عیسوی

رپورٹ حوادث سال گذشتہ کی مجموعاً ایک ہزار تین سو اکیانوے ہین زخمی اور مقتول
اصل سے بہت کم ہین سابق زمانہ مین اخبار نویس مع پیادے و ہرکارے جو کہ تابع

اونکے تھے ہر ہر علاقہ مین ملک اوده کے مقرر تھے اور سرکار سے مشاہرہ پاتے تھے پرچہ اخبار
کے لکھتے تھے کہ ایک بادشاہ کے پاس بھیجا جاتا تھا اس جمیع امور مین بڑا فائدہ ہوتا یعنی ہر
امور مین اوسکو اطلاع ہوتی تھی فی الحال بادشاہ کوئی قسم کا کاغذ نہین دیکھتے ہیں چاہئی اسکی
کہ پرچہ خبر بلاگذرانین جواب اور پرسم لکھی گئی ہین کہ اخبار کا کام بدستور رہو اور تقرر صاحب کی حضور میں

نقل پرچہ پیام آمی صاحب جانشین کرنیل سلیمن صاحب بہادر ۲۴ محرم سنہ ١٢٦٥ ہجری مطابق ١٥ نومبر سنہ ١٨٤٨ عیسوی

شرح اینکہ سہ قطعہ پرچہ پیام آن مہربان مورخہ بست وششم شوال سنہ ١٢٦٤ ہجری و ہفتم
ذی قعدہ سنہ الیہ ہجری مشعر نامناسب بودن برخاست اخبار نویسان ملک امانی محفظہ خفا
بر ظلم ظالمان وجور طوفان موصول مطالعہ ساطع گردیدہ برآن مہربان مخفی نماند کہ ہرگاہ
انتظام علاقہ بطریق امانی وتقرر تحصیلدار بموجب پیش قرار بعد گرفتن اقرارنامجات موصولی
وتعین عملہ پیشکاری بلا مداخلت چکلہ دارہ وہم ماموری تھانہ داران از سرکار بعمل آمدہ تفہیم ہر امر
ضروری بہر یک دربارہ غرض اخبار متعلقہ کردہ شد چنانچہ متصدیان امانی از حال تحصیل
وتشخیص ترتیب کاغذ بذریعہ دفتر دیوانی اطلاع میدہند وکیفیت ہای تھانہ داران مشتمر وقوع
جرائم ہر روزہ نیز وصدر الصدور می رسد وہمچنین افسران فوج متوسطان حدود وانہما بانہما
امور متعلقہ خود با می پردازند درین صورت تا کہ بودن اخبار نویسان بیکار وصرف زاید بود وتعلق
آن مہربان ہم در گفتگوی علاقہ گرشتن سہامی دربارہ بدرآمد بودن اخبار نویسان در علاقہ
امانی اینما نمودہ اندالا اکنون بپاس تحریر آن مہربان اخبار نویسان باز مقرر گردیدند

پرچہ پیام ایضاً ٢٣ ذی قعدہ سنہ ١٢٦٥ ہجری

پرچہ پیام مورخہ بست وششم شوال سنہ ١٢٦٤ ہجری مشعر عدم مناسبت موقوفی اخبار نویسان
از جملہ پرگنات امانی کہ متضمن قباحتہا مثل تفویض رعایای بیچارہ بعمال جابر گرگ صفت است
موصول مطالعہ ساطع حقیقت این است کہ چون سابق بسبب بودن علاقہ جات مستاجری

بقیہ

جور و ظلم عاملان بوجہ زیادہ طلبی عیر مشہور بہ حال بہ جایا میگردید و اخبار نویسان لطلع نگشته و تمتع از عمال با وصف تاکیدات بسیار باخفای خبر و جور و اعتساف آنها می پرداختند چنانکہ قریب تمامی ملک مالی گشته احتمال ظلم و تعدیات آنها مرتفع شده بودن اخبار نویسان چنانکہ آن مهربان ہم بمقدمہ گفتگوی علاقہ کرشن سہای درین خصوص بحضور ایما نموده بودند مناسب متصور نشده موقوف نموده شد مگر سدباب خبر نیمار نیست زیراکہ اولاً ہر کار ہای اخبار بجملہ علاقجات بوده تمامی روداد ہر روزه از متصدیان عملہ پیشکاری امانت نویسانیده بحضور می فرستند و ثانیاً روداد عملہ نویس تہانہ جات نیز ہر روزه بملاحظہ می درآید و تدارک آن بخوبی می شود چنانچہ برطبق ہمین روداد حال قتل صاحب جی سمی ہدایت امر او تحصیلدار پر ہیز میدار بسیار اقبل از وصول پرچہ و پیام آن مهربان دریافتہ نفاذ حکم بتاکید شده است یقین کہ فرمان مهربان رسیده باشد و باز بموجب ایمای مهربان حکم تقرری اخبار نویسان جاری شده

دفعہ ہشتم مینیوٹ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۵۴ء مین صاحبان کورٹ آف درکٹرن کو لکھتے ہین احوال علالت مزاج بادشاہ اوده کا جوان دنون بذریعہ کپتان ہیس کے پہونچا نہایت خوفناک تھا اور ایسا متصور ہوا کہ کون وقت بادشاہ کی وفات ہو یہ قول کپتان ہیس کا بالکل بے اصل بارہوین اگست ۱۸۵۴ء سے آخر نومبر تک تین مہینے کی دن تک کپتان ہیس قائم مقام رزیڈنٹ ہے اس زمانہ مین خدا کی فضل سے مزاج ہمارا بخوبی اچھا رہا کچھہ خوف کی جگہہ نہین ہوئی ولیل خود تراشی اس مضمون کی یہ ہے کہ فی الفور نوید صحت کی بہی لکھہ بہیجی تاکہ بروقت تحقیق جھوٹ نہ ٹھہرے غرض اصل ایسی باتون سے سوائی اسکے اور کچھہ نہین ہو سکتی کہ بحیلہ ظاہر کرنے ہماری بیماری کے جلدی سے کوئی حکم زیادہ ہونے اپنے اختیار کا حاصل کرلین اور ہمارے نوکرون کو دہمکا کے کچھہ اپنا کام نکالین وہو سکے مین جتنے دن یہ بات چلی اوتنی ہی دن انکو غنیمت ایسی ایسی باتون کے واسطے صاحب رزیڈنٹ ہمارے وکیل کو کہ دستور قدیم تھا دربار

گورنمنٹ ہند مین مقرر ہونے دیا کہ کوئی دوسرا کہنے والا نہ رہے فقط

دفعہ نہم مسٹر گرانٹ صاحب بہادر نے جواپنی مینیوٹ مرقومہ ۲۷ نومبر ۱۸۵۵ء

مین طول کلام کیا ہے بنا ہی اسکی بے اصل باتون پر ہے یعنی چندن لال بالگذار

دیہات جمعی زیادہ پچاس ہزار روپیہ متعلقہ اس ملک کا تھا اور رعیت قدیم اسی سرکار کی

بنی پرشاد تحصیلدار نے لوگ واسطے بولانے پٹواریون اون گانون کے بھیجے تھے

کہ اتفاقاً چندن لال کا پوتا اور گنگا پرشاد اوسکی بیائی ہوئی راہ مین ملکر مزاحمت کی یہ مقدمہ

رہزنی کا نہ تھا مسٹر گرانٹ صاحب ایسی عبارت لکہتے ہین جس سے اصل بنا ہی مقدمہ کی چہپی رہتی ہے

اس مقدمہ مین اول سے آخر تک جو کچھ کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نے کہا تہی سب منظور کیا وجہ

اسکی کہ انصاف کرنا فقط کرنیل صاحب کے ذمہ پر تہا اسیطرح سے ماجرا آنے کسی آدمی کا اسلح بیچ کوٹہی

رزیڈنسی کے ثابت ہے کہ فقط دروغ گوئی اور حیلہ جوئی سٹیمن کی تہی نکوئی آیا نہ گیا پس ہمات

کہل گیا کہ جن باتون پر لحاظ کر کے مسٹر گرانٹ صاحب ہمارے نقصان کو درست سمجھے وہ بالکل بے

بنیاد تہین پس اس صورت مین رائے مسٹر گرانٹ کی کیونکر درست ہوسکتی ہی

دفعہ دہم میجر جنرل اوٹرم صاحب تتمہ اسی خط مورخہ ۶ - فروری ۱۸۵۵ء بموجب لکہنی

کپتان ہیئرک صاحب کے لکہتے ہین کہ مزارع فقط چالیس ہزار ہل نان پارہ سے گورکہپور کیگئے

مگر رپورٹ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورکہپور مورخہ ۲۳ - جنوری ۱۸۵۵ء ملفوفہ رپورٹ

جنرل اوٹرم مورخہ ۱۵ - مارچ ۱۸۵۵ء سے جانا چالیس ہزار کسان کا کیا بلکہ چالیس کا بہی اس ملک

سے گورکہپور کو جانا ثابت نہین ہو پس باوجودیکہ ایسی بات خلاف قیاس بہی ہے کہ ایک علاقہ

سے چالیس ہزار مزارع یکبارگی چلی آوین اور یہی تار استی اس خبر کی رپورٹ صاحب مجسٹریٹ

گورکہپور سے صاف کہل سکتی ہے نہ کچھ ہیئرک صاحب نے خوف کیا کہ اگر بات جہوٹ ٹہہر گئی

تو کیا ہوگا اور نہ کچھ جنرل اوٹرم صاحب نے غور فرمایا

دفعہ یازدہم جنرل اوٹرم صاحب اپنی رپورٹ مورخہ ۱۴ - فروری ۱۸۵۶ء کی ساتھہ

شرح گفتگو جو بیچ جنرل صاحب اور نواب مدار الدولہ بہادر مدار المہام اس سرکار کے ۱۳ فروری ۱۸۶۸ع کو ہوئی بیان اوسمین لکھا ہے کہ وزیر حاضر ہوکے احوال لڑائی کا کدا ندیون مابین تعلقدار رام نگر دہمیٹری اور تحصیلدار سرکار کے واقع ہے اور حال کئی تعلقدارون کا جو ادای زر واجبی سے کنارہ کش ہوکے پاس تحصیلدار حاضر نہین ہوتے بیان کرکے درخواست کی کہ آپ ازراہ مہربانی کچھ صلاح نیک اور مشورہ خیر دیوین کہ جس مین اون بے ادب اور بے ایمان زمینداروں کا تدارک فرواقعی ہو اور ملک کو امن و چین صاحب نے کہا سعادت نشین کہ تعلقدار کی تحصیل کا کیا مقدار ہے اور سابق مین وہ کیا دیتا تھا اور بالفعل کسقدر طلب کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ یقین ہے کہ تعلقدار مذکور مقابلہ کرنے کو مجبور کیا گیا ہوگا کیونکہ اوسنے اپنی دل مین سمجھا کہ اگر ہتھیار پکڑکر مقابلہ کرونگا عامل کی گران تحصیلی سے چھوٹ جاؤنگا مثلاً حال شورش پرگنہ سلون مین بیان کیا گیا کہ مہدی حسین تحصیلدار نے اسقدر خزانہ طلب کیا کہ بالکل تعلقدار سے ممکن نہ تھا وزیر کو یا و شاہی مالگزاران سے بڑا اچنبھا ہوا اور کہا کہ تعلقدار سلون سے اتنا ہی طلب کیا گیا تھا کہ وہ بیس سال سے دیتا ہے صاحب ریذیڈنٹ نے جواب دیا کہ ذکر مقدار بیس سال پہلے کا جو آپ نے کیا وہ تاسف افزا ہے اور جان کو روشن ہو کہ اتنا ہی بیس سال گذشتہ مین تحصیل اودہ کی بتدریج ابتر ہوگی اور تحصیل کا حساب صحیح نہین ہے جو بہ نسبت ایام سابقہ کے ہر ایک مقام کی لیاقت اور اطوار کے قابل ہو پس اس بیان سے چند باتین صاف ہو گئین ایک یہ کہ ہم اور ہمارے کارپرداز ہمیشہ دل سے صاف ریذیڈنٹ کی صلاح مانگتی اور اوسکی کرنیکا ارادہ رکھتی ہین دوسری یہ کہ صاحب ریذیڈنٹ صفائی دل سے صلاح ندیکر لیت و لعل یہ ٹال دیتے ہین اس گفتگو سے صاف ظاہر ہے کہ بیس برس کے پہلے جمع طلب کرنا نامناسب ہے اندروی رپورٹ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۶۸ع بابت تعجب کی جگہ ہے ہماری ملک کی بے انتظامی بیان کرنے کے وقت

صاحب رزیڈنٹ سب جانتے ہین اور ہماری صلاح نیک نیتی کے وقت صاحب کچھہ
نہین کہتے کون تعلقدار ہے کہ جسکا وکیل صاحب رزیڈنٹ کے پاس نہین آیا اور صاحب
نے اوسکی بات پر اعتماد نہین کیا جب کرنل سلیمن صاحب ۱۸۴۹ع مین سیر ملک اودہ
کو نکلے تھے بواسطہ کپتان ولسن صاحب کی گوربخش سنگہ تعلقدار رام نگر کو خود اپنے پاس
بلا کر [illegible] اور اونسے گنجایش کنہیر و رسیر و نانکار قدیم اور بارہ ہزار روپیہ سال جو غازی الدین حیدر
[illegible] نے اوسکے باپ کو نانکار عنایت کی تھی ایک لاکھہ چوبیس روپیہ سال سوا ہی
جمع علاقہ بہتونی کے داو فی ٹھہرا دیئے تھے تب سے وہی جمع برابر چلی آتی ہے زیادہ نہین
ہوئی جنرل اوٹرم صاحب نے اپنی رپورٹ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع دفعہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ
حقیقت مین یہ خیال کرتا ہون کہ بادشاہ اودہ کو وہ باتین جو واجبات سے ان پر بار ہین کبھی
خیال مین نہ آوینگی اور کبھی بذات خود توجہ نکرینگے اور دوسری جگہ اسی دفعہ مین
لکھا ہے کہ بادشاہان سابق کا یہ طریقہ تھا کہ ہفتہ مین ایک دفعہ بلکہ اکثر زیادہ دربار
کرتے تھے اس دربار مین اونکے تمام اقربا و روسا ہی شہر کے مجرے کو حاضر ہوتے تھے
بادشاہ حال نے اس طریقہ کو ابتدا مین چار مہینے جاری کرکے موقوف کردیا جواب
اوسکا دو صورتون پر مبنی ہے ایک یہ کہ ہمیشہ دربار عام کرنا دوسرے یہ کہ فقط اپنا
کام یعنی کلیات امور سلطنت کو دیکھنا اور دیکھتے رہنا بعد سلطنت تخت نشینی کے
ہمکو ضرور معلوم ہوا کہ سب کلیات امور کو اپنی آنکھہ سے دیکھکے سمجھین کہ
کچھہ صلاح مناسب ہو درست کردین اور جو بدستور رکھنا ہو اوسکو بدستور رکھکر کار
گزارونکے مقرر کردین کہ کام بخوبی جاری رہے صاف ظاہر ہے کہ کوئی ملک ایسا
ہمکو نہین ملا تھا کہ جسمین بہت سے تغیر و تبدیل کرنا ضرور ہوتا بلکہ جتنی شرع مین
حال بادشاہی [illegible] تشخیصون اور طریقہ تحقیقات اور انصاف کا جابجا اور ایک صندوق
[illegible]

آپ دیکھکے حال اوسکا دریافت کرتے تھے آخر کو معلوم ہوا کہ محکمات عدالت کہ نیابت
سے مقرر ہین اچھے ہین اونمین انصاف واجبی موافق احکام شرعی کے ہوتا ہے کوئی مقدمہ
ایسا نہین ہوا کہ جسمین ناانصافی ہوئی ہو . بعد اوسکے کچھ انتظام فوج کا ارادہ ہوا
اکثر افسران سوروپی موقوف ہوگئے تھے پھر مقرر ہوے اور ارادہ تھا کہ سب فوج کو
دیکھہ اور ملاحظہ کرکے انتظام کرینگے مگر تھوڑے دن بعد کرنیل جمنٹ صاحب رزیڈنٹ نے
اسباب کی شکایت کی اور کرنیل سلیمن صاحب نے بھی اس بات مین گفتگو کی ہمکو یقین ہوا
کہ اگر ہم تھوڑی سی فوج بھی آراستہ کرینگے تو صاحبان انگریز بہادر کو ناگوار ہوگا اور انواع خیالات
بڑہا دینگے چونکہ دوستی سرکار کمپنی پر بخوبی بھروسا تھا اور حفاظت دشمنان اندرونی و بیرونی
اس ملک کی سرکار موصوف کے ذمہ پر تھی اس کام سے درگذرے اور اسیطرح طرف
انتظام ملکی کے توجہ کیا ہمکو پہلے سے دل مین تھا اور لارڈ ہارڈنگ صاحب نے بھی اوسکی
امانی کرنے ملک کے صلاح دی تھوڑے دنون مین دس حصہ سے نو حصہ ملک امانی کر دیا
اور جسکو امانی کیا پھر اوسکو اجارہ نہین کیا اور حکم کر دیا دربار عام کا ہم پر خاص نہین
آگے صاحبان رزیڈنٹ تا استرہاک صاحب بہادر ہر ہفتہ مین دربار عام کرتے تھے
سب وثیقہ دار اور متوسلان انگریزی آکے ملاقات کرتے تھے اب بیس سال سے وہ طریقہ
بند ہوگیا ہمنے کسی سے ملاقات کرنے مین کبھی انکار نہین کیا اور اسی رپورٹ کی دفعہ واین
جنرل اوٹرم صاحب کرنیل سلیمن صاحب کا قول لکھتے ہین کہ نواب مدار الدولہ بہادر ایسی [illegible]
جسکا علاج اونسے ہو سکتا ہے فکر نہین کرتے اور بہت سے غلطیون کی جسکی صلاحیت وہ
کر سکتے ہین فکر نہین کرتے اور بہت سی تکلیفونکی جسکا چارہ اونسے ہو سکتا ہے لیکن [illegible]
یہ امر عجیب ہے بظاہر کہ سوای عزت خاندانی کے اب جو عزت و توقیر و عظمت [illegible]
ہے سب بدولت اقتدار و اختیار و رونق ہماری سلطنت کے ہے اور بوجہ [illegible]
سب [illegible] لیے اونکے ہم سے متعلق ہین کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ ہماری بھلائی کے [illegible]

مین وہ کمی کر سکینگے اور جان نہ کہپاوینگے

دفعہ دوازدہم رپورٹ جنرل اوٹرم صاحب مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع دفعہ اٹھہ مین
جو جنرل صاحب نے تغییر جاری اونسلاع پر کی ہے بزرگان انام و علماے کرام تطہیر اپنی
نفس سے ہمیشہ احتراز کرتے آئے لہذا ہم بہی بموجب ما ابری نفسی وما انفسک غلا لطہر
کے اس مقام پر بسط کلام مناسب نہ جانا

دفعہ سیزدہم جنرل اوٹرم صاحب دفعہ ۴۹ اپنی رپورٹ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع
مین لکہتے ہین کہ کرنل چیچڈ صاحب نے تخمینہ مصارف علاقہ جات کا بابت ۱۸۳۸ع
کے ترپن لاکہہ ستائیس ہزار سات سو گیارہ روپیہ لکہا تہا اور اب سال گذشتہ مین
یعنی ۱۸۵۴ع مین ایک کرور بائیس لاکہہ آمدنی سے فقط چونتیس لاکہہ داخل سرکار ہوا
اور چہیاسی لاکہہ خرچ مین مجرا لیا گیا چونکہ اب خراج گہٹ گیا خرچ علاقجات کا بڑہ نہین
سکتا اس صورت مین بیشک وزیر اور ناظم نے بادشاہ کو خوب ٹہگا ہے یہ تجویز
بہی بے اصل کرنل رچمنڈ صاحب کی تحریر سے صاف ثابت کہ ترپن لاکہہ خرچ
تحصیل علاقہ جات کا تہا سواے تنخواہ اقربا و محلات سلطانی و امتیازیون
وغیرہ مصارف خزانہ کے ۱۸۳۸ع مین اقربا و محلات وغیرہ نے تنخواہ خزانے سے
پائی ہوگی اور ۱۸۵۴ع مین تنخواہ اقربا و ملازمین لکہنؤ کے بہی علاقہ جات سے ملی ہوگی
جیسا کہ مشہور ہے کہ بالفعل تحصیلدار وغیرہ اکثر قبیض محلات و اہلکاران و امتیازیان کی
بہی بعوض زر نقد دیا کرتے ہین پس امور حسابی تہوڑے تامل مین صاف معلوم ہوسکتے ہین
اور جنرل اوٹرم صاحب نے جو الزام اہلکاران پر لگایا ہے وہ ناحق ہے فقط

دفعہ چہاردہم مضمون رپورٹ کرنل سلیمن مندرجہ دفعہ ۱۵ رپورٹ جنرل
اوٹرم مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع سے درست ہونا عہدنامہ ۱۸۳۷ع کا پایا جاتا ہے
اور مینوٹ لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر نے مورخہ ۱۸ جون ۱۸۵۵ع سے تا درستی

اسکے بہی اختلاف ہے اور وجہ یہی کہ چونکہ لارڈ ڈلہوسی صاحب نے سمجہا کہ ملک اوده
کی کسی ضلع مین بحقیقت ایسی بے انتظامی نہین ہے جس سے کہ تعمیل دفعہ ۷ عہدنامہ
۱۸۳۷ع کی ہوسکتی لہذا اوس عہدنامہ کو بے فائدہ سمجہ کے لکہا کہ وہ کسی کام کا نہین
دفعہ پانزدہم جنرل اوٹرم صاحب نے خیال کیا کہ اگر ہم صاحبان مجسٹریٹ بہار
اضلاع سرحدی کو واسطے تحقیقات حال بے انتظامی ملک اوده کے لکہین گے اونکی
تحریرون سے بڑا سامان واسطے الزام دینے اس سرکار کے ہاتہہ آئیگا مگر یہ خیال
نادرست نکلا یعنی جو صاحبان مجسٹریٹ سے استفسار کیا گیا کہ کسقدر لوگ اپنا ملک چہوڑکر
برٹش ضلع مین آئے ہین تو مجسٹریٹ فتحپور و اعظم گڈہ و شاہجہانپور و الہ آباد کچہہ نہین
لکہتے ہین جونپور کے مجسٹریٹ نے عدم واقفیت ظاہر کی اور گورکہپور کے مجسٹریٹ بہی
بہ نسبت ملک چہوڑنے کے اسقدر لکہتے ہین کہ یہان نو سو سے سو تک اس خاندانکے
لوگ ہین جنکی جاید اد دونون علاقہ جات یعنی اوده و برٹش مین ہین کبہی اس علاقہ مین رہتے
ہین کبہی اوس علاقہ مین اور مجسٹریٹ فرخ آباد لکہتا ہے کہ ملک اوده چہوڑکر انکے علاقہ
سے اس علاقہ مین جانا بہت کم ہے باوجودیکہ کیسے ہی مصیبت اوده والون پر پڑی
مجسٹریٹ کانپور کا ایک فہرست اون آدمیون کی جو اوده چہوڑکر درمیان چند سات
برس کے آتے ہین تعداد دو ہزار تین سو پینتیس آدمیون کی بہیجی ہے اوس مین ایکہزار
تین سو کاشتکار ہین اور باقی خانہ بدوش

دفعہ شانزدہم زمانہ حیات والد ماجد مین ہمکو اوسوقت سے زیادہ
آسایش اور فارغ البالی تہی اور فکر کار و بار سلطنت کی بہی کم تہی اور وقت شباب کا
تہا کبہی شغل تفریح خاطر ہوتا تہا جلوس سلطنت کے تہوڑے دن بعد ہمنے
وتاج الدولہ اور ثابت الدولہ رضی الدولہ و نجیب الدولہ حیدر علیخان و قطب الدولہ و
وحید الدولہ غلام نبی خان ان سبکو نکال دیا اور فیروز خواجہ سرا بہی نوکری سے نکالدیا گیا

بشیر الدولہ و دیانت الدولہ خواجہ سرا کہ انکا قصور اب تک ثابت نہین ہوا بدستور ہین
مگر مصاحب ہونا انکا غلط مشہور ہے جیسا کہ سب فرقے کی حاجت ہوتی ہے
واسطے انتظام محلات کے خواجہ سراون کی بہی حاجت ہوتی ہے یہ لوگ سب
امرائی ہندوستانی کے یہان رہتے ہین ہمنے کچہہ نئی بات نہین کی کہ ہم ملزم ہوسکین
حال الماس علیخان خواجہ سرا کا بیچ عہد دولت مرحوم مغفور نواب آصف الدولہ بہادر
کے مشہور ہے کہ چکلہ بریلی کہ جمع اوسکی زیادہ ساٹہہ لاکہہ روپیے سے تھی مدت دراز تک
بیچ اختیار و انتظام الماس علیخان کے رہا اور حال داراب علیخان خواجہ سرای سرکار
جناب عالیہ زوجہ شجاع الدولہ بہادر کا اہالی کمپنی کو خوب معلوم ہے کہ سب بات کا
وہی مختار رہا جب کہ بیگم صاحبہ مغفورہ نے وصیت نامہ لکہہ کے نواب گورنر جنرل بہادر کو
پیش کیا اوسمین بالکل داراب علیخان کا اختیار لکہا وہ اہالیان کمپنی نے منظور کیا اب
ابہی جو لوگ ہمارے پاس حاضرباش ہین اول مسیح الدولہ حکیم دوم شفاء الدولہ بہادر تیسرا
طبیب الدولہ بہادر چوتہا صحت الدولہ بہادر پانچوان فتح الدولہ بہادر چہٹا آفتاب الدولہ
ساتوان ذو الفقار الدولہ بہادر یہ لوگ ذی علم عالی خاندان اشراف اور باپ دادا انکے
ہمیشہ عہدہ ہاے جلیلہ پر بیچ سرکار اور سلطنت دہلی کے نوکر رہے ہین یہ جو صاحب
رزیڈنٹ بہادر لکہتے ہین کہ سوای وزیر کے اور کوئی مرد اشراف ہمارے پاس نہین آیا
ان سب اشرافون کی حاضرباشی ہمارے پاس مشہور اور صاحب رزیڈنٹ بہادر بہی
خوب جانتے ہین مگر سرکار مین جو چاہین سو کہین مصاحب الدولہ انیس الدولہ وغیرہ دو
تین آدمی فقط واسطے تفریح طبع کے رہ گئے ہین صرف خدمتگاری مین حاضر رہتے ہین
اونکو کسی کام سرکاری مین دخل نہین ہے

دفعہ ہفتدہم ارباب دانش اور تحریر پر مخفی نہین ہے کہ انتظام ملک اور اطلاع
رعیت کسی صورت اور قانون پر منحصر نہین ہوتا ہے کہ وہی ایک صورت سبب آرام

سرکار کے رہی اور اوس وقت تعداد نابکار و روزینہ چند و تعلقداران و قانون گویان اور خرچ ہونگا جو کچھ اس سرکار سے مقرر تھا اب وس بارہ تیرہ لاکھ روپیہ اوس پر بڑھ گیا اور آمدنی ملک کی بجمع اوسط ایک کرور بیس لاکھ روپیہ جیسا جنرل او ٹرم صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے خط لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر موصولہ ۲۳ ذی حجہ ۱۲۶۵ ہجری مین لکھا تھا کہ بندوبست پنجسالہ کیا جاوے یہان بفضل الٰہی بندوبست پچپن سال کا قائم ہے کہ اس مدت مین زیادہ ستانی رعایا سے نہین ہوئی بلکہ محاصل سرکار کی کمی ہوگی اور نقول دو خط مرسلہ نواب گورنر جنرل بہادر کہ متضمن توصیف حسن انتظام محمد علی شاہ بادشاہ کی پہونچی تھی لکھی جاتی ہین

نقل خط نواب گورنر جنرل لارڈ آکلنڈ بہادر مورخہ دوم و سیوم اکتوبر ۱۸۳۸ع

دورین زمان بشاشت عنوان اوای مراسم تہنیت و مبارکباد از طرف اخلاص بنیاد بحسن انجام تدابیر دانش و معدلت آن والاشان دربارہ استیصال و بیخ کنی طوائف ضالہ و شقیہ جرامبان شب روان کہ کوہستان سرحدی مملکت آن والا دودمان را ملجای و ماوای خود ساختہ و غارتگری را پیشہ شنیعہ خود مقرر کردہ جادہ پیمای ظلم و تعدی و راہ رو جور و اذیت رسانی بر رعایاے مملکت آن اریکہ آرای سلطنت و حشمت و دیگر مکان ممالک کردہ نواح ولایت آن نوربخش سریر شوکت و عظمت میشدند باعث صدگونہ مسرت و سرور و سبب چندان چند فرحت و حبور گردیدہ ہیچ شک نیست کہ شیانکہ این امر عظیم و کار جسیم شوکت و حکومت مقتضی آن ہست کہ مدام محافظت و حراست عایا بیچارہ و ناتوان مد نظر باند سر پنجہ ظالمان و جابران پیشہ تادیب و عقوبت کوفتہ شود آن ترتیب دو افسر شاہی تا حد اختیار و قدرت بخش و خوبی و متانت و نیک اسلوبی انجام داد مہر آن فرمودند این فقیر بعض حال پنجاہ و سہ نفر ڈاکوان کہ منجملہ آن دو کس سرداعظیم آنہا از قوم مارڈ واڑی بودند انچہ از طرف نیپال بعہدہ داران آن والاشان بعمل آمدہ باعث

حسن انجام چنان امر خیر که آن زینت بخش وساده است و کامرانی بان مشغولی دارند یقین است
که اشخاص مذکورین نیز بپاداش گران سزا و تعزیر شایسته و واجبی خواهند آمد مخفی نماند که آنچه لازمهٔ
پاس و لحاظ مراتب اخلاص و تعظیم آن زینت دهٔ باج و دیهیم در دل محبت منزل جاگزیده است
بظهور رسید امید است و شفقت دستور بیوتات و رو به ترقی و تزاید دارد و لازمهٔ شفقت و عنایت
آنست که این اخلاص بنیاد مدام مستمند دریافت حال خیریت اشتمال متصور بوده بابراد اشفاق
نامجات عطوفت آیات مسرور و محبور می شده باشند

نقل فقرات مندرجهٔ خط نواب گورنر جنرل بهادر مرقومهٔ دهم ماه اگست سنه ۱۸۴۲ع

لازمهٔ نیازمندی و اختصاص نیست که بخاتمه این نامهٔ اخلاص شمامه مزید تشنان
و شکرگذاری اتحاد و یکجهتیهای آن اورنگ نشینان چار بالش سلطنت با سرکار
دولتمدار انگریز بهادر در باب گرفتاری و سزادهی قزاقان و قطاع الطریقان که از ان سبب
اکثری از سکان هندوستان محفوظ و مامون از ظلم و تعدی آن گرگ روشان شدید
بصمیم قلب و صفائی دل ادا سازم که اعانت و امداد و یکجهتیها و اتحاد درین امور باعث کمال
سرور و تعیین سبب فرحت و حبور گردیده و جناب فلک رکاب کیوان بارگاه خلائق و
عالم پناه حضرت ملکهٔ رفیع الدرجه انگلستان با صغای این چنین امور دلیلی صادق و برهانی
واثق بر خلوص محبت و اتحاد و فور مصاحبت و توادّ آن والا دودمان با سرکار ابدیت بنیان
کمپنی انگریز بهادر خواهند فهمید و نیز از جهد موفور و کوشش نامحصور که در ایفای بنی نوع
انسان از ان والاشان بعمل آمده شهرت نیک نامی و بلند پایگی و عالی حوصلگی و والا رتبگی آن
فروغ بخش تاج و تخت از ارض تا سما و از ثری تا ثریا رسیده ترصد آنست که اخلاص
شعار سی از خیر طلبان و نیازمندان متصور بوده مدام بابراد اشفاق نامجات عطوفت سمات
مشعوف و محبور می شده باشند فقط

	قول مؤلف	

یہانتک آغاز جواب ملکو بلک کا انجام ہوا یہ قصہ تمام ہوا بعد خرابی بصرہ یہ فکر و تدبیر ہوئی
لیکن مقدم مشیت تقدیر ہوئی کچھ بھی نہ ہوا ایسی ملک مین حتی الوسع پیروی کامل ہوئی
مگر وہ تدبیر تحصیل حاصل ہوئی اگر پہلے سے ان امور کا لحاظ و پاس ہوتا تو اسقدر کیونکہ
ہراس ہوتا وہی ہوتا ہے جو مشیت مین ہوتا ہے اب یہان سے حالات شورش ایام غدر
لکھے جاتے ہین یہ تفصیل و تصریح سوانح اسکے سناتے ہین کہ زمانہ دگرگون ہوتا ہے و عالم فریب ہے

تذکرۂ انقلاب عہد انگریزی و سامان ایام غدر

جب ملک ہندوستان مین بخوبی اول انگریزی انتظام ہوا ہر ضلع مین معاملات ملکی و مالی کا انصرام ہوا اہلکار
شاہی جو لائق پنشن و وظائف کے تھے انکو انکی پنشن ماہواری مقرر ہونے لگی ہر کیفیت و حقیقت
ہر ایک کی بسر ہونے لگی بحالات مناسب رعایا نوازی ہوئی موقع سے سرفرازی ہوئی
جو حاضر ہوا اسکو توقیر دی جو قاصر ہوا اسکو تعزیر دی حکام انگریزی سب حلیم و عادل و فہیم
و عاقل تھے بعد انتزاع سلطنت کے جنرل ولیم صاحب بہادر اعلی حاکم تھے بعدہ جنگ جنا
بہادر و جان لارنس صاحب بہادر ملک کے ناظم رہے کہ یکایک مقام میرٹھ سے
خبر آئی کہ فوج تلنگان بگڑ گئی انگریزین لٹ گئے توپ تلوار چلتی ہے زمین وہان کی ہلتی ہے
شہریون نے تمام چھاونی مین آگ لگائی صورت معرکہ کی دکھائی افسران فوج سب غارت
لوٹ کر دہلی کو راہی ہوئے داخل قلعہ شاہی ہوئے اور جملہ فوج دہلی مین یکجا ہو کر بادشاہ ظفر
سے عرض کیا کہ آپ سر تخت اجلاس فرمایئے رونق سلطنت کی بڑھایئے ہم یہ اقرار کرتے ہین
کہ یہ سب فوج جان نثار ہی کو موجود ہے انکار محض بے سود ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ مین ضعیفی
سے پا در رکاب ہون اس بحر عالم مین مثل حباب ہون حالت ضعیفی مین کیون ستاتی ہو چراغ
سحری کیون بجھاتے ہو انگریز سے کون فتحیاب ہوا ہے جو بگڑا وہ خراب ہوا یہی خوف ہے
کہ فاش یہ راز نہ ہو یہ معرکہ آغاز نہ ہو اگر انکی فوج چڑھ آویگی ذرا سی بھی جو حرمت ہے وہ
جاتی رہی گی تاج سر موجود ہے جا ہو جسکو چاہو دیو امرای سلطانی نے عذر بادشاہ کا فوج

سنایا مگر کوئی بر سر اصلاح نہ آیا بقول شخصیکہ مردہ بدست زندہ نہایت جبر و تعدی سے
بادشاہ کو تخت پر بٹھایا فوج نے اپنا حکم چلایا غرضکہ دہلی مین بھی عرصہ تک آشوب غدر سے
عالم شور رہا گویا قیامت کا ظہور

حال فہمایش جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ فوج لکھنؤ کو مقام لکھنؤ کے

جب کہ جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر کو حال شورش فوج باغی کا معلوم ہوا تب لکھنؤ
مین فوج گورہ کو حکم دیا کہ تم چھاونی مین مقام کرو اصطبل جو بڑا کا چھوڑ دو کہ یہان بھی فوج
برگشتہ نہ ہو سپاہ آراستہ نہ ہو غرضکہ سب گورہ چھاونی مین ٹھہر گئے تلنگے نکلے
یہان گھبر گئے وہ مہینا جیٹھ کا اور دھوپ کی تپش ہر جانب سے فوج کی چپقلش ایک دن
صبح کو ہندوستانی فوج جمع کی گئی ہر ایک کو نصیحت سنائی گئی کہ خیال کرو ہمنے تمکو
خاک سے پاک کیا مگر تمنے نہ خیال خاک کیا جس حالت مین کہ تم لوگ اپنے
گھر سے آئے تھے فقط لنگوٹی بندھی تھی کیا جیس بنائی تھے تمکو سپاہی کیا ہر ایک کو
عہدہ دیا اونکو اعلی کیا کام تسلی و دلاسے سے لیا ہزارہا کو انگلش دینا
بہادرون کو پنشن دین حساب تنخواہ کا صاف رہا قصور معاف رہا تم لوگ ملازم
سرکار رہے قدیم تنخواہ رہے کسی بادشاہ نے سپاہ کی ایسی قدر نہین کی آبرو
ایسی نہین دی تمغے جنگ کے دیے گئے کیسی کیسی سلوک کیے گئے تمکو جب کہ قواعد
سکھائی گئی فوج آراستہ بنائی گئی چاندماری جنگ مصنوعی مین لاکھون روپیہ
صرف کیا مال و زر دیا کس کس گرانی مین تمکو کھلایا ہے خیال صرف کا دلمین
نہ آیا ہے فوج بیمار کے واسطے ڈاکٹر و طبیب ہین شفاخانہ نزدیک قریب پلٹن
اوس پر بھی تمنے ہمارا عزیز نہین کیا نالائقی سے کچھ تمیز نہین کیا ہم رونق ہندوستان
ہین شہنشاہ انگلستان مین رہون کو قزاق و ٹھگون سے صاف کیا مسافرون کو نہایت
آفات راہ سے پناہ دیا ہم سے زبردست زیردست ہوئے جنگ کے حوصلے سب کے

پست ہوئے پس تم لوگ ہم سے کیون بیزار ہوتی ہو کل ہو کر خار ہوتی ہو اگر تم ہم سے دور رہو جاؤ گے تو اگلے سے مزدور رہو جاؤ گے فقط

جواب افسران فوج

افسران فوج نے یہ سب افسانہ گوش کیا جواب دیا کہ آپ کا ارشاد سب بجا و بہتر ہے ہر ایک بات خوشتر ہے آپ کا انتظام خوب ہے دعوے اولوالعزمی مرغوب ہے آپ جوان مرد و دادگستر ہیں سپاہ دوست و بندہ پرور ہیں ہمکو آپکی نوکری میں آرام ملا خوب خوب تمغہ و انعام ملا ہم منکر لطف سرکار نہیں نواری سے انکار نہیں الا یہ جو کارتوس نئے آئے ہیں اس سبب سے لوگ گھبرا رہے ہیں اگلے کارتوس کاغذ کے تھے اب جھلی کے ہیں اس سے اشتباہ حرام و حلال ہے دانت سے کاٹنا امر محال ہے کون وہ ہے جو جان نہیں دیتا ہے مگر کوئی ایمان نہیں لیتا ہے ہمارا یہی تنزلزل اعتقاد ہے آپ کی نیت میں فساد ہے غرضکہ فوج نے باوجود فہمایش کچھ نہ خیال کیا نصیحت سے زیادہ ملال کیا دوسرے روز فرنگی سب مچھی بھون میں پہونچے دوربین لگائی بلندی و پستی شہر کی نظر آئی مچھی بھون کو مرزا ہجی علیخان فرزند محمد علی شاہ بادشاہ سے خالی کرایا اونکے رہنے کو دوسرا مکان ٹھہرایا سب فرنگی مچھی بھون میں مقیم ہوئے مبتلای خوف و بیم ہوئے جہان تک کہ مچھی بھون کے قریب حصار تھے مکانات بے شمار تھے وہ سب کھدوا لئے گئے نئے راستہ نکالے گئے مصطفی علیخان فرزند امجد علی شاہ بادشاہ و رکن الدولہ محمد حسن خان پسر نواب سعادت علیخان کو قید کر لیا بیلی گارد کو بھیجدیا اور چند شاہزادگان دہلی کے یعنی مرزا حیدر شکوہ و مرزا نور الدین وغیرہ پسران سلیمان شکوہ جو لکھنؤ میں مقیم تھے پامال ستم تھے وہ بھی محبوس زندان ہو کر سخت پریشان ہوئے ۔۔ ماہ شوال تھی عجیب آفت شامل حال تھی منڈیانوں کی چھاونی اور جابجا جو فوج تھی فراہم ہو کر برسر فساد ہوئی مسلح و مستعد عناد ہوئی اول میگزین توپخانہ کا بیڑا لیا خزانہ اونٹوں سے بھر لیا گوروں کی توپ چلنے لگی دونو جانب سے جنگ ہوئی بلکی پلٹنگون نے

چھاؤنی مین آگ لگائی ہر ایک نے لوٹ مچائی دونو جانب سے گورہ و تلنگے بہت مارے گئے
صدہا کے سر اوتار سے گئے لکھنؤ مین قیامت نازل ہوئی ہر جگہ فوج داخل ہوئی رعایا محض پریشان
و ناکام ممو خان کوتوال کا شہر مین انتظام غرضکہ چند سے یہ معرکہ کارزار رہا ہر جانب سے
کوا گو ہار رہا آخر کار فوج باغی کو شکست فاش رہی انگریزون کی بیلی گارد مین بود باش رہی
شہر مین واسطے رعب کے پھانسیان کھڑی ہوئین سیکڑون نے پھانسی پائی قضا کی راہ
دکھلائی اور بیلی گارد مین یہ حال تھا کہ جو تھا وہ رستم زال تھا توپین ہوٹ عجیب ٹہنگ
سے لگی تھین دیوارون پر بیلی گارد کے چھپر مین تھین کثرت سے سامان رسد و غلہ وغیرہ
انبار تھا لاکھون من سامان مہینون کا تیار تھا جملہ حکام انگریزی معہ زن و بچہ بیلی گارد
مین فراہم تھے سب یکجا و باہم تھے ہزارہا مخبر ہوشیار خبر رسان تھے شب و روز ہمی فکر مین
سرگردان تھے انگریزون سے زمین چھٹ گئی ہر ایک چھاؤنی جل اور لٹ گئی پرشدی پور مین
بھی فوج کا فساد ہوا معرکہ عناد ہوا راجہ لال ہنونت سنگہ تعلقدار کالا کانکر معہ تین چار ہزار
پیادہ و سوار پہونچکر انگریزون کی اعانت و امداد کی سزای ہر بد نہاد کی انگریزون سے
تعلقدار نے کہا کہ آپ کچھہ نہ گھبراوین ہماری سپاہ مین سب انگریز چلے آوین چنانچہ جملہ
بیس بائیس انگریز معہ زن و بچہ کو اپنے گھر لے گیا سرکاری خزانہ بھی بچا کر بے خوف و خطر لے لیا
انگریزون کی تواضع و مدارات کی ضیافت و خدمتگذاری دن رات کی چند سے انگریز مہمان
رہے گو کہ پریشان رہے مگر بعد تھوڑے عرصہ کے تعلقدار مذکور نے جملہ انگریزون کو
معہ زن و بچہ و مال و متاع بحفاظت تمام آلہ آباد کے قلعہ مین پہونچا دیا کمال شجاعت
و دلاوری و خیرخواہی کا کام کیا

حال برآوردگی تخت و تاج و مال شاہی لکھنؤ کا باہتمام انگریزان وقت تردد غدر کے

لکھنؤ مین خبر آمد آمد فوج باغی کی و ہجوم ہوئی اور یہ بات معلوم ہوئی کہ پیادہ گیارہ ہزار ہین
اور چوبیس سو سوار ہین فوج کی آمد کا بڑا رعب تھا شہر مین عجیب آشوب تھا فوج انگریزی

ادہر سے آگے کو پہنچ گئی قبل از معرکہ راہ روکی گئی صاحب چیف کمشنر بہادر نے حسام الدولہ
مختار بادشاہ کو بلایا اور یہہ حکم سنایا کہ جسقدر جواہرات گران بہا و مال و متاع شاہی ہکو
معہ تاج و تخت ہمکو دو کیونکہ تم مختار بادشاہ ہو حسام الدولہ نے ہزارہا صندوق مال
و متاع و جواہرات گران بہا مع تاج و تخت مرصع شاہی پیش کیا انگریزون نے
اوسکو بحفاظت رکھہ لیا اور سوای اسکے جو جو اسباب عمدہ و اسلحہ پسندیدہ موجود تھے
سب داخل کر دیا غرض کہ یہ گھر ایسا تھا کہ بعد غارت و لوٹ کے بھی کیا کچھہ نہ تھا فوج
انگریزی کا پل پنہتہ پر ایک مورچہ تھا اور پل آہنی پر دوسرا تھا جہانکیون ورندون کی
کیا حد تھی کربلا تالکٹورہ کی زد تھی فوج انگریزی مین بھی تلنگہ و سوار تھے برق انداز
دو تین ہزار تھے حتی الوسع محمود خان کوتوال جان نثار و منتظم رہا انتظام شہر کا مستحکم رہا
امرا اپنے گھرون سے نہین نکلتے تھے فقرا گدائی کو نہ جاتے تھے کہری نہ دربار جان کا خوف تھا
ہر بازار دکانداروں کی دکانین بند دہشت و لوٹ و غارت گری کی چند در چند مہاجن
شہر کے زر نقد لے گئے جسکو پایا دے گئے انگریزی اشتہار جاری تھے کہ اپنے اپنے گھرون
سب ہوشیار رہین ہر طرح سے خبردار رہین اب بدمعاشان سے کام پڑا ہے انتظام
بگڑا ہے فوج باغی کی آتی ہے دیکھیے کیا ہوم ہوا جاتی ہے —

معرکہ جنگ مقام چنہٹ مین

فوج باغی سے گنج مین جو قریب چنہٹ کے ہے پہونچی کئی کوس کے گرد مین لوگ پڑے
علم صلح فوج کے گڑے سپاہ نے کمر کھول کر بعد غسل خورد و نوش کیا ضروریات سے فراغت لیا
توپین جانب پل گومتی کے لگا دین بند وقتین صاف کین سرحد لکہنو سے رسد آگئی ہر طرح
کی مدد آگئی سردار فوج کے سب باہم ہوئے سالار سپاہ کے فراہم ہوکے واسطے لڑائی
کے مشورہ ہوا افسرون نے متفق ہو کر کہا کہ منجم جو ساعت بتلاوین اوسی وقت ہم بلی گارد کو
جاوین چنانچہ منجم جو ہمراہ تھے شمار روز و ساعت سے اگاہ تھے پوتھی منگائی ساعت

دکہائی پنڈتون نی سمجھکر بتلایا کہ یوم منگل روز ظفر ہے اوسی روز لڑائی بہتر ہے الاچند روز سکا
فاصلہ ہوگیا و ورمقابلہ ہوگیا یہان صاحب چیف کمشنر بہادر کو لکھنؤ مین خبر ہوئی کہ منگل
کے دن لڑائی ہوگی معرکہ کی صف آرائی ہوگی یہان بہی فوج انگریزی مین تیاری تہی اور
سپاہ باغی مین نفس شماری تہی سچ ہے کہ میدان مین فوج انگریزی کا کون مقابلہ کرتا ہے
یہ میدان کے شیر ہین لڑائی کے دلیر ہین جہان جمتی ہین ہٹتے نہین جاکر پہر ٹلتے نہین دوشنبہ
کی رات ہر طرفین مین تیاری رہی جانبین سے ہوشیاری رہی وقت طلوع آفتاب
صاحب چیف کمشنر بہادر نے فوج کو حکم دیا کہ تیار ہو مستعد پیادہ و سوار ہو غرض کہ فوج انگریزی
قریب تین ہزار ہندوستانی وگورہ کے مسلح و مجتمع ہوکر چلے دس ضرب توپ گہوڑچڑہی
اور دو ضرب ہاہٹ گویا آتش کے اگن بوٹ روانہ ہوئے صاحب چیف کمشنر بہادر سردار
جنگ کے آگے چلے اور سرداران فوج ہمراہ رہی فوراً جہان فوج باغی تہی پہونچی توپین
متواتر چلین ہوٹ آواز مین تلنگان فوج باغی یکایک آمد فوج انگریزی سے گہبرا گئی
سمٹ کر ایک جگہ آگئی ادہر سے بہی دو گہڑی تک توپ چلتی رہی زمین صدمہ سے ہلتی
رہی چپ و راست سے دو غول ہوئے مورچے انگریزی کو پہونچی ہزارہا سپاہی تلوار
نکالے ہوئے کا ہیں سنبہالے ہوئے گہوڑہ سوارون کے اوس معرکہ مین رکتی نہ تہے
زمین پر جمتی نہ تہے دونون جانب سے خوب تلوار چلی صفین کی صفین کٹ گئین معرکہ کارزار سے
ہٹ گئین بہت دیر تک گہمسان رہا فوج باغی کے ہاتھ میدان رہا اگرچہ فوج باغی
زیادہ تہی مگر سپاہ انگریزی جان دینے پر آمادہ تہی فوج انگریزی مقابلہ سے تابہ پل آہنی
ہٹ گئی جابجا چہٹ گئی صاحب چیف کمشنر بہادر وہان سے بیلی گارد مین آگئے پیچہی بہونپنا
سب چہا گئے جب لڑائی انگریزی بگڑی تو قیدیان پیچہی ہون نے راہ پاکر راہی ہوئے
روانہ سپاہی ہوئے اور فوج باغی لب گومتی داخل ہوئی واسطے جنگ کے مایل ہوئی
کہین توپ پیچہی ہون سے چلتی تہی کہین باغیون کی دن سے چلتی تہی ایک تقسیر فوج باغی

سے کے ہمراہ تھا نام اونکا احمد اللہ شاہ تھا نہایت وجیہ وجری وشجاع وفصیح سب مورچے طے
کرکے پل آہنی پر آپہونچا گھوڑا کو واکر پہونچا بہت گولیان شاہ صاحب کے منہ پر آئین
مگر منہ کو نہ چھپایا سینہ سپر بنایا نتیجہ فوج باغی کا دریا سے عبور ہوا رمنہ تک پہونچتے
فتور ہوا اگرچہ فوج باغی اوس روز تھکی ماندی تھی مگر کمر باندہے تھی بہت فوج موقع پر زمین
چند پلٹنین مورچون پر پہونچین الاشام تک تلنگون کے مورچے بڑہ گئے در و دیوار پر چڑہ
گئے بیچ مین گورے اور سپاہ باغی کا ہجوم معرکہ جنگ کی دہوم ہر ایک سمت سے مہتاب
جلتی ہی تھی توپ چلتی رہی کہان گولہ گولی کے آمد نہ تھی کسیطرف توپ کے زد نہ تھی مکانات
گولہ گولی سے مشبک چور ہوئے صورت خانہ زنبور ہوے چند شہر سے لکھنؤ کی فراہم ہوے
انگریزون سے لڑنے کو باہم ہوئے اگرچہ وہ لوگ نہ واقف جنگ تھے مگر لڑائی مین شیر
و نہنگ تھے نہ خوف جان نہ اندیشہ مال بقول شخصیکہ بیت ز غم وزدہ ز غم کالا
لنگی بہ پیرہنت گلی یالا ؛ ایک گروہ توپ کا کہین سے اوٹھا لائے ہار پھول کے اوپر
چڑہائے مٹھی قول کرے چنبر ہوان ہوے پیر نجارا کی قسم کہا کر آتش افشان ہوے اوس روز
شہر کا عجیب حال تھا ہر ایک کو غم جان و مال تھا دروازے گھرون کے بند تھے صدمہ
مین زن و فرزند تھے گولی کے خوف سے کوئی راہ مین نہ نکلتا تھا راستہ پر کوئی مسافر
نہ چلتا تھا رات بھر توپ کی آواز سے ہول دل ہو گیا ہر ایک وحشی بیمل ہو گیا جب گولہ ہوٹ کا
چھٹا معلوم ہوا کہ تختہ زمین کا پھٹا صدای توپ سے آسمان ہلتا تھا آواز توپ کیا تھی
گویا رعد کرتا تھا رات کو جو سنگ اوڑی اذا السماء انفطرت کا شور ہوا اذا الکواکب انتثرت کا
زور ہوا غرض کہ بعد نمونہ اس قیامت کے صبح کو معلوم ہوا کہ مچھی بھون خالی ہو گیا لوٹ آئی
ہونے لگی مایہ بضاعت لٹنے لگی اوسی روز سے زیادہ تر شہر پر آفت آئی لوٹ کی قیامت
فوج باغی نے ہاتھون سے شہر سارا لٹا گھر بار سب کا دوبارہ لٹا دولتمند فقیر ہوئے
فقیر اسیر ہوئے غرضکہ دو مہینے تک وہ حال تھا کہ لوٹ سے شہر پامال تھا سوای اسکے یہ طرہ تھا

که ہزار ہا برق انداز جو انگریزی ملازم تھے اونکو تلاش کرکے فوج باغی نے مارا اور تباہ کیا
گھر اونکا خاک سیاہ کیا انگریز لوگ فقط بیلی گارد مین محصور تھے بیاسی مورچے گرد اوسکے
دور دور تھے دونون جانب سے شور توپ و تفنگ تھا شب و روز معرکہ جنگ تھا

جانا اہالیان فوج باغی کا تلاش شہزادگان لکھنؤ مین واسطے تخت نشینی کے

سرداران فوج باغی نے باہم ہوکر صلاح کیا کہ بدون والی ملک بادشاہ کے یہ لڑائی جیتنا
ہی جان بازی دشوار ہے ذرون کی نہیں خورشید ضرور ہے کوئی بادشاہ مقرر کرنا منظور ہے
بارگاہ سلطانی مین جلد کسیکو منتخب کرکے بادشاہ کرو غرض کہ قصرات شاہی مین سب دار
فوج کے فراہم ہوکر آئے تلاش شہزادگان مین کوشش بجا لائے بعد تفحص و تلاش معلوم ہوا
کہ ایک محل مین ایک فرزند سلطان ہے عمر مین جوان ہے الا یہ سنا کہ وہ شہزادہ بعض
مجنون یا بیہوش ہے سراسر خاموش ہے اور کسی نے یہ پتہ بتایا کہ ایک لڑکا بادشاہ کا اور
حضرت محل سے ہے صورت مین رشک کیوان و بدر ہے نام اوسکا مرزا برجیس قدر ہے
جب افسران فوج نے خطاب و لقب دریافت کرلیا پتہ معقول لگا لیا تو اوسی قصر مین
جہان یہ شاہزادہ مقیم تھا سب آئے محل مین پیام زبانی پہونچائے ممو خان داروغہ قدیم حضرت
محل نے جاکر ڈیوڑھی پر بیگم صاحبہ سے بیان کیا کہ افسران فوج باغی دروازہ پر آئے ہوے پیام
لائے ہین کہ کچھی ہوون دو روز مین فتح بیلی گارد کا خالی کرنا باقی ہے وہ بھی خالی ہوا جاتا
دیکھیے خدا کیا سامان دکھاتا ہے اس فوج کے واسطے پناہ کسی بادشاہ کی درکار ہے بدون
بادشاہ کے لڑائی بیکار ہے سلطان عالم دور ہین اونکے لانے سے ہم مجبور ہین فی الحال
اگر مرزا برجیس قدر بہادر شہزادہ بادشاہ تخت نشین ہوجاوین تب ہم جانفشانی کرین
اور وہ ہماری قدردانی کرین سپاہ کو تیغ و سپر چاہیے ملک کو تاجور چاہیے سوا اسکے
جب سلطان عالم کلکتہ سے آوین اپنے تخت پر رونق فرماوین پس پردہ بیگم صاحبہ نے اگر
یہ سب حال سنا پہلے کچھ نہ جواب دیا بعدہ حکیم سید حسن رضا بلگرامی و میر مہدی اتالیق

شہزادہ سے صلاح لیا سبھوں نے کہا کہ بہتر ہے گھر بیٹھے خدا نے تاج و تخت دیا اور کوشش
بادشاہ ملک کا کیا یہ شاہزادہ صاحب جاہ و اقبال ہے اس امر سے انکار محال ہے تب بیگم صاحبہ
نے جواب دیا کہ اس معاملہ مین ہمکو نہایت پس و پیش ہے خوف تمہاری سے دل لرزتا ہے
کہ فوج انگریزی گھر مین موجود ہے ایسی فکر محض بیہودہ ہے اگر فتح حاصل نہ ہوئی لڑائی
کامل نہ ہوئی تو یہ فوج انگریزی ہمکو ہلاک کرے گی ہر طرح سے دردناک کریگی ہان
جس روز سلطان عالم آوین گویا ہم سلطنت پاوین گھر بار بادشاہ سب لٹ گیا ہے فوج کو
کہان سے تنخواہ دین گے کیونکر اسکا انتظام کرین گے ملک زادہ گو صاحب اقبال ہے
لیکن عمر مین گیارہوان سال ہے واسطے جنگ و جدال کے ایسا بادشاہ چاہیے
کہ خود معرکہ مین لڑے قدم پیچھے نہ کرے اہلکاران فوج باغی نے جواب دیا کہ اب عذر حیلہ
سے باز آئیے مناسب ہے کہ شہزادے کو لائیے ورنہ ہم لوگ بگڑ جاوینگے شہزادہ کو
بجبر لے جاوین گے اگر شہزادہ کم سن ہے کچھ غم نہین طلب گار لڑائی ہم نہین اوسکے
اقبال سے ہمکو کام ہے سب ہمارے ہاتھون انتظام ہے واسطے اپنے دری کے
کوئی عذر لازم نہین ہے محتاج زر کوئی حاکم نہین ہے اب آیندہ گستاخی معاف
عرض ہماری صاف ہے کہ اگر تخت نشینی سے ملکزادہ کو انکار ہے تو پھر شکایت ہماری
بیکار ہے بعد اس قیل و قال کے ممو خان داروغہ بھی بیگم صاحبہ کے پاس آیا سب
ماجرا سنایا کہ فوج کے ہاتھ سے چارہ نہین بجز اقبال گذارا نہین بیگم صاحبہ نے طوعاً و کرہاً
جواب دیا کہ خوف سے جی ڈرتا ہے انجام کا خیال آتا ہے الا جو تقدیر مین ہوتا ہے وہ ضرور
ملتا ہے بقول شخصیکہ بیت انچہ نصیب است ہم می رسد ❊ ورنہ ستانی بستم می رسد
مجبور بہر حال تخت نشینی منظور کیا اس نیت سے اہالیان کو اطلاع دیا الا باین شرائط
کہ افسران فوج اطاعت کرین قرآن مجید درمیان دین کہ ہماری حکومت و انقیاد سے
باہر نہ ہوینگے جو ہم حکم دین اوسکی تعمیل کرین علاوہ اسکے تاریست دامن نہ چھوڑینگے

اطاعت سے منہ نہ موڑینگے اہالیان فوج نے ان باتونکو قبول کیا اطاعت کا ذمہ
لیا چنانچہ روز و تاریخ سعید واسطے تخت نشینی کے قرار پایا فلک شعبدہ باز نے دوسرا رنگ کھلایا فقط

حال تخت نشینی مرزا برجیس قدر صاحب اور انتظام سلطنت ایام غدر

جب کہ اہالیان فوج سے سب قول و اقرار مضبوط ہوئے باہم اقرار نامجات مربوط
ہوئے جلد کرنے منصوبون مین رات بسر ہوئی نجومی سبھون کو سحر ہوئی ممو خان
داروغہ اور جملہ اراکین اوس محل کو خوشی تھی ہر ایک کو خورمی تھی کہ اب ہمارے طالع
بیدار ہوئے ہم لوگ سب سرفراز ہوئے غرضکہ وقت وہ پہر تاج و تخت شاہی آراستہ ہوا
ہر قسم تخت نشینی پیراستہ ہوا اہالیان فوج نے اسقدر بحث پیش کی کہ فی الحال شاہ
دہلی بادشاہ ہندوستان ہیں اور شہنشاہ ہندوستان ہیں اوسکی تعظیم کا خیال ضرور ہے
اطاعت اوسکی بمقدور ہے یہ تاج اوسکا عطیہ ہے وہ بادشاہ بڑا ہے اولاً سکہ شاہی
شاہ دہلی کے نام سے علم شاہی اوسکے نام سے گڑی اگر وہ تاج بخشی کرے گا تو برجیس
قدر بادشاہ ہونگے چنانچہ یہ بات سب کو پسند آئی بیگم صاحبہ نے رضامندی اپنی
بتلائی محل سے سواری برآمد ہوئی خبر آمد آمد ہوئی آخر کو مرزا برجیس قدر بہادر نے
تخت شاہی پر جلوس کیا ہر ایک اہلکاران دربار نے نذرین دیا ایک مورخ نے مصرعہ
تاریخ موزون کیا وہ اس مقام پر لکھدیا مصرع ہوا اشہر مین اب عہد برجیس قدر ۱۲۷۳ ہجری
شرف الدولہ محمد ابراہیم خان کشمیری وزیر ہوئے حکیم حسن رضا بلگرامی و میر مہدی آتالیق
مشیر باتدبیر ہوئے کوئی شخص داروغہ توپخانہ ہوا کوئی مہتمم خزانہ ہوا سب خدمتین ایک ایک
کو ملی قدر مراتب بانٹ گئین تنخواہین [illegible] کی گھٹ گئین جانب بارگاہ سلطانی لوگ جانے لگے
ملازم [illegible] قریب ایک لاکھ سپاہ کے ازدحام ہوا مجمع خاص
و عام ہوا [illegible] خدمات سے کامیاب ہوا علی محمد خان خطاب ہوا اگرچہ
خزانہ شاہی [illegible] مال تھا مگر قدرت خدا سے مالا مال تھا بڑا بھاری صرف گولی

بارود کا ۔ لاکھون روپیہ کا میگزین پھکا تمام زمانہ کے لوہار کاریگر بلوا لئے تھے
توپین بہت ڈہالین ہزار ہا من گولیان تہین سپاہ کا ہر جانب سے ہجوم مکانات شاہی بازار عام کی

مشورہ و حملہ بیلی گارد

ایک وقت افسران فوج باغی کے یکجا ہوئے واسطے مشورہ جنگ کے صف آرا ہوئے
کہ زمانہ جنگ کا طول ہوا جھگڑہ فضول ہوا تاکیدی حکم سرکار سے معرکہ مین تعجیل ہو سرکار
زر سرکاری بے حساب اوٹھتا ہے کسقدر روپیہ خرچ پڑتا ہے سبھون نے جواب دیا
کہ ہمکو عذر کیا ہے قضا سے خوف کیا ہے البتہ ایک حجت پیش ہے کہ زمیندار لوگ باہر
آ گئے ہین سرکار کی طرف سے لڑتے ہین مرتے ہین اگر متفق ہو کر حملہ کیا اور میدان لڑائی کا
لے لیا تو نام کسکا بلند ہوگا اور کون فیروزمند ہوگا چنانچہ بعد صلاح باہمی کے یہ مشورہ ہوا
کہ آگے جنگی پلٹنین ہون پیچھے سوارون کی صفین ہون اسی طرح سے انتظام نظامت
ہو جائے پس و پیش بے باعث ہوئی اگر مقابلہ مین گھمسان رہا اور ہمارے ہاتھ میدان
تو ہمارے سوا کون مستحق ظفر ہے کسکا زور کارگر ہے آخر کار یہ صلاح بیان کیا ایک روز حملہ کا
قرار دیا اور بیگم صاحبہ کا حکم ہوا کہ متفق ہو کر یورش کرو باہم ہو کر خوب لڑو شعر

یا دا باد ما کشتی در آب انداختیم

حملہ کرنا بیلی گارد پر سپاہ باغی کا روز اول

سپاہ باغی کو ہر روز حملہ بیلی گارد کا ۔ یہان تھا لڑائی کا میدان تھا الا ہمہ وقت
زور کی کشاکش ہر سپاہی اپنے زعم سے آزاد و خوش مغرور ہر ایک سپاہی ہوا کوئی
زر و مال لیکر اپنے گھر راہی ہوا اور انگریزون کو مطلق نہ اضطراب شب و روز شغل نوش
شراب تھا خوشی سے گورون کی بسر ہوتی تھی صفائی میگزین مین شام و سحر ہوتی تھی
گورے اسطرح لڑے کہ ہاتھ پاؤن مین ورم ہوئے مگر کچھ نہ زور کم ہوئے ہر ایک
کینہ کو نہ جان کا غم نہ محنت و مشقت کا الم اور یہان فوج باغی کا یہ حال کہ اگر لوٹ مارے

فرصت ہوئی تو لڑائی کی کثرت ہوئی ورنہ مورچون سے ہٹتے ہوئے غول انکے میدان
ہٹتے ہوئے آخرکار روز حملہ صبح کو فوج باغی خونخوار مع زمینداران کی گوہارپے جمع ہوئے
ایک جا مجتمع ہوئے کثرت فوج کا کیا حساب تھا طرفین سے معرکہ لاجواب تھا
صدہا مکانات اوجاڑ ہوئے وہی مورچون کی آڑ ہوئی ہر ایک سمت سے توپیں
مار رہی تھی گولیونکی بوچھار تھی آگے کوئی تیغزن ہوا کمپنی چلی تو تمن پڑا کوئی زخمی ہوا
کوئی مرگیا لاشون سے میدان بھرگیا سیسل کا گولہ جہان گرا زمین دہس گئی گھر چلا
اور اگر ٹوٹا تو سیکڑون قدم پر چھوٹا جسکے تن پر پڑا زہر ہوا اوسکا گرا فوراً مرا اور جرأت
وشجاعت گورون کی دیکھیے کہ اس حالت مین بھی ذرا ہراس نہین باوجود محاصرہ وسرکشی
کو مطلق یاس نہین اول تو مکان کا گھرنا لڑائی کی آفتین اوٹھانا زمانہ مین کوئی نہ دوست
ونہ غمگسار مونس نہ یار زن وبچہ ہر وقت پیش نظر خوف جنگ وقتل شام وسحر توپ کی صدا سے
بچہ گورون کے بہت مرگئے سہم کر ڈر گئے غرضکہ چھ مہینے تک برابر یہ ماہ مقابلہ رہا
معرکہ کا میدان دولہ رہا کسی دن لڑائی کم نہ تھی شورش بیرہم نہ تھی مگر موتی فتح ومعرکہ کی شدت آ
کشتون ومجروح کا انبار الاکسی روز ایسا نہ ہوا کہ گھمسان کیا جاوے مکان خالی
کرالیا جاوے چنانچہ جان لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اس معرکہ مین مجروح ہوئے
زخم مہلک کھاکر بے روح ہوئے فقط

حال قید ہونا حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ کا قلعہ ولیم فورٹ کلکتہ مین

لکھنؤ مین بسبب معرکہ جنگ وجدال کے عجب رنج وملال تھا یہ باعث نہ معلوم ہونے حالات
بادشاہ کی محلات مین اندوہ وغم تھا خصوصاً نواب نشاط محل وخورشید محل کو سخت تردد
وملال تھا صدمہ کمال تھا راہ آمد ورفت ڈاک کی بند اس وجہ سے صدمہ وچند تھا دوماہ تک
رسم تحریر یک قلم مسدود رہی کاہش شب وروز موجود رہی عالم پریشانی مین ایک شب کو
محلات شاہی مین خواب سے یہ ماجرا نظر آیا گویا رویت کا نقشہ دکھایا کہ ایک مقام پر ایک

بڑا پہاڑ ہے مکان اوسکے گرد محض اوجاڑ ہے سر کوہ اژدہے بیشمار ہین ہزارہا عقرب و مار ہین
اور ایک چشمہ پانی سے سیلاب ہے ہر جانب سے عالم آب ہے آدمی کا وہان گذر نہین
صورت حیوان و بشر نہین سر کوہ دیو سفید آئے ہین یوسف مصر کو لائے ہین درمیان مکان کے
قید کیا ہے یوسف کو ہر ایک نے صید کیا ہے یوسف تنہا سرنگون ہے حالت دگرگون ہے
ہر بارگاہ احدیت مین یہ اوسکی التماس ہے کہ کیا میری تقصیر ہے جو مجہسے واسطے تعزیر
ہی یہ کہکر وہ یوسف مصر رو یا منہ کو اشکون سے دھویا فقط چنانچہ یہ حال خواب پریشان
مین دیکھکر ہر ایک محلات اندوہگین ہوئین اور نہایت پریشان و غمگین ایک نے دوسرے سے
یہ حال بیان کیا ہر ایک نے اوسکی تعبیر دیا دوسرے محل نے یہ خواب دیکہا کہ سلطان عالم
شکم ماہی مین بند ہین یونس کی طرح خوف چند در چند ہین وہان ماہی کشادہ ہے سلامتی پر
آمادہ ہے غرض کہ سبکو اس خواب منوحش سے ہر طرح کا گمان ہوا ہر ایک پریشان ہوا
لوگون نے تعبیر کی سبھون نے اپنی اپنی تقریر کی کہ کچھ نہ کچھ سلطان عالم کو اس غم سے مین
ملال ہے کوئی نہ کوئی صدمہ دور از حال ہے قاصد جاوے خبر خیریت کی جلد لاوے غرضکہ
نامجات محلات معلی کی تحریر ہو کر تا صدر روانہ کیے گئے

نامہ محلات معلی بحضرت سلطان عالم

اے جان عالم بادشاہ والا جاہ اورنگ زیب شہریاری رونق تاج و تخت جہانداری
قرار روح و روان مونس غمگساران آپکی جدائی نے مار ڈالا ہے عجیب طرح کا رنج دو بالا ہے
بدون آپ کے تسلی نہین فراق مین تشفی نہین شب ہجران کالی بلا ہے ہر دن قیامت سے
سوا ہے جب سے آپ سدہارے ہین آنکھین خون کے فوارے ہین رنگ چہرہ کی زرد
ہاتھ پاؤن سرد زندگی محال ہے سخت ملال ہے خواب و خور حرام زیست سے کام
ہی اسقدر ضعف و ناتوانی ہے کہ دشوار و محال زندگانی ہے حال بیان مفصل تحریر کیجیے
کہ فی الحال کس صورت سے اوقات بسر ہوتی ہے کیا شغل شام و سحر ہے اگر حال مفصل نہ ہو تو

تسکین کو کیسی تحمل ہو باقی شوق فقط کہاری نے نامہ لیا نامہ بر کو دیا اوس زمانہ پر آشوب مین قاصد کو
بہی سفر دشوار تھا عجیب حال روزگار تھا مگر قاصد نے بہ تبدیلی لباس شکل فقیرون کی
بنائی صورت درویشی کی دکھائی خط باحتیاط رکھہ روانہ سفر ہوئے جا بجا گذر ہوئی ایک جا نہ
مقام تھا دن کہین رات کو کہین قیام تھا جب بنارس مین پہونچے وہان پہانسیان
کھڑین تھین اجل کی لکڑیان گڑین تھین مصیبت واذیت سفر اوٹہاتے گئے جامہ تلاشی
دکھاتے گئے آخر کو بعد طے مراحل و قطع منازل کلکتہ مین پہونچے وہان دیکہا کہ قصر شاہی
عجیب بے رنگ ہے ہر ایک اپنی زیست سے تنگ ہے ملازم پریشان ہین ندیم
حیران ہین مکانات مین جب سائی ہوئی دیکھی سند بڑہائی ہوئی دیکھا کہ سب
حاضر ہین مگر سلطان عالم نہین ہین جب لوگون سے پوچھا کہ سلطان عالم کہان ہین کیا
کیفیت ہے سبھون نے جواب دیا کہ سلطان عالم ایام صیام مین بیمار تھے
با حالت زار تھے اطبا کو فکر علاج رہی کوشش اصلاح مزاج رہی اس حال مین مسہلات
ہوئے تنقیہ و تبرات ہوئے بفضل خدا صحت کامل پائی اور شفای عاجل شکر خدا
بجا لائے خدا نے یہ دن دکہائے سب کو خلعت و انعام ملے رنج و کلفت ڈہلی یہ
گفتگو باہم ہو رہی تھی کہ صبح کو ہر ایک جانب سے شور اوٹہا کہ اس باغ مین فوج گورے
کی آگئی ظلمت ستم کی چھا گئی نواب علی نقی خان یہ حال سنکر فی الفور دوڑے
کہ کیا آفت آئی بیٹھے بٹھائے مصیبت آئی سبب کہ نواب نزدیک انگریزون کے آئے پوچھا
کیا ماجرا ہے انگریزون نے جواب دیا کہ بادشاہ سے ہمارا سلام دو اور پیام کہو نواب
نے بیان کیا کہ بادشاہ اسوقت خواب آرام مین ہین نہ کسی کام مین ہین انگریز نے کہا
کہ فی الفور جگا دو کہ گورنر کا حکم و پیام ہے کہ بادشاہ اوس مکان مین نہ ٹھہرین جلد
یہان چلے آوین زمانہ آشوب انگیز ہے سب عالم بلا خیز ہے اس حصار مین اب قیام
ہووے یہین آرام ہووے نواب یہ سنکر گھبرائے بارگاہ سلطانی مین آئے محلدار سے

اطلاع کی کہ سلطان عالم کو جاکر جگاؤ و خواب سے اوٹھاؤ غرض کہ بادشاہ اس پریشانی مین
بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے پیام گورنر کا بخوبی گوش کیا آرام فراموش کیا
نواب نے عرض کیا کہ وقت فرصت نہین ہے موقع مہلت نہین چرخ ستمگار نے وہان وطن
چھوڑایا بیابان سفر مین یہ حال دکھایا گرد مکانات کے فوج گورہ بیشمار ہے پیادہ و سوار ہے
حکم ہے کہ بادشاہ ہمارے مین آوین تامل نہ فرماوین سلطان عالم نے یہ حال سنکر جواب دیا کہ رضاے
مولی از ہمہ اولی فوراً سلطان عالم نے حمام کیا پوشاک بدن پر آراستہ کیا محل مین عجب کہرام اٹھا
قیامت کا مقام تھا ہر ایک عالم سکتہ مین خاموش رنج و فکر مین بیہوش محلات نے کہا کہ اگر آپ تنہا
چلین تو ہم بھی وہین ہین بادشاہ نے کہا کہ مین تنہا قلعہ کو جاؤنگا اگر زندگی باقی ہے تو پھر آ ملونگا
تم سب لوگ یہین رہو کچھہ نہ کہو اگرچہ صدمہ کمال ہے مگر تقدیر سے لڑائی محال ہے یہ سمجھا کر
بادشاہ رخصت ہوے ملول بحسرت ہوے آگے بادشاہ پیچھے ندیم ہمراہ لگے سلطان عالم کو کچھہ
نہ ہراس تھا چہرہ مغموم نہ اوداس تھا سواری پر سوار ہوے مجاہد الدولہ و امانت الدولہ
دو چار ہوے اور سواری مین پیادہ و سوار ہمراہ ہوے چند مصاحب خیرخواہ رہے غرضکہ قلعہ فورٹ ولیم
مین بادشاہ محصور ہوے پہرہ گورون کے نزدیک و دور ہوے یہان رفیق و ندیم قلق مہجوری سے
ملول تھے رنج فرقت حصول تھے خصوصاً مرزا محمد رضا برق جو مونس خاص تھے وہ فرقت بادشاہ
مین قریب ہلاکت ہوے مبتلای مصیبت ہوے بادشاہ کو اسکی اطلاع ہوئی گورنر جنرل کو
خبر دی کہ مرزا برق اگر ہمارے پاس آوے تو قلق اوسکا مٹ جاوے گورنر نے حکم دیا کہ وہ
شخص تنہا آوے مگر پھر باہر نجاوے چنانچہ مرزا برق قدوم بادشاہ مین حاضر ہوا حالات سے
ماہر ہوا چار مہینے تک خدمت بادشاہ مین باریاب ہا آخر کو رفاقت مین جان دیا خیرخواہون مین
نام کیا فقط جب دس قاصد نے یہ ماجرا بچشم خود دیکھا بعد مدت کے لکھنؤ مین واپس آیا
محلات کو حال مفصل سنایا محلات مین شور و ماتم برپا ہوا ہر ایک مبتلای رنج و بلا ہوا فقط

کیفیت روانگی ایلچی مرزا برجیس قدر بخدمت بادشاہ دہلی و واپس آنا ناکامی سے

زمانہ غدر مین جو عہد برجیس قدر کا ہوا جو جو فقیر تھے امیر ہو گئے امیر فقیر ہو گئے مساکین بھی
نخوت سے مغرور تھے نشا ہی دولت مین چور تھے کسکو خبر انجام کی تھی اور کب لیاقت کام
کی تھی اور تو سب محض پر غرور تھے مگر چند لوگ ذی شعور تھے جب بہت مشقت و اہتمام کیا
تو کچھ کچھ شہر مین انتظام کیا سامان جنگ تیار کیا تعداد فوج کا شمار کیا ملکزادہ کا یہ حال تھا
کہ گو عمر مین خورد سال تھا مگر نہایت بخت بلند عقیل و ہوشمند اور بیگم صاحبہ بھی اگرچہ عورت
مگر بکمال صاحب شوکت ہر وقت فکر کام کی تھی کوشش انجام کی تھی بیگم صاحبہ خود کرسی
نشین ہوتی تھین جملہ حالات انتظام کے سنتی تھین واسطے جنگ کے اہالیان فوج کو تاکید
تھی فتح کی فکر مزید تھی کبھی حسام الدولہ و شرف الدولہ ابراہیم علیخان سے یہ کہا کہ دیکھو جنگ
مین غفلت نہ ہووی سپاہ مائل خواب راحت نہ ہووی ملک کا محصول نہین آتا ہے کیونکر
کام چلتا ہے کبھی اہل لشکر کو کچھ نعمتین تقسیم کین کبھی کسی مقام پر فوجین بھیجین بنظر انجام اندیشی
ایک ایلچی جانب دربار شاہ دہلی معہ چند پیشکش و جواہرات گران و تیغ و تاج جواہر نگار کشتیون مین
مسجل و مرتب کر کے پیشکش روانہ کیا اور ایک عریضہ ساتھ بھیجا فقط —

نامہ مرزا برجیس قدر بنام شاہ دہلی

اے خسرو خسروان جہان و ای شہنشاہ اقالیم ہندوستان فرازندہ رایت بابری طرازندہ
سطوت اکبری ابو الفتح سلطان گیتی نواز پسندیدہ الطاف و رحمت کارساز خداوند عالم
آپکو بندہ پرور و سرفراز رکھے اور آپکو مبارک تاج و علم ہو سعیدیہ جاہ و حشم ہو بعد
صد سال رحمت ذو الجلال ہے سلطنت ہونے سے خوشی کمال ہے تہ تیغ آپ کا
دشمن رہے ہما ی سعادت سایہ افگن رہے یہان بھی ہر چند فوج کثرت سے ہے
یہ سب اقبال حضرت سے ہے ہنگام غدر بھی غدر جسارت نہین دل اپنا خلاف عقیدت
نہین بہرحال اس عقیدت گزین پر عنایت رہے اور نظر حمایت فقط —

روانہ ہونا ایلچی کا لکھنؤ سے شاہ جہان آباد دہلی کو

لکھنو سے ایلچی روانہ شاہجہان آباد ہوا یہ معاملہ بھی ایسا ہوا غرضکہ دلی مین ایلچی پہونچا
ہنوز نوبت ملازمت بادشاہ کی نہین آئی کہ یکایک فوج انگریزی کی چڑہائی ہوئی بڑی لڑائی
ہوئی ہنگامہ رستخیز تھا زمانہ بلا انگیز تھا سوای سپاہ باغی کے۔ رعایا بھی معین بادشاہ تھی
باقی سب سپاہ تھی مگر وہ حصن حصین حصار سنگین شاہی کہ جہان عقل و وہم کی رسائی نہ ہوی
بسازش و اعانت نواب زینت محل کے طرفۃ العین مین خالی ہو گیا فوج انگریزی اندر مین آگیا
اور قلعہ کے اندر بھی وہ معرکہ جنگ ہوا کہ ہر ایک باغی نہایت تنگ ہوا آخر کار انگریزون کو
فتح نصیب ہوئی نصرت قریب ہوئی آخر کار بادشاہ کو قید کر لیا ہزارہا آدمیون کو پھانسی دیا
چنانچہ ایلچی ناکام و بے نیل مرام واپس آیا ماجرا معرکہ دلی کا سنایا سب حضار کو سخت ملال ہوا
رنج بکمال ہوا جس قدر کہ دلی سے سپاہ باغی بھاگی سب لکھنو کو آگئی جو فوج کہ لکھنو مین جمع
ہوئی قریب ڈیڑہ لاکہ پیادہ و سوار اور رسالہ کے چون ہزار بہت سا روپیہ فوج مین
صرف ہوا مگر انتظام نہ ایک حرف ہوا تلنگے سب جان باز تھے اور کمیدان و سپاہی
پروردہ ناز تھے فرنگی مجبور و محصور تھے تلتا گیر سے دور دور تھے مالا بک بت لاف و
گزاف سے فوج باغی مقابلہ کو جاتی تھی آخر کو منہ کی کھاتی تھی ہر روز فوج باغی نے
شکست فاش کھایا کسی وقت لڑائی کی اور جان چورایا اگرچہ فتح مین کیا اختیار ہے نصرت
بھی بتائید پروردگار ہے اوس پر یہ طرہ کہ فوج باغی کو سخت غرور تھا اپنی زعم سے
ہر ایک مغرور تھا رعایا انکے ہاتھہ سے ایسی نالان کہ العظمۃ للہ والامان غرضکہ بہت سی
خوب لڑائی رہی اس قسم کی صف آرائی رہی الا فوج باغی کو نہ کبھی فتح حاصل ہوئی
بلکہ شکست کامل ہوئی اور جب کانپور مین فوج باغیہ نے شکست کھائی اور راناراو
و تانتیا راو کو ہزیمت ہاتھہ آئی تب فوج انگریزی نے دریای گنگ سے عبور کیا قصد
لکھنو بدستور کیا چونکہ فوج انگریزی بیلی گارد مین محصور تھی اونکی اعانت ضرور تھی اور
ادھر سے بھی فوج باغی سوار و پیادہ سولہ ہزار ساتھہ اونکے چند اہلکار تھے تاکہ لیے رہا

گنگا آمد فوج کا انسداد ہوئی معرکہ فساد ہوئی اور اس طرف فوج انگریزی فقط دو تین
ہزار باقی کہ در بے شمار فوج انگریزی کو کون ر وکے مقابلہ مین کون ٹوکے رنجک بھی
نہ اوڑی حسرت دل مین رہی کہ فوج انگریزی بے محابا داخل اوناؤ ہوئی مقیم خیام ہوئی
انصاف حکام انگریزی کا ایسے وقت مین بھی دیکھا چاہیے کہ چند مردان فوج باغی
مع زن و بچہ لشکر انگریزی مین گرفتار ہوئی جرنیل فوج سے دو چار ہوئے حکم دیا کہ مردون
کو پھانسی دو اور زن و بچہ کو چھوڑ دو بس خیال کرنا چاہیے کہ اگر انگریزون کو اپنا انتقام
منظور ہوتا تو قتل زن و بچہ کا کیا دور ہوتا مگر یہ خیال کیا کہ اگر ہم بھی مثل فوج باغی کے
ستم گوارا کرین تو ظلم و عدل مین کیا تفاوت ہوی بلا فرق عداوت ہوی یہان تو
فوج انگریزی کو مہیا کسب سامان تھا اور وہان ہر ایک سپاہ باغی حیران و پریشان
تھا غرض سپاہ انگریزی مین یہ حکم ہوا کہ کل کے روز ہمارا دہاوا و مقابلہ ہو فوج
باغی سے مجادلہ ہو جب فوج باغی کو یہ خبر پہنچی تو شام سے اہتمام ہونے لگا لڑائی کا انصرام ہونے لگا کمین
باطن اختری تھی کہین فوج باغی تھی مورچون پر بند و بست ہوا میدان معرکہ کا درست ہوا

حال جنگ مقام اوناؤ و بشیر گنج

دونو جانب سے فوج تیار ہوئی عازم کارزار ہوئی مورچون پر سپاہ پس توپ علم سپاہ
شجاعان لندن کے علم کھولے جانب فوج باغی قدم بڑہائے رزم گاہ تک آئے ایک غول
کے دو بزن کیے ایک بزن جانب یمین دوسرا طرف یسار ہر ایک گورہ او سمین جوان مضبوط
و ہوشیار کرنیچی سراپا پوشاک وقت جنگ مغضوب و غضبناک توپ میدان مین چلنے لگی زمین ہلنی لگی
چند گورے پہلے گرے باقی خوب لڑے چشم زدن مین گورہ مورچون پر جھپٹ پڑ گئے
مورچے چھوڑ کر باغی ہٹ گئے نجیب پیادہ و سوار منفرد ہوئے جھیل تالاب مین گر کر
چور چور ہوئے نجیبون نے اپنے بستر سر پر دہرے جا بجا گرے پڑے بندوق ڈہال
لگائی ہوئے پیال بھی سر پر اوٹھائی ہوئے فوج نجیب تو بہت بھاگ گئی تلنگون کی فوج

جو کچھ لڑی لڑی باقی بھاگ پڑی توپین چھٹ گئین پٹلیان لٹ گئین جب معرکہ جنگ کا ہو گورون کے ہاتھ
توپین آئین موقع سے لگائین اور بعض بعض توپون کو بیکام کر دیا ایک ایک کو دو دو کر دیا اونکو
فوج باغی نے شکست کھائی لڑائی بگڑی گورون کی بن آئی جرنیل فوج نے ایک افسر فوج
باغی کو پہچان کر آواز دیا کہ اب بھاگ کر کہان جاویگا بھاگنے سے کیا پناہ پائیگا مینے
تجھکو قواعد مین سب کچھ بتایا مگر بھاگنا نہین سکھایا وہ افسر آواز سنکر ٹھہر گیا مگر بعد معرکہ
ومقابلہ کے مرگیا دو پہر کو لڑائی تھم گئی مقام نبی مین فوج جم گئی فوج باغی کی لڑائی بگڑی
نبی مین چار روز تک لڑائی رہی معرکہ کی تیغ آزمائی رہی کبھی وہ ہٹے کبھی یہ ہٹ گئے
کسی دن وہ بڑہے تو یہ گھٹ گئے گو بہ سے لڑتی لڑتی حد شہر تک گرتے پڑتے پہونچے
عالم باغ مین فوج انگریزی نے قیام کیا مع اشتر واسباب مقام کیا بھیر گورون
کی بیشمار صدہا سنجار و لوہار اونکو رسد برمحل پہونچی جاتی تھی صدا ہی عمل و دخل
ہر سو سے آتی تھی ہر ایک نا کے پر تنیش چالیس توپ چلتی تھی زمین لرزتی تھی اور
یہان فوج باغی مین زبانی یہ دہوم کہ بیلی گارد والے گورون کو ویران کرو عالم باغ
والون کو بیجان کرو کمیدان وکپتان لڑائی مین سرگرم تھے مگر سخت حیادار وصاحب
شرم تھے البتہ فوج باغی مین ایک سالدار سید برکات احمد شجاع و دلیر بڑی شجاعت
سے لڑکر مرگیا نام اپنا کر گیا ایک مورخ نے تاریخ اوسکی تصنیف کی ہے وہ اس موقع پہ
درج کر دی ہے قطعہ تاریخ مرد مردانہ کہ سید برکات احمد بود ٭ داد ثابت واد بمیدان
وغا ٭ گفت تاریخ مورخ بحروف منقوط ٭ کرد سیر چمن خلد شریک شہدا ٭

بیان آنی فوج انگریزی کا عالم باغ سے بیلی گارد مین اور داخل ہونا مکانات شاہی مین

عالم باغ کے اندر فوج انگریزان اور باہر سے سپاہ باغیان دونو جانب سے معرکہ
کارزار لڑائی کے گرم بازار اول عالم باغ کے اندر سے لڑائی ہوئی آخر کو باہر نکل کر صف آرائی
ہوئی وہ نمبری گورے جوان قوی ہیکل دلیر شمشیر زن ستم دل جوان مرد موت سے نہ ڈرد

بیل نزاد و شاہ لندن کے خاص خانہ زاد جرنیل فوج نے گوروں کو یہ حکم سنایا کہ دلیرانہ چلو
بیلی گارد کا راستہ لو جو وہان انگریز محصور ہین انکو لانا ہے پھر کہین آنا ہے غرض کہ دو ہزار
فوج انگریزی کے ہوئے صف باندہ کر آگے بڑہے جدہر ایک گورہ بڑہ گیا فوج مین تلاطم
پڑ گیا نہر مین پل باندہ کر فی الفور گورے اندر شہر کے آگئے ہر جگہہ چھا گیے فوج ہندوستانی گریزان
ہوئی سخت حیران ہوئی کہین نہ ٹکری کہین تھم رہی کبھی بہاگی اور کبھی جم رہی جب تلنگون کے
تہانی سڑک و راہ ہوئی سکندر باغ کے اندر گورہ کی سپاہ ہوئی اوس باغ مین بہت اہل پنجاب تھے
او نکین عبادت کے اسباب تھے غرض کہ پنجابی سکندر باغ سے نکل آئے دیر تک گولی
چلی لڑائی ہوا کی آخر کار فوج ہندوستانی نے تلوار و سپر کو سنبہالا گوروں نے بہی تولکر
قدم آگے ڈالا دیر تک خوب تلوار چلی مگر فوج گورہ کی نہ ٹلی بعد جنگ بے شمار حساب کشتگان
کا ہوا تو معلوم ہوا کہ اس وقت کے معرکہ مین چودہ سو تن کشتہ ہوئی علاوہ اسکے زخمی و
خستہ ہوئے سخت تلاطم درمیان حصار فوج ہندی دریا کے پار جو پیراک تھے وہ پار
ہوگئے بہت ڈوب کر موت سے دوچار ہوگئے خوف جان خاص و عام تھا شجاعت کا
ڈوبا نام تھا بہت ڈوبے بہت بہہ گئے لوگوں کے ہتہیار کنارہ پڑے رہ گئے سب عجیب شے
کمیدان ہو ہوگئی تلنگی کپتان چپ ہوگئی فقط شرف الدولہ ابراہیم علیخان نائب مع دو سو آدمی قلعہ
مین بند بیگمصاحبہ کو صدمات شکست چند در چند اور چند مرتبہ گورہ تا بہ حصار آئے مگر ضرب
گولون سے واپس بے اختیار آئے اگرچہ دو چار گام اور بڑہتے تو لڑائی ختم کرتے مگر مصیبت
زدگان بیلی گارد سے مجبور تھے کہ وہ معرکہ گاہ مین محصور تھے برابر لاش پر لاش گرتی تھی
بارش گولوں کی برستی تھی چتر منزل تک سب گورے بہر گئے راہ مین سیکڑون گر گئے بہرحال بیلی گارد مین
بخوف و ہراس آئے اور چتر منزل مین بہی سب چھائی یہان سے وہان تک گوروں کا عمل ہوا
مورچا چہوٹا ہر ایک جگہہ بدخل ہوا فوج باغی کی مورچوں پر لڑی لگی ہر بر توپ چلنی لگی دو نوجانب
مورچے ایسے قریب کہ گولون کی آواز ہم گوش عجیب بارش گولون سے یہ گزند تھا کہ

تہ عشق منزل کا بند تھا گوروں کی بندوقوں میں وہ توڑ و بلا تھا کہ کوسوں تک زد
فرنگی رہی قوم سر تا ذا فاور و شاطر ہر ایک گولا انداز جب دوربین شست لگایا صاف سر
اوڑایا بل نادکا اگرچہ بہت دور تھا مقبوطی مین مشہور تھا مگر گولوں کی زد سے اوسکو
پاش پاش کردیا اور ادہر فوج باغی لاکھوں صف شکن تھی اودہر آٹھ نوسو گورہ
دوزن تھے غرضکہ ہر جانب سے گھیری سپاہ رہی رات دن لڑائی تا بہ پنج ماہ رہی نواب
محمد حسن خان پسر نواب سعادت علیخان جو بیلی گارد مین قید تھے وہین ہلاک ہوئے

جانا فوج انگریزی کا بیلی گارد سے عالم باغ کو

بیلی گارد سے نکل جانے کی فکر ہوئی تو نصف شب کو فوج گورہ نے مکان میں آگ لگائی
اسباب جلادیا سامان جنگ کا کھو دیا زمین سرنگ کو چھوڑ دیا قیدیونکی گاڑیان جلین
ہون کی ڈولیان سمیت اونٹوں پر اسباب کا انبار ہوا اسلاح کا شمار ہوا غرضکہ وقت صبح ک
بیلی گارد سے گورے چلنے لگے نکل کر جبکے بجنے لگے جملہ مال و زر بے شمار جواہر گرانبار سے لیا
بس راہ گورہ نمبری اُسے تھے اوسی طرف قصد کیا زن و طفل درمیان فوج سپاہ گورہ
سوج درموج القصہ چتر منزل کے باہر گئے مکانات سب خراب کر گئے اور ادہر فوج
باغی خایف و پریشان تھی اودہر گورہ کی فوج جانب کربلای نجف روان تھی توپ اوڑائی گئے
مکان و برج گرا دیے گئے کمیدان و سرداران فوج روپوش ہو گئے کچھ بھاگے اور کچھ لڑائی سے
خاموش ہو گئے اگر کسی نے کہدیا کہ وہ گورے آئے فوراً لوگوں نے منہ چھپایا پھر کر بھی کسی
نے ندیکھا کہ کون آتا ہے کون جاتا ہے بھاگنے سے کام تھا ہر شخص مبتلای آرام تھا نجیبوں کو
بستر رہ گئے مورچوں پر لوگ کمتر رہ گئے بعد مفروری کے فوج باغی کی پھر جمع ہوئی سپاہ
ایک جا مجتمع ہوئی دونو طرف سے خوب تلوار چلتی رہی لڑائی ہوتی رہی اگرچہ گورے کم تھے
مگر خوب لڑے اور باغی بہت تھے مگر سب بھاگے اور مرے گورہ شجاعت اپنی دکھاتی
گئے [illegible] [illegible] کو [illegible] گئے اگرچہ [illegible] [illegible] کی پناہ ہوئی مگر قتل گورہ نمبری کی سب سپاہ

ہوئی فوج باغی نے ہر چند تعاقب و دارگیر کیا مگر کچھ فائدہ نہ دیا اول روز گوروں نے کوٹھی
دلکشا میں قیام کیا دوسرے روز عالم باغ میں اطمینان سے قیام کیا

حال اہلکاران عہد بیجیس قدر و صورت بدانتظامی و غارتگری شہر لکھنو

جب فرنگی بیلی گارد سے باہر ہوئے فوج باغی کو یہ حالات ظاہر ہوئے کہ الحمد للہ بعد
پانچ ماہ کے اب لڑائی سے فرصت ہوئی نصیب نصرت ہوئی دل میں جو شوق غارتگری
تھا بیلی گارد میں آئے غول کے غول سمائے کہ خوب بقیہ مال و زر لوٹیں مفلسی سے چھوٹیں
اور ہر حکمت انگریزوں کی دیکھیں کہ سرنگوں پر وہ انگریز لاغر و ناتوان بیماران سے حیران زندگی
سے تنگ محفوظ خندق چھوڑ گئے تھے اونہوں نے ہنگام مصروفی لوٹ فوج باغی کے یکایک
سرنگ میں آگ لگا دیا ایک دم میں ادس فوج باغی کو جلا دیا اوس روز سے فوج باغی
زیادہ دلشاد ہوئی کہ اب حاصل مراد ہوئی یعنی لکھنو میں گورے نہیں رہ گئے باہر بہت سے
یار لوگوں کی موچھوں پر تاب ہوئی ریش و بروت پر خضاب ہوئی رات دن آرام ہونے
لگی عیش کے کام ہونے لگے ہر ایک اہلکار کو خود ہی سمائی اپنی اپنی کارگری دکھائی
مگر بیگم صاحبہ کو بہ جبر پسند تھا خیال رفع گزند تھا کارندوں نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا سپاہ
بڑی روپیہ سے جواب دیا زر و سیم و اسباب جو تھا وہ گلوا کر فوج کو تنخواہ میں دیا ہر طرح کا
انتظام کیا اب یکایک خزانہ کم ہوا ہر ایک مبتلائے رنج و الم ہوا پھر تو یہ حکم ہوا کہ مہاجن و
زردار روپیہ جمع کریں شہر میں جسکے پاس جو ہو وہ مجتمع کریں اب دیکھیے کہ اہلکار لوگ خوش
ہونے لگے صاحب مال و زر گرفتار ہونے لگے امیروں کے گھر ضبط ہوئے مہاجنوں کے
حواس خبط ہوئے خورشید محل جو بادشاہ کا نامی تھا داروغہ اوسکا بدھو خان معزز
و گرامی تھا بصلاح اہلکاران اس محل میں ضبطی کا حکم آیا ہر چند کہ داروغہ نے واویلا کیا
کسی نے نہ سنا موضع بہتہ جاگیر خورشید محل میں جو کچھ اسباب و نقد رکھا تھا
شرف الدولہ نائب سب اوٹھا لائے عجب طرح کر سامان ظلم کے دکھلائی زیور

مرصع و جواہر نگار بدرسی و دوشالون و پشمینہ کی بے شمار لاکھون روپیہ کا اسباب ضبط
ہو کر یار لوگون کے گھر رہا لوگون نے کیا کیا رنج و غم سہا آخر کار فوج باغی نے شہر مین
وہ ظلم و بدعت کیا کہ مقام الحذر و الامان کا تھا ہر ایک خاص و عام نالان و گریان تھا
نو مہینے تک یہی حال ہوا آخر کو ظلم کا کیا مآل ہوا

حال جمع ہونے فوج گورہ و سیاہ لندن و پنجاب کا اور فتحیابی لکھنو و مفروری فوج باغی

غرض کہ برسون یہ لڑائی پیش رہی تلاطم مین فوج جفاکیش رہی فوج باغی نہایت مطمین
و غافل اور انگریز لوگ ہوشیار و عاقل جب سے عالم باغ مین گورے پہونچے مورچون
و لڑائی کا وہان انتظام کیا خوب معرکہ کا سر انجام کیا وہان بھی گاہ گاہی لڑائی ہوتی رہی توپ و
بندوق چلتی رہی اکثر فوج باغی نے دروازہ عالم باغ تک دبادہ کیا مگر جب کچھ نہ بن پڑا تو
پاؤن پیچھے دیا اور جب گورہ مقابلہ مین ڈٹ گئے باغی ہٹ گئے فرنگی نے میمون کو روانہ پور
کیا یہ وعدغہ دور کیا چار مہینے تک عالم باغ مین بھی معرکہ رہا فوج باغی کا محاصرہ رہا اس
عرصہ مین فوج لندن اور ہندوستانی فوج پنجاب واسطے اعانت انگریزون کے راہ
بنارس سے آگئی مثل بادل کے چھا گئی علاوہ اسکے فوج پنپالی و بھوٹیا بھی کثیر آئی یہ مدد بے نظیر
آئی لب گنگ یہ فوج جمع ہو کر لکھنو کو چلی آگے پیچھے بڑھی غرض کہ کانپور سے تا بہ عالم باغ
آمد فوج کا عجیب حال تھا یورش اس فوج کا کمال تھا جس طرف فوج انگریزی آئی یکقلم
صفائی دکھائی اثناء راہ مین دیہات و قریات والے پریشان ہوئے قصبات صفی پور و میان
گنج و موہان محض ویران ہوئے رعایا خراب و خستہ حال ہوئی زراعت سب پایمال ہوئی
ادہر فوج باغی سے پلٹنین نادری و اختری کی پہونچین اون سے خوب معرکہ کارزار ہوا ہنگامہ
بے شمار ہوا یہ دونون پلٹنین بڑی شجاعت سے لڑائی مین کٹین مگر پیچھے نہ ہٹین پہلے خوب
گھمسان رہا آخر انگریزون کے ہاتھ میدان رہا سب فوج انگریزی جو تازہ آئی وہ عالم باغ

مین چھائی چنانچہ اس فوج انگریزی مین اوٹرم صاحب بہادر جرنیل تھے لڑائی کو جرنیل نیل تھے فقط

تجویز انگریزان واسطے پناہ رعایا وقتل فوج باغیان

جب فوج انگریزی بہمہ وجوہ عالم باغ مین مقیم ودرست ہوئی معرکہ جنگ مین چست ہوئی
ہر ایک حاکم انگریز نے صلاح کیا باہم مشورہ کیا کسی نے کہا فوج گمراہ قابل قتل ہے سوار ہے
خواہ پیدل ہے ہر ایک جانب سے اونکو گھیر لو جان سے ہلاک کرو نہایت ظلم وبدعت
سے حیران کرو رعایا کو یک قلم بیجان کرو زن وطفل سب بے عزت ہووے تا کہ بخوبی عبرت ہو
دوسرے نے کہا کہ یہ بات خلاف مصلحت ہے منافی عدالت ہے ہمکو رعایا اور کسی سے
کام نہین اسکا نیک سرانجام نہین جو رعایا مخالفت وجنگ جو نہین اتنک بخوبی شریک عدو نہین
تین طرف سے شہر کو گھیرو ایک راہ نکلنے کی چھوڑو جب ہر جانب سے گھر جائینگے
خود بخود زچ ہو جاوینگے خوف انجام کار ہے شکست وظفر مین کسکا اختیار ہے غرضکہ
بعد مصلحت وکمیٹی کے یہی بات قرار پائی سبھون نے یہ صلاح نیک بتائی چنانچہ صلاح
ومشورہ اسکا گورنر جنرل سے استصواب ہوا وہان سے بھی یہی خطاب ہوا کہ رعایا کو
وقت جنگ قتل سے پناہ ہو اور واسطے گریز فوج باغی کے بھی ایک راہ ہو چنانچہ جب
یہ حکم گورنر کا صادر ہوا ہر ایک افسر تعمیل حکم پہ قادر ہوا فوج گورہ تیار ہوئی مستعد کارزار
ہوئی جرنیل فوج کا یہ حکم ہوا کہ سلاح بند جو آدمی ہو اوسکو قتل کرو بے سلاح وغیرہ کو
چھوڑ دو کسی بزن کو حکم مین ولیسار ہوا کسی کو آگے جانے کا اختیار ہوا غرض کہ فوج انگریزی
آگے بڑھی اور ہر جانب کو چلی اور جرنیل اوٹرم صاحب بہادر جانب قلعہ شاہی جو بنایا تھا
چلے ہر سو سے لڑائی ہونے لگی سپاہ جانبین جان سے ہاتھ دھونے لگی فوج باغی بھی بے شمار
تھی مستعد کارزار تھی اگرچہ مستعد ہوکر باہر گئی مگر وقت جنگ کے کوتاہی کر گئی بہتیون نے
تو ہاتھیار بھی چھوڑی مگر تلنگون کی پلٹن لڑ مری اول توپ گولہ کی مار رہی بعدہ ضرب تلوار
رہی لب نہر کشتون کے انبار ہوئے زخمی بے شمار ہوئے غرض کہ فوج تلنگون کی ایسی

بدجو اس مغرور ہوئی کہ ایک دم مین مورچون سے کافور ہوئی پورب سے پچھم تک گورے پہونچ
و بس گئے ہر ایک جانب مین حملہ کرکے وہین گئے اس کشمکش و معرکہ رستخیز مین خلقت شہر کی سب
گریزان ہوئی اور رعایا سخت پریشان ہوئی تمام فوج ہر جانب سے محصور لڑائی مقابلہ کی
بدستور چار روز تک یہی قیامت رہی برپا عجیب آفت رہی اور گورے ہزارہا اندر چھاؤنی
کے آگئے ہر سمت سے چھاگئے قلعہ مین بھی دوپہر تک خوب تلوار چلی اور لڑائی رہی بڑی
دھوم سے صف آرائی رہی بانڈہ ہر ایک اہل وغا کے شل ہوئے ہر ایوان و قصر مقتل ہوگئے
قیصر باغ مین بھی معرکہ رہا دریا خون کا بہا مرزا برجیس قدر و بیگم صاحبہ نکل کر باہر گئے گورے
ہر مکانات شاہی کے اندر رہ گئے مکانات اور کوچون مین ماتم تھا گویا ماہ محرم تھا اپنا اپنا
گھر چھوڑ کر شہر والے راہی ہوئے روانہ ہر نواحی ہوئے مرد عورتون سے چھٹ گئے
راہ جو نہ ملی وہ لٹ گئے جن عورات عصمت مآب کو نگاہ آفتاب سے شرم و انفعال تھا
اونکا یہ حال تھا کہ پیادہ پا سر برہنہ و بے نقاب بحال ابتر و خراب نہ راہ و راستہ معلوم
اپنی حفاظت و عزت سے سخت محروم بہت عورات خوف سے کنوؤن مین گر گئین بہت
از خود مر گئین فی الواقع ہنگامہ حشر تھا ہر ایک مبتلا ہی قہر تھا شبا شب تمام لوگ
شہر کے گریزان ہوئے محلہ کے محلہ محض ویران ہوئے کسی گورے نے کسی کسی کا خون کیا
کسی کو رحم سے اطمینان دیا مال و زر خوب لوٹا بھاگنے پر بھی پیچھا نہ چھوٹا شہر مین بڑے
بڑے سانحے ہوئے عجیب طرح کی واقعی ہوئی فقط

تذکرہ پریشانی حکیم مرزا آغا جان و ترحم جرنیل فوج مرزا پیر

لکھنو مین ایک طبیب مسیحائی دوران حکیم مرزا آغا جان صاحب تھے اولاد اونکی ایک لڑکا اور
ایک داماد جب شہر پر لوٹ کی آفت آئی اونکے محلہ مین بھی اسکی نوبت آئی لڑکے اور
داماد نے حکیم صاحب سے صلاح کیا کہ اب گھر سے مع عورات نکل جانا ناگوار ہے
عورتون کی حفظ آبرو دشوار ہے تو بہ تقدیر مین رہیے جو آفت گذری وہ سہیئے غرضکہ

یہ صلاح ہو کر دروازہ بند کیا فکر حفظ چند در چند کیا آخرکار ایک غول تمارتگران کا آیا مال
ومتاع جو کچھہ تھا وہ پایا لڑکے اور داما د حکیم صاحب کو پکڑ لے گئے حکیم صاحب تنہا
رہ گئے جب پھر دوسرا تیسرا غول پنجابی کا آیا گھر مین ایک حبہ نپایا حکیم صاحب ملتجی
ہو ئے کہ ہمکو اب پناہ نہین حفظ آبرو کا نباہ نہین از برای خدا ہمکو کسی جای امن مین پہونچا دو
مقام امن بتادو اوس غول مین کچھہ لوگ سنگین دل کچھہ بر سر رحم سمجھے ظالم کم تھی اس منت
حکیم صاحب کو قبول کیا حکیم صاحب کو مع عورات ساتھہ لیا اپنے افسر سے یہ حال کہا
کہ یہ شخص مرد شریف ہے عمر مین ضعیف ہے باغی و دشمن نہین سپاہ پرفن نہین غرضکہ
اوس افسر نے اس بات کو قبول کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر پر جا کر رہو اور یہ چیٹھی عدم تعرض
کی پاس رکھو اب کوئی مزاحم نہووے گا کوئی آبرو نہ لیوے گا حکیم صاحب بعد اس پریشانی
کے اپنے گھر آئے شکر خدا بجا لائے بعد ا اد حکیم صاحب بعد خرابی بسیار گھر پہونچے اور بیان کیا
کہ لڑکا مار اگیا ضعیفی کا سہارا گیا مین بمشکل تمام چلا آیا جملہ ماجرا کہہ سنایا غرضکہ دانشوران
فرنگ کو ہنگام جنگ بھی داوگستری رہی اور لڑائی مین بھی موقع سے عالم پروری رہی فقط

جانا مرزا برجیس قدر کا لکھنو سے جانب شمال

لکھنو مین ہر ایک جانب سے لڑائی رہی صفون کی صفائی رہی اکثر خادمان شاہ مینا
بھی لڑے بڑی جرات و شجاعت سے مرے سپاہ باغی مرزا برجیس قدر و بیگم صاحبہ کو
لیکر باہر ہوئی فوج لڑائی سے قاصر ہوئی احمد اسد شاہ درگاہ حضرت عباس مین دو روز
تک خوب لڑے آخر کو سلامت نکل گئے شرف الدولہ ابراہیم علیخان نایب بھی باغیون کے
ہاتھہ سے بے خطا ہلاک ہوئے اس واقع مین بہت لوگ دردناک ہوئے غرض کہ
کاکرآباد کی راہ سے مرزا برجیس قدر کا عبور ہوا سفر دور ہوا صدہا آدمی دریا مین بھاگ کر
گر گئے بہت ڈوب کر مر گئے چند رفیق ہمراہ برجیس قدر کے تھے باقی لوگ فوج غدر
کے تھے کوچ مقام کرتے گرتے پڑتے تا بہ توندی پہونچے وہان جا کر مقام کیا

بیگمصاحبہ نے نیا انتظام کیا علی محمد خان عرف ممو خان کو نایب بنایا وزیر ملکزادہ کہلا یا علاوہ لسکے امراو مرزا ایک اہلکار تھا نہایت عقیل و ہوشیار تھا وہان سے چند ناظم مقرر و مامور ہوئے جابجا روانہ حسب دستور ہوے حدود لکھنو مین انگریزون کا دخل تھا مگر جابجا باغیون کا عمل تھا ہر جانب سے توپ کی مار تھی آمد رفت راہ کی دشوار تھی ایسون مین مسافر لوگ تباہ و خراب ہو گشتہ و مبتلای عذاب جان بری کا کہین سہارا [illegible] لوٹ مار سے چارہ نہین نہ جای امان نہ حفظ جان جب لکھنو لوٹ و پہونک ہی خوب برباد ہوا ہر ایک شخص مال و زر سے محتاج و آزاد ہوا انگریزون نے شہر مین منادی کی کہ اب کسیکا مکان نہ لوٹے امن و چین سے رعایا آباد رہے سکنای شہر جو قریب قریب بھاگ گئے تھے یہ خبر سنکر اپنے گھرون مین آنے لگے جابجا بسنے لگے اور جو لوگ مہینون کی راہ طی کرکے جلای وطن تھے خراب مرد و زن تھے بعد خرابی بسیار لکھنو مین آئے اپنے اپنے موقع سے رہنے لگے اور گھر بنائے اور جو لوگ کہ اپنے مکانات مین مقیم ہوئے حال سقیم ہوے دیکھا کہ گھر جلے مکانات لٹے اور جو لوگ کہ لوٹ سے محفوظ رہے انکے گھر ضبط و نزول ہوئے تازہ مصایب حصول ہوئے مگر واہ رے شہر لکھنو کہ اس تباہی مین بھی رہی رونق چارسو وہی لطف و آبرو خوش لباسی کا امتیاز گدا و محتاج سرفراز مگر فرق اتنا ہوا کہ وضع دار لوگون نے مکانات مین رہنا اختیار کیا باہر نکلنا ناگوار کیا جب کہ تمام اہل شہر بعد مصایب عظیم اپنے اپنے گھرون مین مقیم ہوئے تو سرکار انگریزی سے ٹکٹ آبادی کی تقسیم ہوئی اس مصایب سے شہروالے سخت حیران تھے مگر یہ دو نو مصرعہ ورد زبان تھی بیت بھاگے جہان جہان تو بزن اور بکٹ ملا

لٹ پٹ کے گھر کو آئے تو گھر کا ٹکٹ ملا

حال امان بخشی ملکہ معظمہ وکٹوریہ خلایق لکھنو پر اور جنگ و مقابلہ جابجا تعلقداران اودہ سے

انگریزون نے ایسا اہتمام کیا کہ تھوڑے عرصہ مین شہر کا انتظام کیا ہر جانب سے
بندوبست ہوا برابر بلند و پست ہوا دوکانون مین سب دوکاندار آنے لگے چوک
و بازارون مین خریدار آنے لگے شہر مین سڑکین نکلنے لگین خاص بازار ہی چوک تک عمارتین
کھودی گئین قبرین جو راہ مین پڑین وہ مسمار ہوئین مقابر و مسجدین انہدام مین شمار ہوئین
مکانات سے غریبا و مساکین نکالے گئے لاکھون گھر کھود ڈالے گئے ہر ایک سمت
سے راستہ تھا قلعہ مضبوط آراستہ تھا رومی دروازہ سے مچھی بھون تک حصار قلعہ
تیار ہوا میگزین مین اسباب جنگ کا وہان انبار ہوا یہان لکھنؤ مین یہ انتظام تھا اور باہر
جا بجا غدر و آلام تھا بعدہ فوج انگریزی علاقہ جات پر روانہ ہوئی اور سب یگانہ و بیگانہ
ہوئی میدان نواب گنج بارہ بنکی مین راجہ بلبھدر سنگہ تعلقدار چہلاری سے خوب معرکہ
لڑائی کا رہا مقابلہ صف آرائی کا راجہ مذکور نے نہایت جرأت و شجاعت کا کام کیا جنگ
رستمانہ کر کے آخر کو جان دیا اور رانا بینی مادہو سنگہ تعلقدار شنکرپور بھی عجب شان و دلاوری
سے لڑا میدان سے نہ پھرا چند بار اون سے لڑائی ہوئی ہر ایک جگہہ پر لڑائی ہوئی انگریزون
نے اوسکو لکھا کہ تمنے بہت شجاعت کی نہایت جرأت کی اب یہی مناسب ہے اچھے
رائے صائب ہے کہ سرکار مین بخوف و خطر حاضر آؤ اپنی جان بری کا گھر بناؤ اگر تم کہنا نہ مانو
تو نہایت پچھتاؤ گے آخر کو ہم گولی برسا دینگے کیفیت لڑائی کی دکھلا دینگے رانا نے جواب دیا
کہ اب زندگی خراب ہے امر صواب ہے اپنی بگاڑ کا کیا ملال ہے سلطنت پر زوال ہے
وہ آبرو عزت کہان ہمکو حاصل ہوگی اب عزت و حرمت زایل ہوگی اگر ہماری دو گھڑی
بھی تلوار چلے گی زمین ملے گی شمشیر زنی مین مثل ہمارے کون سور ہے زیادہ فضول گوئی
کیا ضرور ہے آخر کو رانا جنگ لیرا نہ کر کے پاس مرزا برجیس قدر کے پہونچا سوائے اسکے
لال پرتاب سنگہ پسر راجہ ہنونت سنگہ تعلقدار کالا کانکر بھی بہت دلیری سے آمادہ جنگ
ہوا ہمراہیون کا حال تنگ ہوا مگر جمعیت قلیل میدان مین جم گیا قدم اسکا تھم گیا

ہزار ہا سپاہ سے تیغ زنی رہی معرکہ مین ثابت بنی رہی دلیرانہ جوش وخروش رہا لڑائی
مین ہر ایک مدہوش رہا آخر کو سب لوگ حاضر ہوئے غداری سے قاصر ہوئے غرضکہ
اوس اطراف وجوانب مین بخوبی انگریزی انتظام ہوا عدالت کا انصرام ہوا علی العموم یہ
حکم جاری ہوا کہ اب کمپنی کا دخل جاتا رہا ملکہ معظمہ کا عمل ہوا اگرچہ فوج ہندوستانی نے
انحراف کیا مگر ہمنے سب کا قصور معاف کیا اور شاہ انگلستان کا یہ بھی حکم تھا کہ
قصاص نہ لینا مخالفون کو امان دینا چنانچہ اس اشتہار سے خاص وعام ظاہر ہوے مخالف
لوگ بھی حاضر ہوئے سب لوگون کے اشتہار سرکار مین داخل ہونے لگے اسباب
جہالت وبغاوت زایل ہونے لگے

معرکہ جنگ بونڈی اور جانا برجیس قدر کا کوہ بٹول ملک نیپال مین

لب دریای گھاگھرہ گورون کی فوج تھی اور اوس پار سپاہ باغی موج در موج تھی بونڈی
کے قلعہ مین مرزا برجیس قدر کا لشکر تھا بہ رعیہ مجبوری وہ گھر تھا سچ تو یہ ہے کہ اگر
لڑائی سے منہ موڑتا کوئی باغی جان بچا سکی نہ چھوڑتا سخت اوس پر آفت بلا انگیز تھی
ہراس مین ہیبت ستیز تھی ہمراہیان مین راجہ بینی مادھو سنگہ بڑے شجاع وجری نامی رہے
ہر معرکہ مین پیش پیش حامی رہے جو جو ساتھہ تھے سب نے جان سے ہاتھہ دہویا ریاست کو
کہویا لڑائی ختم کیا گمرہ پر رہی تلنگون کو ہزیمت اکثر رہی ایدہر لوگون نے صلاح کیا کہ والی
نیپال کو نامہ لکہا جاوے کہ اس وقت مین ہماری اعانت کرنا چاہیے کمک دینا چاہیے
کہ انگریزون سے معرکہ جنگ ہے عرصہ زندگی کا بہت تنگ ہے ابہی تک جس طرح ہوسکا
ہمنے مقابلہ کیا بخوبی مجادلہ کیا نصاری کو بہی تمنے مدد دی تہی اب ہمکو بہی کمک دو اپنی
سپاہ سے کام لو چنانچہ ایک خیرخواہ ذی وقار یہ تحریر لیکر نیپال گیا تباہ حال گیا مگر وہ
پہونچا محافظان سے رسم وراہ کیا نامہ جنسہ پہونچا دیا مگر حاکم نیپال تک نہ رسائی
ہوئی نکسی طرح سے زبان آرائی ہوئی اگرچہ ہان سے بظاہر کمال اقرار ہوا مگر باطن

انکار ہوا آخر کو ایلچی بے نیل مرام واپس آیا امانت کا نہ کچھہ پیام لایا اپنے اپنے شغل مین ایک
اہلکار رہا وہان غول و تبرن تیار ہوا گما گہرہ پر سب فوج انگریزی جمع ہوئی جز و کل سپاہ
مجتمع ہوئی پل کشتی کے گھاٹ پر تیار ہوئے گورہ اوس پار ہوے آٹھہ دس روز پہر خوب
لڑائی رہی دونون جانب سے بخوبی صفائی رہی عین گھاٹ پر تلوار چلتی رہی ہر ایک
فوج دہلتی رہی اگرچہ لشکر باغی مضرور ہوا وہان سے بھی قیام دور ہوا فوج باغی کی
تعاقب و جنگ گورہ سے زیر و زبر بھاگنے کے سامان پیش نظر فقط بوندی سی جیب
فوج باغی ہمراہ مرزا جیبن قدر چلی افتان و خیزان آگے بڑہی اول اہراؤ مرزا کا عجیب
واقعہ ہوا کہ بیچ میان مین حائل ایک دریا ہوا وہان نہ کشتی اور نہ ملاح پشت پر انگریزی
سپاہ دریا موج در موج ہر جانب سے گورہ کی فوج الاس کشمکش مین بھی قدر امن تھا
کوئی سامان جنگ پاس نہ تھا گھوڑون کے زیر بند کاٹ دریا پار ہوے سامان قدرت خدا
کے آشکار ہوئے نانپارہ مین اول شہزادہ کا مقام ہوا نگہبان لشکر اسلام ہوا احمد بخش خان
جرنیل حفاظت کو مامور شجاعت و دلیری مین مشہور سپاہ باغی جملہ پریشان و بدحال
مقیم فوج گورہ قریب تر مقیم صبح کو سب اہلکار ایک جا جمع گئے فوج انگریزی کے بڑے
جم گئے سپاہ باغی مقابلہ سے بھاگ گئی شہزادہ نے عنان گھوڑہ کی اوٹھائی نانپارہ
سے چلکر بہکوات پور مین صورت دیکھائی روز و شب وہان قیام ہوا برپا خیام ہوا دو کا
و ہر اقسام کی بساط جنس و مٹھائی کی افراط کسی چیز کی کمی نہین مگر لڑنے مین فوج باغی
جمی نہین بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ ایک عرضی آئی ہے سید محمد حسن خان ناظم تلسی پور
گنڈہلی مین محصور ہے اوسکی فکر رہائی ضرور ہے فوج انگریزی سے مقابلہ ہے معرکہ کا
مجادلہ ہے چنانچہ وہان سے فوج باغی تلسی پور مین داخل ہوئی اعانت مین شامل ہوئی
اگرچہ وہان سے کئی کوس پر وہ حصار تھا جہان معرکہ کارزار تھا رات گذری صبح کو
اطلاع ہوئی کہ ناظم نے شکست کہائی فوج سب گہرا گئی ناچار وہین قیام ہو رہا

نیپال کا مقام ہے غرضکہ اہالیان فوج نے بیگمصاحب سے کہا کہ یہان سے گلہ مین
قیام کیا جاوے وہین شب کو مقام کیا جاوے چنانچہ لب دریای راپتی مورچہ باندہکر
خوب لڑائی ہوئی معرکہ کی صف آرائی ہوئی وہان بھی پاشنہ کوب فوج گورہ[illegible] دکی زبر سنگہ
سے چہا گئی اوس مقام پر نانا راو و بالا راو بھی موجود تھے فوج انگریزی سے خوب مقابلہ
رہا جنگ سے میاولد رہا وہ توپ چلی کہ زمین وہان کی ہلی آخرکار صبح سے تا بشام مقابلہ
جنگ با عرصہ لڑائی کا تنگت با فوج باغی گڈہی سے باہر نکل گئی مقابلہ سے ٹل گئی جب
افواج باغی رو گردان ہوئین بیگمصاحب سخت حیران ہوئین بیگم صاحبہ سکھپال پر سوار نک
نیپال کو چلی گئین سپاہ باغی متفرق ہوئین اگرچہ نگہبان حد نیپال نے روکا سپاہ منفور کو
ٹوکا مگر اوس وقت کون سنتا تھا کسیکے کہنے سے کون رکتا تھا لب راپتی پہونچکر
قیام ہوئے پہاڑ او تر کر نشکر کی مقام ہوئے مرزا برجیس قدر صبح کو خواب سے بیدار
ہوئی سلام کو حاضر سردار ہوئے رانا بینی مادہو سنگہ و راجہ خوب سنگہ و راجہ دیبی بخش
و راجہ ہردت سنگہ تعلقداران و سید محمد حسن خان ناظم و نانا راو و بالا راو فراہم ہوکر
آئے جو نگہبان راہ نیپال تھا اوسکو بہت سی زر و مال دیا اعانت کا وعدہ لیا کیونکہ وہ
واقف راہ نیپال تھے محافظ کمال تھے احسان علیخان جرنیل فوج نیپال ہمراہ تھا
افسر سپاہ تھا غرضکہ بیوگڈہ مین بعد طے منازل کوہ و رکوہ تیسرے روز مقام ہوا بیتاکہ
نہرہ تر کر قیام ہوا چوتھے روز مخبر نے خبر دی کہ ہمین ایک عزیز راجہ نیپال کا
ایلچی بنکر آیا ہے کوئی خط لایا ہے یہان بھی فوج یکقلم آراستہ ہوئی صف سپاہ
پیراستہ ہوئی خدا بخش خان کمیدان آگے بڑہے اوس سفیر نیپال کو ساتھ لائے
یہان کی جو فوج کثیر او سنے دیکھی سخت متحیر ہوا کہ ابتک یہ ہجوم ہے لڑائی کی دہوم ہے
شہزادہ کے پاس جاکر سر تسلیم خم کیا نذر دیکر سلام پیش کیا اوسوقت اوس سفیر کو
کچھ ایسا رعب چہایا کہ بجز سکوت زبان پر کچھ نہ لایا بعد تہوڑی دیر کے ایک لفافہ

بادشاہزادہ نے ملاحظہ کیا وہان تخلیہ ہوا نامہ پڑھا اوسکا یہ مضمون تھا کہ اس کوہ پر جو گذر
حضور ہوا یہ کوہ رشک طور ہوا اب مکان ہین قدم رنجہ فرمائیے یہان تشریف لائیے
اگر منظور ہی تو جنگ کیا ضرور ہے اور اگر نہین یہ بات ہے تو یہان تواضع و مدارات
ہے اس قول کو رسم وفا تصور نہ فرمائی ہماری کفالت سے چلے آئے شاہزادہ نے یہ نامہ پڑھا
ارادہ خاص نیپال ہوا اطمینان کمال ہوا غرض کہ وہان سے صعوبات سفر اوٹھاتے
چلے پہلے پہاڑ سے دوسرے تک چند روز مین راہ طے کیا صعوبت سر پر لیا چنانچہ بعد
کوچ و مقام شب و روز مین طے کرتے کرتے بیس دن مین قریب ایک دریا کے گذر ہوا
دو روز وہان لشکر ہوا جنگ بہادر دیوان راجہ نیپال جو حاکم سرکوہ تھا ساتھ اوسکی
سپاہ کا انبوہ تھا گھوڑہ پر سوار جانب لشکر شاہزادہ کے دوچار ہوا لشکر دیکھکر گھبرایا
فوراً یہ کلمہ زبان پر لایا کہ آپکا یہان رہنا مناسب نہین مع فوج یہان سے پھر
جائے بٹول مین قیام فرمائے جب شاہزادہ نے یہ مضمون سنا دل مین سخت رنج
گذرا پہلے یہ راز نہ عیان ہوا مگر بعض بعض سنکر بدگمان ہوا فوج باغی مین یہ صلاح
ہوئی کہ ہم لوگ کثیر ہین نیپال کی فوج سے لڑین گے وہ کیا کرینگے مگر ناصر الدولہ
ممو خان نایب نے یہ کہا کہ اسکا انجام محض خراب ہے یہ امر بالکل ناصواب ہے
پشت فوج انگریزی آتی ہے اگر ان لوگون سے مقابلہ ہوا تو گویا دو طرفہ محاولہ ہوا
مناسب ہے کہ بٹول کو پھر چلو لڑائی کا نہ نام لو یہ مشورہ ہوکر بٹول کو فوج چلی جا بجا
متفرق ہوئے اب اوسوقت کی مصیبت کیا بیان کی جاوے کہ النظمۃ للہ یعنی کوہ سے
رجعت قہقری کرنا صعوبات سفر اوٹھانا گویا سامان قیامت تھا اور عجیب معرکہ آفت تھا
غرض کہ بعد ایک ماہ کے پھر بٹول پر جہان پہلے مقام تھا لشکر کا قیام تھا یہ سوبیتے قضارا
مخبرون نے خبر دی کہ احسان علیخان کرنیل نیپال جو سدراہ فوج انگریزی تھا ادن سے
سپاہ انگریزی سے مقابلہ ہے فرنگی سے اونہون نے شکست کھائی کوئی بات نہ آئی

اگرچہ بظاہر یہاں سے خیرخواہ ہی مگر پاس والی نیپال کے رسم وراہ ہے یہ حال سنکر سے
بدری نرسنگہ میر لشکر نیپال کو بیگم صاحبہ نے لکھا کہ تمنے بے شبہ ہمارے ساتھہ دغا کیا
دشمن سے ملکر دغا کیا اب ہمارے قریب فوج انگریزی آگئی تمنے کچھہ بہی نہ امداد کی بدری نرسنگہ
نے جواب لکھا کہ مین جنگ بہادر کو یہ حال لکھتا ہون جواب طلب کرتا ہون اگر حکم دیوان کا
آوی گا تو فدوی کمک کو جاوے گا یہ انتظام ہو رہا تھا کہ یکبارگی فوج انگریزی نی چاربجاب
سی گہیر لیا اور محاصرہ کیا چنانچہ بدری نرسنگہ کو لکھا کہ اگر اب تمہارے ترائی مین درنگ ہی
تو یہان معرکہ جنگ ہی آپ کے گہر مین بہی امان نہ پائی تقدیر نی یہ کیفیت دکھائی پہر جواب آیا
کہ ہم انگریزون کو کیونکر روکین اور اونکی فوج کو کیونکر ٹوکین ہمکو اسقدر زور بازو نہین لڑنی
کی آرزو نہین ہمارا کیا اختیار ہے فرنگی شہنشاہ و تاجدار ہے اگر آپ کو امان لینا منظور ہی
تو آپ معہ چندکس چلے آیئے درنگ نہ فرمائیے فقط اپنے اتالیق وطفل و زن کو ساتھہ لاؤ
سب فوج چہوڑ آؤ اور اگر معہ فوج آؤ گے تو سرکوہ معرکہ جنگ ہے میدان عافیت کا
تنگ ہی چنانچہ اس نامہ کے ساتھہ ایک اپنا افسر بہی روانہ کیا اور حکم دیا کہ اگر بیگم صاحبہ
آوین تو ساتھہ لانا اس واقعہ سے سب کو ہراس ہوا ہر ایک بدحواس ہوا غرضکہ بمجرد
وصول اس تحریر کے ناچار معہ بیگم صاحبہ و میر مہدی و حکیم حسن رضا اتالیق و مفتاح الدولہ و
احمد حسن خان وغیرہ شفیق جو ہمراہ تھے اور ہر طرح سے خیرخواہ تھے روانہ ہوئے اور پریشان بیگانہ و یگانہ ہوے

حال جنگ دامن کوہ

جبکہ کوہ بٹول سے نیچے آئے مورچے راہ مین ہوے مشورہ جنگ باہم سپاہ مین ہوئی
میدان مین صف آرائی تھی صلاح لڑائی تھی کہ ایک مخبر نے خبر دی کہ بٹول سے فوج بڑہ
آئی جلد سامان جنگ کرو آگے بڑہو ممو خان نایب ہمراہ فوج آیا چپ و راست مورچے
جمایا یمین و یسار سے فوج کا کیا شمار تہا قلب مین بارہ ہزار پیادہ و سوار تہا افسران لشکر
لڑائی سے ہوشیار ہیں ہر جانب سے معرکہ کارزار رہا ان سے سپاہ باغی دلیرانہ کچہہ آگے بڑہی

فوج فرنگی کی نظر پڑی وقت جنگ توپ چلنے لگی زمین پہاڑ کی لرزنے لگی دیر تک صدا توپ
بلند رہی لڑائی دو چند رہی آخر کا فوج باغی قریب فوج انگریزی کے پہونچی اور ایسی تلوار چلی
کہ اوسوقت سپاہ انگریزی جگہہ سے ٹلی مگر سنا فوج انگریزی نے پہر حملہ کیا سنگینون سے
کام تلوار کا لیا آخر کار سوار و پیادہ باغی جانب کوہ مفرور ہوئے لڑائی سے دور ہوئے
جہان خیام شہزادہ کے تھے وہین بہاگ کر سب سپاہ آئی باحال پریشان و تباہ آئی اور
وہان سے بہاگ کر بمقام ماہ پور پہونچی گویا بڑی دور پہونچی تین دن وہان قیام رہا رسد
رسانی کا نہ انتظام رہا سپاہ انگریزی کوہ پر صف بصف تھی موقع سے ہر طرف تھی کسی کو
وہان نہ آب و دانہ نصیب ہوا ہر ایک ہلاکت کے قریب ہوا افسر سپاہ نیپال نے جو
سرکوہ تھا یہ حال سنا کہ فوج شاہزادہ کی بسبب بہوک کے سخت پریشان ہے نہ پہونچنے
رسد سے حیران ہے قریب ہے کہ پہاڑون پر یورش کرے واسطے رسد کے لٹے چنانچہ فوراً
سب سامان رسد کا بہیجا ہر ایک نے بعد تین دن کے شکم سیر کیا کیونکہ یہ سب لوگ
بندۂ شکم تھے ظاہر مین بہت لڑائی مین کم تھے بعدہ افسر فوج نیپال نے بیگم صاحبہ کو یہ پیام بہیجا
کہ اس مقام پہ سخت تکلیف و پریشانی ہے ہر طرح سے حیرانی ہے مناسب ہے کہ آپ
نئی کوٹ مین آجاوین فقط پانچ سو آدمی ساتھ لاوین کوٹ مین زیادہ اژدہام نہ ہوی جمعیت
عام نہ ہوی یہ سنکر شاہزادہ سوار ہوا با سپاہ مردم دو چار ہوا اوسی شب کو یہ ماجرا گذرا
کہ ہر ایک افسر باغی ایک جا ہوئی سبہون نے مشورہ کیا کہ امراو مرزا کو فوج انگریزی سے
باطنًا التیام ہے آپس مین نامہ و پیام ہے مناسب کہ اسکو قتل کرو کہ آیندہ کسیکو ایسی جرأت نہو
امراو مرزا نے یہ حال سنا فورًا قبل از شاہزادہ کے نئی کوٹ مین پہونچا چنانچہ شب باشب
یہ باغی لوگ بتلاش امراو مرزا وہان پہونچے امراو مرزا وہان پوشیدہ ہو کر دیوان جنگ بہادر
کے پاس گیا بعالم ہراس یہ حال کہا کہ سب سپاہ باغی ناحق ہماری دشمن جان ہے عقل
حیران ہے مگر دل سے فرنگی کا خیرخواہ ہون ظاہر مین انکا بدخواہ ہون پہلے یہ باتین آپ

بعدہ کچھہ سندین انگریزی دکھلائین آخر کو نئے کوٹ مین قیام رہا دس مہینے تک قیام رہا

حال اسیری ممو خان وغیرہ

دیوان جنگ بہادر نے شاہزادہ کو بہت مال و زر نذر دیا اور بڑی عزت و توقیر و دعوت
کیا بعد رسم مہمانی کی ملکزادہ نے دیوان کو خلعت زرنگار پہنایا اور ایک گھوڑہ عربی
کہ نام اوسکا نگینہ تھا مرحمت فرمایا اور افسران فوج نیپال کو خلعت و انعام تقسیم ہوئے
مگر بسبب ناموافقت آب و ہوا کے سب لوگ باحال سقیم ہوئے جس جس نے وہان کا
پانی پیا فورا ٹھنڈا ہوا پھر نہ جیا اور باقی کی جان پر بنتی تھی لوگون کو عجیب جانکنی تھے
خان ممو خان چکلہ دار جو وہان ہمراہ تھے راہی ملک بقا ہوئے اور بہت لوگ مجروح
تیغ قضا ہوئے باقی ماندہ جو زندہ رہے اونہون نے انگریزون سے پیغام دیا کہ اب ہمکو
خواہش امان ہے مقام الامان ہے شہزادہ فرزیبان حصار دور دور پیادہ و سوار غنک
دیوان جنگ بہادر نے شہزادہ کو لکھا کہ کوئی اہلکار لئیق و ہوشیار یہان آوے چند باتین
سن جاوے چنانچہ خود شہزادہ سوار ہوا اور دیوان بھی واسطے استقبال دوچار ہوا
اول دیوان شہزادہ سے زمین بوس ہوا منظر افسوس ہوا اپنے مکان مین لایا باصد وقار
پیش آیا کرسی زرنگار پر شہزادہ کو بٹھایا شہزادہ نے یہ ماجرا سنایا کہ آگے بھی بہت انقلاب
ہوئے اکثر بادشاہ برباد و خراب ہوئے مگر یہ قاعدہ رہا کہ جب آسمان نے کسی بادشاہ کو
اپنے گروش سے ستایا تو دوسرا سلطان و امیر اوسکی اعانت و امداد مین پیش آیا
ہماری بزرگان سے واقف ہو کہ جب کوئی کبھی یہان آیا اطاعت سے تملوگون کو
مطیع پایا ہمارے یہان سے تمکو واسطے سیر و شکار کے ملک دیا بڑی عزت و توقیر کیا
اب تمہارے واسطے فخر کا مقام ہے کہ ہمارا یہان قیام ہے تمکو ہماری اعانت سے
کنارہ ہے یا اسمین کیا اشارہ ہے یہ کہکر ملکزادہ رخصت ہوا ایک شخص کو واسطے حصول
جواب کے وہان رہنے دیا دیوان نے اوس سفیر کو صاف جواب دیا کہ ہمسے امداد امر

محال ہے یہ خام خیال ہی فرنگی کی ہم اعانت کر چکے ہین اونہین کی رفاقت پر قدم و ہر چکے ہین
انگریزنے ہمکو گنج و مال گران دیا ہے وعدہ کمک کا لیا ہے پس اب مناسب ہی کہ ممو خان
نایب کو لکہو کہ یہان آوی مگر سپاہ کو وہان چہوڑ آوے سفیر نے ملک زادہ کو مفصل یہ تقریر سنائی
راہ نشیب و فراز کی دکھلائی چنانچہ بموجب طلب متواتر و اطمینان تحریرات کے ممو خان چلنے کو
تیار ہوا جو خط کہ مخفی آیا تھا وہ بہی ممو خان کو ملا بہر حال ممو خان مبتلای بیم و یاس بٹول سے
روانہ ہوا طلب کا محض بہانہ ہوا اخر کار درمیان کوہ کے فوج نیپال نے ممو خان کو
اسیر کیا کشمکش سے دستگیر کیا دیوان جب حال مقیدی ممو خان سے اطلاع ہوے
فورا انگریزون کو خبر دی کہ اب نایب کار پرداز مقید ہو گیا لڑائی کا سامان گھٹ گیا
فوج باغی کا پاؤن کٹ گیا دیوان نے فوج باغی کو پیام دیا کہ اب ہتہیار رکہہ جاؤ جہان
مزاج مین آوے چلے جاؤ بعد اس ردقدح کے ممو خان پا بہ زنجیر ہوا اور ہر ایک سپاہی
اوسی طرف سے روانہ کشمیر ہوا اور اوسی عرصہ مین ایک عورت نانہارا وکی جو گرفتار ہوئی
اوسکو انگریزون نے پاس بیگمصاحبہ کے بہیجدیا تہول شخصیا ایک نشد و شد

حال گشتہ ہونی رانا بینی مادہو سنگہ تعلقدار شنکر پور کا

دیوان جنگ بہادر وہان سے پہر اقلعہ دیوگڈہ مین پہونچا جہان بینی مادہو سنگہ کی فوج
تہی وہ سپاہ بہی موج در موج تہی دیوان نے رانا کو پیام دیا کہ تمکو لازم ہے کہ انگریز سے
اطاعت کرو اپنی گہر مین آباد ہو رنج و محنت سے آزاد ہو رانا نے جواب دیا کہ اب گہر کہان ہے
کون مقام امان ہے رانا نے یہ حال دیکہکر اپنی عورت کو رخصت کیا اور بیگمصاحبہ کے پاس
بہیجدیا اور سوای اسکے اپنا زر و مال کا انثار کیا سب لوگون کو اذن عام دیا کہ جس کا جی چاہے
وہ چلا جاوے اپنا گہر بناوے رفیق رفقا نے کہا کہ ہمکو زر و مال سے کیا کام ہے آپکی رفاقت
سے آرام ہے دو سو اڑتالیس آدمی رانا کے خاص رفیق ساتھ رہ گئے تھے نہایت ہراسان
تہے اور دیوان جنگ بہادر کے دو ہزار آدمی مسلح و کارگذار علاوہ اوسکی فوج انگریزی کی سپاہ

وسوار غرض کہ بینی مادھو سنگہ سے خوب معرکہ جنگ یا تیغ زنی کا ڈھنگ رہا مگر واہ رے جرات
و دلاوری کہ ہر ایک سپاہی رانا کا ستور و شیر تھا رستم و دلیر تھا جب مقابلہ تیغ زنی کا ہوا تو لڑتے
لڑتے توپون کے منہ پر ڈھالین دے دین عجیب عجیب دلاوری کین چنانچہ وہ تھوڑی سی تھی
فوج کے لوگ بہت بھاگ گئے اور بہت مرے اور فوج دیوان کی کمین گاہ مین تھی اور کچھ
اثنای راہ مین تھی چنانچہ پہلوان سنگہ افسر فوج نیپال نے پیچھے آکر چھاپہ مارا کھیل لڑائی کا بگاڑا
رانا بھی اوسی معرکہ مین بہت جرات و شجاعت سے مارا گیا لڑائی کا سہارا گیا اتفاقیہ دیوان کی گولی
لاشہ رانا پر آیا حرف تحسین زبان پر لایا وہان سے دیوان مذکور بٹول آیا جہان ممو خان محبوس تھا
رہائی سے مایوس تھا بیچارا ممو خان نے ہر چند عذر و منت کیا کمال لجاجت کیا مگر کچھ نفع
نہ ملا دوستی مین کار دشمنی کیا چنانچہ ممو خان اور نواب خان بہادر خان رئیس بریلی کو
یہ بھی وہان اسیر تھا مبتلای آفت دیگر تھا سپرد فوج انگریزی کے کردیا یہ کام دغا کا کیا
بعد طے ہونے اس معرکہ کے انگریزون نے پھر بیگم صاحبہ کو نامہ لکھا اور پیام بھیجا کہ فی الواقع
اس معرکہ مین آپ کی کچھ خطا نہین آپکو کچھ دغدغہ نہین سپاہ باغی سے آپ کو بھی مجبوری
ہوئی لڑائی ضروری ہوئی عورتون سے مردون کو ملال و کینہ خلاف ہے بعید از انصاف ہے
ملکہ زادہ سے بھی ہم نہین کینہ خواہ ہین خرد سالی سے وہ بے گناہ ہین جو لوگ کہ مغوی و
بد سرشت تھے زبون و درشت تھے اونکو سزای اعمال ہوئی زندگی اونکی محال ہوئی اب
حلفیہ ہم لکھتے ہین اور قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہم سے آپکو کوئی گزند نہ اویگا کوئی صدمہ
نہ پہنچاویگا آپ پس و پیش دل مین نہ فرمائیے بخاطر جمع شاہزادہ چلے آئیے اگر وطن مین رہنا منظور
ہے تو وہان جائیے ورنہ پاس بادشاہ کے کلکتہ آئیے واسطے معاش کے کچھ علاقہ اور مقرر
تنخواہ ہوگی لیکن نہ کچھ ہمراہ سپاہ ہوگی شاہزادہ کا کبھی فخر و امتیاز کم نہ ہوگا یہ قول ہرگز برہم نہ ہوگا
جس مقام پر شاہزادہ کا قیام ہوویگا ہمارے ایک پہرہ کا مقام ہوگا شاہزادہ ایک جگہ
پر قناعت کرین کبھی باہر نہ نقل و حرکت کرین نامہ و پیام کہین نہ آوی کوئی جاسوس و سفیر انی

نہ پاوی اگر یہ شرایط منظور ہیں تو تحریر باہمی بھی ضرور ہے بیگمصاحبہ نے یہ بات سنکر جواب دیا کہ تنخواہ لینا قبول نہیں ایسی قناعت مین کچھہ حصول نہیں خداوند کریم معین ہر حال مین ہے اب تا بہ زیست مقام نیپال مین ہے دل سے تمنای شہرہ یا نہیں آپ کے قول کا اعتبار نہیں جب یہ جواب صاف ازجانب بیگمصاحبہ کے انگریزون نے سنا فوراً حکم دیا کہ بیگمصاحبہ سکھیال مین سوا کر کے لوگ نیپال لیجاوین وہین قیام کرین بیگمصاحبہ کی تمنای دلی یہ تھی کہ کربلای معلی جاوین سعادت کونین اوٹھاوین مگر راہ کربلا کی نہ پائی اس سے محرومی آئی غرض کہ وہان سے شہزادہ و بیگمصاحبہ مع چند خواجہ سرا و خواص و ملازم خاص منزلین طے کر کے داخل ملک نیپال ہوئے ہنگامہ لڑائی سے فارغ البال ہوئی چنانچہ اوس عرصہ مین والی ملک نیپال سر کوہ تھا ہمراہ اوسکے ایک انبوہ تھا واسطے استقبال شہزادہ کے آگے آیا بہ تعظیم و تکریم پیش آیا واسطے شہزادہ کے ایک مکان عمدہ و نفیس و باضیافت مین پانچ ہزار روپیہ نقد و چند اسپ و پیل پیش کیا شہزادہ نے بہت بھاری خلعت جواہرنگار و ملبوس زرتار عنایت فرمایا اور تحایف گرانمایہ پیش آیا جسقدر رفیق شہزادہ کے اہل وقار سے ملازم و اہلکار تھے اونکو یہ حکم ہوا کہ سب نئی کوٹ سے باہر نہ جاوین اور لوگ شہر لکھنؤ سے یہان نہ آوین غرضکہ اوس کوٹ مین بڑا اژدہام تھا ملک نیپال بھی مامن خاص و عام تھا اس عرصہ مین انگریزون نے عموماً ندادی ہر ایک مقام مشتہر یہ صدا کی کہ اب مجرمان کے قصور معاف ہوئے جرایم بغاوت سے صاف ہوے جو کوئی امن و امان چاہے بلاخوف و خطر حاضر آوے جہان منظور ہو چلا جاوے جب یہ خبر علی العموم مشہور ہوئی فی الجملہ وحشت دل سے دور ہوئی بڑے بڑے رستم دل شجاع حاضر ہوے احکام معافی قصور سے باہر ہوئی سبہون نے ہتیار رکھہ اپنے اپنے وطن کی راہ لی بعد از مصائب عظیم گھر مین پناہ لی الغرض ہر جگہہ پر امن عام ہوا معرکہ غدر کا تمام ہوا فقط —

حال آمد گورنر جنرل بہادر کا لکھنؤ مین اور کیفیت دربار رئیسان

ملک اودہ و حشر ج زمانہ میر واجد علی دارو غہ سجلد وی خیر خواہی

القصہ بعد شورش غدر کے تسلط عام ہوا ملک اودہ مین بخوبی انتظام ہوا رات دن کا خدشہ موقوف ہوا ہر ایک شخص اپنے اپنے کام مین مصروف ہوا ملک اودہ مین ہر جانب مکانات انگریزی تعمیر ہونے لگے سڑکون و صفائی مین مصارف کثیر ہونے لگے ہر قصبہ و شہر معمور چار سو ہوا کچھہ کچھہ آباد لکھنؤ ہوا جو کچھہ مفسد و باغی تھے وہ محبوس زندان ہوے قاتلان انگریز بے جان ہوئی اس عرصہ مین نواب گورنر جنرل بہادر ہند لکھنؤ مین مع خیل و حشم داخل ہوئی ملک سر کے انتظام مین شامل ہوئی فوج ہمراہی بے شمار گورہ و ہندی پیادہ و سوار الغرض رعایا عام ہوا ہر طرح کا انتظام ہوا اولاً شہزادگان لکھنؤ سے جو مطیع تھے ملاقات ہوئی اجرای تنخواہ و ثنایق کی گفتگو و بات ہوتی علاوہ ہرین جو راجگان و تعلقدار ملک اودہ کے خیر خواہ تھے اون سے ملازمت حاصل ہوئی نذر ہر ایک کی داخل ہوئی خلعت عطا فرمایا ہر ایک رئیس کا مرتبہ بڑہایا بعضون کو فقط خلعت دیا بعضون کو جاگیر و انعام مرحمت کیا لیاقت لکھنؤ مین دارو غہ میر واجد علی خان خیر خواہ سرکار ہوے عزت و آبرو مین نہایت ترقی واقع ہوئی کیونکہ ہمین ایام غدر مین زنان انگریزی کا جان بچایا اسکے صلہ مین خطاب خیر خواہی اور لاکہہ روپیہ نقد پایا یہان تک حالات اودہ کے مرقوم ہوئی جو کچھہ رطب و یابس معلوم ہوئی اب آیندہ کیفیت کلکتہ کی تحریر ہوتی ہے مختصر تقریر ہوتی ہے

کیفیت رہائی سلطان عالم قلعہ ولیم فورٹ کلکتہ سے اور قیام کرنا مکانات مٹیا برج مین اور پہونچنا نوبت بائی کا لکھنؤ مین

جب کہ بعد زمانہ غدر کے انتظام ہوا ہر ایک مفسد و باغی تمام ہوا ہندوستان مین تسلط عظیم ہو گیا انتظام بدستور قدیم ہو گیا گورنر جنرل بہادر نے سلطان عالم کو پیام دیا کہ آپ نے فی الواقع اس زمانہ مین بہت تکلیف پائی اور ہر طرح کے تصدیعہ و شدائد اگرچہ کم ایذا و رسیات جھار ہے الا پابندی ناگوار ہے اب اس قلعہ سے اوسی باغ قدیم

مین جہان پہلے مقام تھا تشریف لائی بعز و وقار قیام فرمائی جب کہ یہ خبر مشہور ہوئی
ساری وحشت دور ہوئی مکان دار ہوشیار ہوئی سب سامان تیار ہوئی محلات مین یہ
خبر آئی گویا قالب بیجان مین جان آئی توپ سلامی کی چلی معلوم ہوا کہ حضرت سوار ہوئی
فارغ از حصار ہوئی اہالیان شہر واسطے سلام کے دو رویہ صف بصف تھے اور گدا
و مساکین دعائین کہتے تھے غرض کہ سلطان عالم سوار ہوکر رومال لٹاتے جمال
مبارک دکھاتی داخل باغ ہوئی اوس گلشن کے لوگ باغ باغ ہوئی بادشاہ قیصر شاہی مین
آئی خاص و عام نذرین و تصدق لائے رونق افروز مسند ہوئے نثار ندر و مال
ہر ایک کو خلعت و انعام ہوئی علی قدر مراتب اعزاز و اکرام ہوئی وہ باغ جو باد خزان سے
ویران تھا سر سبز و شاداب ہوا ہر کس و ناکس کامیاب ہوا لکھنؤ مین جو یہ خبر آئی خوشی
و خرمی چھائی محلات جو لکھنؤ مین تھے خطوط و نامجات شوقیہ اونکے واسطے مبارکبا
د کی روانہ ہوئی سسر و خویش و بیگانہ ہوئی بادشاہ نے سب نامجات ملاحظہ فرمائی جوابات
ہر ایک کے لکھوا دئی چونکہ دو سال دو ماہ سلطان عالم قلعہ ولیم فورٹ مین محبوس رہی بظاہر
رہائی سے مایوس رہے مگر وہان بھی شب و روز اوقات مبارک تذکرات و تصانیف
اشغال اوراد و وظایف مین مشغول تھے تلاوت کلام مجید کا معمول رہا حال بلاغت و وحدانی
اوس گوہر یکتا کا اظہر من الشمس لہذا اوس زمانہ مین بو فور ذکاوت و تبحر ذہن و الا مین
یہ آیا کہ جملہ آیات و عایہ قرآنی و کلام ربانی کو یکجا جمع کیا اور ہر آیت کی شرح مفصل
بکمال دقایق و ترکیب علم قرآن سے لکھدیا کہ ایسی کتاب جامع و نافع کسی قاری نے
آج تک تالیف نہین کی اور نہ کسی عالم متبحر نے تصنیف کی چنانچہ اوس مجموعہ کا صحیفہ
سلطانیہ نام ہوا اور پسندیدہ خاص و عام ہوا الغرض برکت اس شغل محمودہ کے
مشکل رہائی کی نظر آئی اور حلال مشکلات نے بکمال ترحم صورت بہبود و نجات
کی دکھلائی ایک شاعر نے تاریخ رہائی کی تصنیف کی ہے وہ اس موقع پر لکھی جاتی ہے تاریخ

کہا یہ موزخ نے شکر آلہ | مجھے رنج زندان و محبس ہی شاہ

حال انتقال ملکہ کشور مادر سلطان عالم و مرزا اسکندر حشمت برادر بادشاہ بمقام شہر لندن اور واپس آنا مرزا ولیعہد بہادر کا کلکتہ مین

جناب ملکہ کشور مادر جرنیل صاحب برادر مرزا ولیعہد بہادر پسر بادشاہ جو شہر لندن کو واسطے کامیابی و داد خواہی کے گئی تھے اونکی تحریرات سے واقعات وہان کے معلوم ہوتی رہے جو حالات مرقوم ہوتے رہے چند سال وہ وہان قیام رہا ہر ایک سے مراسم نامہ و پیام رہا آخر کو ملکہ و کشوریہ سے ملاقات ہوئی ہر طرح سے تواضع و مدارات ہوئی جواہرات گران بہا و تحائف عمدہ پیش ہوئی ملکہ معظمہ نے پذیرا کیا گرانمایہ خلعت عطا کیا واسطے دادیابی کے تسلی دی داد خواہون کو تشفی دی مگر مشیت ایزدی دیکھو کہ جب ایسی امید ہوئی تو ملک ہندوستان مین فساد و غدر کا زور ہوا یورش کا شور ہوا عاقلان فرنگ سب حیران ہوئی اس معرکہ غدر سے پریشان ہوئی بعدہٗ مادر بادشاہ کو سخت علالت ہوئی علیل طبیعت ہوئی آخر کار پیام اجل آیا جرنیل صاحب بہادر و مرزا ولی عہد بہادر نے صدمہ مفارقت اوٹھایا چنانچہ جرنیل صاحب نے بھی وہین انتقال کیا ولیعہد نے سخت رنج و ملال کیا الاقضا سے کیا چارہ ہے موت مین کسکا اجارہ ہے دونون مقبرہ شہر لندن مین تعمیر و تیار ہوئی افسوس و رنج بے شمار ہوئی ایک شاعر نے تاریخ انتقال دونون مسافران لندن کی موزون کی وہ اس مقام پر درج کردی تاریخ

مجھے شک ہے شعبان و شوال مین | قضا دو کو یون لے گئی سال مین

جب مرزا ولیعہد بہادر عالم تنہائی مین پریشان ہوئی مفارقت بزرگون سے حیران ہوئی تب بعد تین سال شہر لندن سے بے نیل مرام کلکتہ مین واپس آئی باپ سے سب حالات حرف بحرف وہان کے سنائی مان اور چچا کا نہایت رنج و الم کیا سخت ماتم کیا بعد فراغت تعزیت کے پھر سلطان عالم کو خیال عیش و جلسہ رہیس کا ہوا لکھنؤ سے ارباب جلسہ

رئیس طلب ہوے سامان عیش و نشاط روز و شب ہوئی مکانات مٹیا برج مین قیام ہوا
ہر ایک طرح کی عشرت کا سر انجام ہوا بیت آلہی سلامت رہین بادشاہ جہانتاب جبتک رہین ماہ و مہر

تاریخ طبع زاد مصنف

بفضل خداوند ارض و سما	مکمل شد این نسخهٔ بے بہا
منور شد از دوربین خرد	زہے سال تاریخ اختر نما ١٢٩٢

تاریخ چکیدہ خامہ شاعر شیرین زبان دریای بلاغت راشنا و منشی عبد الحکیم متخلص بہ جوہر شاگرد شاہ اختر کہ حضرت شاہ اختر نے مہر تقرہ باین شعر منقش فرماکر عطا کی ہے

تاریخ

عبد الحکیم جوہر شاگرد شاہ اختر	شاگرد شاہ اختر عبد الحکیم جوہر
چون محمد حسن برادر من	ذہن تیز اور فکر صائب ہے
کی ہے تصنیف اک کتاب عجیب	با ہنر اور بے معائب ہے
وہ عبارت ہے جسکی پڑہنے سے	حاضر اسماء جملہ غائب ہے
سال تصنیف ڈہونڈہی جوہر نے	کذب سے جسکا قلب تائب ہے
منشی چرخ نے یہ فرمایا	لکھہ کہ یہ مظہر العجائب ہے

١٢٩٢ھ

خاتم الطبع

ہزاران ہزار شکر شہنشاہ ارض و سما کا ہے کہ جسکے افضال بے پایان سے اندنون ایک نادر تاریخ تجلی بخش دیدہ اہل نظر مسمی بہ ضیای اختر جسکو سرتاج تواریخ کہنا زیبا ہے اور عبارات شاہان سے آخری نمونہ ہے تدوین و تالیف مورخ صاحب کمال واقف مواقعات صحیح الحال زبان اردو مین بڑی فصیح اللسان خوش تقریر صادق البیان مقبول زمن محمد حسن صاحب رئیس قصبہ [illegible] ضلع لکھنو ہے مصنف موصوف نے آغاز کتاب مین بنا بطور ایجاز و تلخیص کچھہ کچھہ حالات بزرگان خاندانیان سلطنت اودہ از عہد دولت

نواب برہان الملک نواب بہادر ... بہادر تا زمان اریکہ آرائی خلافت جنت مکان
حضرت امجد علی شاہ لکھکر بعد حالات میمنت سمات بندگان خورشید نشان بادشاہ جم جاہ
کیوان بارگاہ نوشیروان عدالت حاتم ہمت رعیت پرور انصاف گستر قیصر زمان فغفور
دوران سلطان ابن سلطان و خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین سکندر پایگاہ
حضرت محمد واجد علی شاہ اعلی اللہ ... خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ ابتدای عہد جلوس فرمائی تخت
سلطنت سے تا زمان انقراض سلطنت مع سوانح عمری بندگان حضرت قدر قدرت اور
توضیح و تصریح کیفیات و واقعات ایام ... جنگ و کارزار معرکہ بطول بعبارت اردو
فصیح و سلیس مانند عبارت فسانہ عجائب پسندیدہ و خاطر نشین عمدہ و نایاب لکھی ہے
اور شبدیز خامہ تیز گام کو جولان گاہ صفحات آبادی قرطاس پر خوب گرم عنان کیا
امید ہے کہ جبکہ شائقین تاریخ دوست اس تاریخ شگرف کو ملاحظہ فرماوینگے رنگ
مضامین کے سوا لطافت عبارت اور خوبی حسن بیان سے بھی حظ وافر اوٹھائینگے
۔ الحاصل یہ نادر تاریخ زیبا بہ تحریک منشی کالی پرشاد صاحب وکیل عدالت بوفور
توجہ منبع دانش و فنون جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ مطبع
نامی واقع مقام لکھنؤ ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۸ع مطابق ماہ محرم سنہ ۱۲۹۵ ہجری زیور
طبع سے آراستہ ہوئی ہے خدا کے فضل و کرم سے یقین ہے کہ مقبول ارباب تاریخ عالم ہو

آمین ثم آمین